وما توفیقی الا باللہ

الحمد للہ کہ درین حین سنہ و زمان بہشت قسم ملفوظات نادرہ مسمی بہ

ملہمات

تصنیف

حضرت قدوة السالکین

قطب جمال الحق والدین

احمد ہانسوی رح

حسب فرمایش جناب میر محمد رفیع الدین صاحب تحصیلدار دہلی نبیرہ حضرت قطب صاحب

مطبع خادم الاسلام دہلی طبع گردید

وما توفیقی الا بالله

الحمد لله که درین خجسته زمان میمنت فرجام ملفوظات نادره مسمّی به

ملهمات من تصنیف حضرت قدوة السالکین قطب جمال الدین احمد الهانسوی

حسب فرمایش جناب پیر محمد رفیع الدین صاحب تحصیلدار رسول پور نبیره حضرت قطب صاحب

در اکمل المطابع دهلی طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع میکنم بنام خدا که او بسیار مهربان وبخشنده است

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا کے کہ وہ بہت مہربان ہے

الحمد لله رب العالمين والعاقبة

حمد وسپاس مر خدائے را کہ پروردگار عالمیان است و نیکی آخرت

سب تعریفین اللہ کو ثابت ہین جو پروردگار دو جہان کا ہے اور حسن آخرت

للمتقين ○ والصلوة والسلام على رسوله

مر پرہیزگاران است و رحمت حق تعالی و سلامتی او بر فرستادہ او

متقیون کے لئے ہے اور درود اور سلام نازل ہووے

محمد وآله واصحابه اجمعين ○ اما بعد

کہ نامش محمد است و بر آل او و یاران او ہمہ اما بعد پس

اوسکے رسول مقبول پر کہ نام پاک جسکا محمد ہے اور انکی آل اور اصحاب کل پر بعد اسکے

فهذه الرسالة المتبركة من ملهمات

این رسالہ ایست متبرکہ از ملہمات

واضح ہو کہ اس رسالہ متبرکہ مین ملہمات

مولٰنا الشیخ الاجل الامام العارف

صاحب ما بزرگ تر پیشوائے شناسائے

حضرت شیخ کامل اور عارف واصل امام العارفین

باللہ جمال الدین الہانسوی رحمۃ

خداوند نام مبارکش جمال الدین ہانسوی رحمۃ

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ

اللہ علیہ قال التوبۃ ماحی الحوبۃ وله

خدا تعالیٰ بروے - کہ گفت او توبہ کردن از نواہی محو کنندہ گناہ است

اللہ علیہ کو مندرج ہیں۔ کہا شیخ صاحب نے کہ توبہ مٹا دینے والی گناہوں کی ہے

یا احمد فیک خصائل حمیدۃ وخصائل ذمیمۃ

اے احمد در تو خصلت ہائے نیک و خصلت ہائے

اور نیز اے احمد تجھ میں خصائل حمیدہ بھی ہیں اور خصائل

فاحفظ الحمیدۃ بالطاعات والعبادات

بد ہستند نگہدار خصلت ہائے نیک را بطاعت ہا و بندگی ہا

ذمیمہ بھی پس خصائل حمیدہ کو طاعات اور عبادات سے

وامح الذمیمۃ بالریاضات والمجاہدات

و محو کن بدیہا را بہ محنتہا و کوششہا

محفوظ رکھ اور خصائل ذمیمہ کو ریاضات اور مجاہدات سے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ مَجْمَعُ الطَّاعَاتِ

اے احمد نماز مفروضہ جائے جمع شدن طاعت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز مجمع طاعات

وَمَخْزَنُ الْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ

و خزانہ عبادت ہاست اے احمد نماز

اور مخزن عبادات ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

كَالْجَسَدِ وَالْحُضُوْرُ كَالرُّوْحِ وَكُلُّ صَلٰوةٍ

ہم چون تن است حضوری در نماز ہم چون جان ست و ہمہ نماز

نماز مثل جسم کے ہے اور حضوری مثل روح کے اور جس نماز میں حضوری

لَيْسَ فِيْهَا الْحُضُوْرُ كَجَسَدٍ لَيْسَ فِيْهَا الرُّوْحُ

کہ نیست درو حضور مانند جسد نیست کہ نیست درو جان

نہیں وہ مثل اوس جسم کے ہے جس میں روح نہیں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ

اے احمد نماز بہترین عبادت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز سب عبادتوں سے افضل ہے

وَمِفْتَاحُ السَّعَادَاتِ فَلَمْ يُقِمْهَا اِلَّا مُؤْمِنٌ

و کلید سعادت ہاست پس برپا نمیدارد او را مگر مومن

اور ہر سعادت کی کنجی ہے پس ادا نہیں کرتا اوس کو مگر مومن

قَوِيٌّ وَمُسْلِمٌ تَقِيٌّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَقْوَى الْكَرَامَاتِ

کہ اعتقاد قوی دارد و مسلمانی پرہیزگار ست اے احمد بسیار قوی کرامات

قوی اور مسلم تقی اور الہام ہوا اے احمد بڑھکر کرامت

أَنْ يُوَفِّقَ الْعَبْدَ لِأَدَاءِ الصَّلٰوةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

آنست کہ توفیق یافتہ باشد بندہ برائے کردن نماز اے احمد

یہہ ہے کہ بندہ کو ادائے نماز کی توفیق دیجاوے اور الہام ہوا احمد

أَحْضِرْ قَلْبَكَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَجِدَ

حاضر آر دل خود را در نماز تا بیابی

نماز میں دل کو حاضر رکھہ تاکہ

لَذَّةُ الْمُنَاجَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحُضُورُ

تو لذت عاجزی بخدا اے احمد حضور

لذۃ مناجات کی حاصل ہو الہام ہوا اے احمد

فِي الصَّلٰوةِ نُوْرٌ لِأَنَّ الصَّلٰوةَ عَيْنٌ وَنُوْرُهَا

در نماز نور ست چراکہ نماز چشم و نور او

نماز میں حضوری ہونا نور ہے کیونکہ نماز آنکھہ ہے اور اوسکا نور

حُضُوْرٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْحُضُوْرِ

حضور ست اے احمد نماز گذاردن با حضور

حضور ہے اور الہام ہوا اے احمد نماز حضوری کے ساتھ

كموسى عليه السلام في الطور وله يا احمد

همچو موسی است بروے سلام خدا در کوه طور اے احمد

جیسے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

الصلوة بلا حضور وذهن كالطعام بغير

نماز بغیر حضور و ذہن مانند طعام ست بے نمک

نماز بغیر حضور کے مثل اوس طعام کے ہے جسمین نمک

ملح ودهن وله يا احمد كل صلوة ليس

و بے روغن باشد اے احمد ہر نمازیکہ نیست

اور روغن نہو اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نمازمین حضور نہین

فيها الحضور كالقمر المخسوف ذهب

در او حضور مانند ماہیست مخسوف یعنی گرفته باشد ۱۲ که برود

وہ مثل اوس چاند کے ہے جسمین نور نہین

عنه النور وله يا احمد حضور القلب في

ازو نور اے احمد حضور دل در

اور الہام ہوا کہ اے احمد حضور دل

الصلوة نور كالآيات وله يا احمد اذا احب

نماز نوریست ہم چون آیتہا اے احمد هنگامیکه دوست دارد

نماز میں نور ہے مثل آیات قرآنی کے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب دوست رکھتا

الله عبدا وفقه للطاعة وإذا أبغضه

الله تعالی بنده را توفیق می بخشد مر او را بعبادت و وقتیکه غضب کند

الله تعالی کسی بنده کو توفیق دیتا ہے اوسکو عبادت کی اور جب غضب کرتا ہے

الله ودعه في المعصية وله يا أحمد

یا و الله تعالی سے اندازد او را در معصیت اے احمد

الله کسی بنده پر تو چھوڑتا ہے اوسکو گناه او معصیت پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

الذكر حلاوة اللسان وراحة الجنان

ذکر الله تعالی بشیرینی زبانست و آرام دلست

ذکر الله تعالی حلاوت زبان ہے اور راحت دل وجان ہے

وله يا أحمد الذكر بهجة الفؤاد ومثبت الوداد

اے احمد ذکر بهجه دلهاست و ثابت کننده دوستی

اور الہام ہوا اے احمد ذکر بهجی دلوں کی ہے اور ثابت کرنیوالا دوستی کا ہے

وله يا أحمد الذكر ثلثة أحرف الذال والكاف والراء

اے احمد لفظ ذکر سه حرفست اول ذ دوم ک سوم ر

اور الہام ہوا اے احمد ذکر کے تین حرف ہیں ذال کاف رے

فالذال عبارة عن الذكاء والكاف عبارة عن

پس ذال کنایت است از ذکاء و کاف کنایت است از

پس ذال سے مراد ذکا ہے اور کاف سے مراد ہے

الكِيَاسَةِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّقَّةِ فَمَنْ

دانائی ومراکنایت است از رقت یعنی سوز دل

اور کاف کیاست سے اور رے رقت سے پس جو شخص

ذَكَرَ الْمَوْلٰى لَصَارَ ذَكِيَّ الْقَلْبِ وَكَيِّسَ النَّفْسِ

کسیکہ یاد کند خدا تعالیٰ را آئینہ کرد پاک دل وشکستہ نفس امارہ

ذکر مولیٰ کرتا ہے وہ ذکی القلب اور کیس النفس

وَصَاحِبَ الرِّقَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا ذَكَرْتَ

وخداوند رقت اے احمد وقتیکہ یاد کنی ذات

اور صاحب الرقت ہوجاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو اپنی ذات اور

نَفْسَكَ فَكَأَنَّمَا نَسِيتَ رَبَّكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خودرا پس گویا کہ فراموش کردی رب خود را اے احمد

نفس کو یاد رکھے گا تو گویا اپنے رب کو فراموش کرے گا۔ اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنْ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ خَيْرًا وَلَهُ

کسے کہ غافل باشد از یاد خدا تعالیٰ پس تحقیق حرام کرد نیکی را برخود

جو کوئی غافل ہوا ذکر خدا تعالیٰ سے اوسنے حرام کیا نیکی کو اپنے اوپر اور

يَا أَحْمَدُ الْعِبَادَاتِ وَمَنْ وُفِّقَ لَهُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَقَدْ

اے احمد لازم گیر عبادت را وکسیکہ توفیق دادہ شد یاد خدا پس

الہام ہوا کہ ای احمد لازم پکڑ عبادات کو اور جو شخص توفیق دیا گیا ہے ذکر کے لیے پس تحقیق

فقد اعطي افضل الكرامات وله يا احمد طوبى

پس داده شود بهترین بزرگی وکرامتها اے احمد نیکی وخوبی

پس عطا کی گئی ہے اوسکو کرامت اپنے عبادت کی توفیق بڑی کرامت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

لمن قام في المقام في الاسحار واشتغل

مر کسے را کہ قایم باشد درجاے در سحر و مشغول باشد

خوشخبری ہے اوسکے لئے جو قایم ہوا کسی جگہہ صبح کے وقت اور مشغول ہوا

بالصلوة والتلاوة والاستغفار وله يا

بنماز وخواندن قران وطلب مغفرت اے

نماز اور تلاوت اور استغفار مین اور الہام ہوا کہ اے

احمد رب قريب بعيد ورب بعيد قريب

احمد بسیار نزدیکان دورند وبسیار دوران نزدیک

احمد بہت سے قریب بعید ہین اور بہت سے بعید قریب ہین

وله يا احمد الذكر ذكران ذكر العبد

اے احمد ذکر دو ذکر اند ذکر بنده

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر دو ہین ایک ذکر بنده کا

وذكر الرب ذكر العبد التوبة والانابة

و ذکر رب ذکر بنده توبہ از گناہان کردن و امیدوار بود

دوسرا ذکر رب کا بنده کا ذکر توبہ اور انابت ہے

وَذِكْرُ الرَّبِّ اَلْقَبُوْلُ وَالْاِجَابَةُ وَلَهُ يَا

وذکر رب آنکہ توبہ قبول کنند واجابت فرماید

اور رب کا ذکر قبول اور اجابت ہے

اَحْمَدُ طُوْبٰی لِمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ فِیْ جَوْفِ

اے احمد خوشے مرآں کسے را کہ یاد کرد پروردگار خود را در وسط

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہے اس شخص کو جو ذکر کرے اپنے رب کا

اللَّیَالِیْ وَالْوَیْلُ عَلٰی مَنْ بَاتَ فِی الْمَعْصِیَةِ

شبہا وخرابی بر آن کس کہ شب بگزارد بگناہان

راتوں کو اور خرابی ہے اوسکے لئے جو رات کاٹے گناہوں میں

وَلَا یُبَالِیْ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا

وبے باک باشد اے احمد طالب دنیا

اور نہ پرواہ رکھے اوسکی الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

مَغْرُوْرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مَسْرُوْرٌ وَطَالِبُ

مغرور ہست وطالب آخرت خوشحال ہست

مغرور ہے اور طالب عقبیٰ کا مسرور ہے

الْمَوْلٰی مَنْصُوْرٌ لَهُ یَا اَحْمَدُ

وطالب خداتعالیٰ سرفراز ہست اے احمد

اور طالب مولیٰ کا منصور ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا جَاهِلٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى

طالب دنیا نادان ست و طالب عقبیٰ

طالب دنیا کا جاہل ہے اور طالب عقبیٰ کا

عَاقِلٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى كَامِلٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

دانا ست طالب خدا تعالیٰ کامل ست اے احمد

عاقل ہے اور طالب مولیٰ کا کامل ہے اور الہام ہوا اے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا مَرْدُوْدٌ وَطَالِبُ

طالب دنیا مردود است طالب

طالب دنیا کا مردود ہے اور طالب

الْعُقْبٰى مَوْدُوْدٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى مَحْمُوْدٌ

عقبیٰ دوست داشتہ شدہ و طالب خدا تعالیٰ ستودہ شدہ

عقبیٰ کا مودود ہے اور طالب مولیٰ کا محمود ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَغْبُوْنٌ

اے احمد طالب دنیا زیان کار است

اور الہام ہوا اے احمد طالب دنیا کا مغبون ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰى مَيْمُوْنٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى

طالب عقبیٰ مبارک است و طالب خدا تعالیٰ

اور طالب عقبیٰ کا میمون ہے اور طالب مولیٰ کا

مَامُوْنٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَحْرُوْمٌ طَالِبُ

امن داده شده اے احمد طالب دنیا محروم است و طالب

مامون ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا محروم ہے اور طالب

الْعُقْبٰى مَرْحُوْمٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَخْذُوْلٌ وَ

آخرت بخشیده شده اے احمد طالب دنیا مخذول است

عقبےٰ کا مرحوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا مخذول ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰى مَخْدُوْمٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

و طالب عقبے یعنے آخرت بزرگ است اے احمد طالب دنیا

اور طالب عقبےٰ کا مخدوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

هَالِكٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى سَالِكٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى

ہلاک شونده است و طالب آخرت راه راست رونده و طالب خدا تعالیٰ

ہالک ہے اور طالب عقبےٰ کا سالک ہے اور طالب مولیٰ کا

مَالِكٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا اَسِيْرٌ وَ

مالک است اے احمد طالب دنیا پابند است

مالک ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا اسیر ہے

طَالِبُ الْعُقْبٰى بَصِيْرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى اَمِيْرٌ

و طالب آخرت بینا است و طالب خدا تعالیٰ امیر است

اور طالب عقبےٰ کا بصیر ہے اور طالب مولیٰ کا امیر ہے

وَلَهُ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا صَغِیْرٌ وَطَالِبُ

اے احمد طالب دُنیا خرد است وطالب

اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دُنیا کا صغیر ہے اور طالب

الْعُقْبٰی کَبِیْرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی

آخرت بزرگ است وطالب خدائتعالے

عقبےٰ کا کبیر ہے اور طالب مولیٰ کا

خَطِیْرٌ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا ذَلِیْلٌ

بزرگ تراست اے احمد طالب دنیا خوار

خطیر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دُنیا کا ذلیل ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰی جَلِیْلٌ وَطَالِبُ

وطالب آخرت باکرامت وطالب

اور طالب عقبےٰ کا جلیل ہے اور طالب

الْمَوْلٰی خَلِیْلٌ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ

خدائتعالیٰ دوست تراست اے احمد طالب

مولیٰ کا خلیل ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْیَا دَنِیٌّ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی غَنِیٌّ

دنیا کمینہ است وطالب آخرت تونگر است

دُنیا کا دنی ہے اور طالب عقبےٰ کا غنی ہے

وَطَالِبُ الْمَوْلٰى سَنِيٌّ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ

وطالب خداتعالی بزرگ است اے احمد طالب

اور طالب کا مولیٰ کا سنی ہے اور الہام ہوا اسے احمد طالب

الدُّنْيَا لَئِيْمٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى كَرِيْمٌ وَطَالِبُ

دنیا ملامت کردہ شدہ وطالب آخرت مکرم است وطالب

دنیا لئیم ہے اور طالب عقبیٰ کا کریم ہے اور طالب

الْمَوْلٰى عَظِيْمٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ تَارِكُ الدُّنْيَا

خداتعالی معظم است اے احمد پرہیزگار ترک کنندہ دنیا

مولیٰ کا عظیم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دنیا کو

لِلْعُقْبٰى وَالْعَارِفُ تَارِكُ الْعُقْبٰى لِلْمَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

برائے آخرت و عارف ترک کنندہ آخرت برائے خداتعالی است اے احمد

عقبیٰ کے واسطے ترک کرتا ہے اور عارف عقبیٰ کو مولیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور الہام ہوا

اَلزَّاهِدُ يُطَهِّرُ ظَاهِرَهٗ بِالْمَاءِ وَالْعَارِفُ يُطَهِّرُ بَاطِنَهٗ

پرہیزگار پاک میکند ظاہر باآب و عارف پاک مے کند درون

کہ احمد زاہد پاک کرتا ہے ظاہر اپنی کو پانی سے اور عارف پاک کرتا ہے باطن اپنی کو

مِنَ الْهَوٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ يَغْسِلُ الْاَعْضَاءَ

از ہوا و کبر اے احمد پرہیزگار مے شوید دست و پائے

خواہشات نفسانی وشیطان سے اور الہام ہوا اے احمد زاہد دھوتا ہے اعضاء کو

نسخہ ۱۲

وَالْعَارِفُ يَرَى رَبَّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

و عارف می بیند پروردگار زمین و آسمان را اے احمد زاہد

اور عارف دیکھتا ہے رب الارض و السماء کو اور الہام ہوا کہ اے احمد

يَقْطَعُ السَّبِيلَ وَالْعَارِفُ بَلَغَ الْمَنْزِلَ وَتَرَكَ الرَّحِيلَ

براہ سے رود و عارف بمنزل رسید و ترک سفر کرد

قطع کرتا ہے سبیل کو اور عارف منزل کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے زاد رحیل

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ حِرْفَةُ الْعَارِفِ سِتَّةُ أَشْيَاءَ إِذَا

اے احمد ہنر عارف شش چیز است وقتیکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد پیشہ عارف کا چھ اشیاء ہیں جب

ذَكَرَ اللّٰهَ افْتَخَرَ وَإِذَا ذَكَرَ نَفْسَهُ احْتَقَرَ

یاد کند خدا را خوشی کند و وقتے کہ یاد کند نفس خود را حقیر

یاد الٰہی کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب نفس کو یاد کرتا ہے تو اوسکو حقیر جانتا ہے

وَإِذَا نَظَرَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ اعْتَبَرَ وَإِذَا هَمَّ

و بیکار داند و وقتیکہ بیند در آیات خدا تعالیٰ یقین کند و وقتیکہ خواہش

اور جب آیات الٰہی دیکھتا ہے تو قبول کرتا ہے اور جب

بِمَعْصِيَةٍ أَوْ شَهْوَةٍ انْزَجَرَ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

کند بگناہ یا بشہوت زجر کند خود را و چوں یاد کند خدا را

گناہ یا موت سے اندوہ کرتا ہے تو نفس کو جھڑکتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے

اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَكَرَ ذُنُوبَهُ اِسْتَغْفَرَ وَلَهُ

بشارت دہد خود را وچون یاد کند گناہان خود طلب مغفرت کند

تو خوشنود ہوتا ہے اور جب گناہوں کو خیال کرتا ہے تو استغفار پڑھتا ہے

يَا اَحْمَدُ الدَّارُ دَارَانِ دَارُ الدُّنْيَا

اے احمد خانہ دو خانہ است خانہ دنیا

اور الہام ہوا کہ اے احمد دار یعنے گھر دو ہین ایک دُنیا

وَدَارُ الْعُقْبٰى اَمَّا الدُّنْيَا وَطَالِبُهَا بَخِيْلٌ اَمَّا الْعُقْبٰى

وخانہ آخرت لیکن دُنیا وطالب او بخیل لیکن آخرت

دوسرے عقبے دار دُنیا اور اوسکے طالب بخیل ہین اور دار عقبے

وَطَالِبُهَا قَلِيْلٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَطْلُوبُ الْعَارِفِيْنَ

وطالب او اندک است اے احمد خواہش عارفان

اور طالب اُسکی قلیل ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد مطلوب عارفون کا

مِنْ سِوَى الدَّارَيْنِ وَهُوَ الْمَوْلَى الْجَلِيْلُ وَلَهُ

ورائے دو جہان است وآن اللہ است کہ بزرگ تر است اے

سوائے دارین کے ہے اور وہ مولی الجلیل ہے اور

اَلزَّاهِدُ صَاحِبُ الْمُجَاهَدَةِ وَالْعَارِفُ

احمد زاہد صاحب مجاہدہ وکوشش است وعارف

الہام ہوا کہ اے احمد زاہد صاحب مجاہدہ ہے اور عارف

صَاحِبُ الْمُشَاهَدَةِ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

صاحب دیدار است اے احمد زاہد صبح وشام

صاحب مشاہدہ ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد زاہد

يُجَاهِدُ الْمُلَوَّنِينَ لِيَخْرُجَ عَنْ نَفْسِهِ وَالْعَارِفُ

کوشش میکند تا برآید از نفس خود و عارف

طرح بطرح کی کوشش کرتا ہو کہ نفس کے ہاتھ سے چھوٹے اور عارف

خَرَجَ عَنْهُ وَيُشَاهِدُ جَمَالَ الْمَحْبُوبِ عَلَى

برآمد ازو وے بیند جمال محبوب را ہمیشہ

اس سے گزر کر ہمیشہ جمال محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے

الدَّوَامِ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَىٰ لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا

اے احمد خوشی مر آنکس را کہ ترک کرد دنیا را

اور الہام ہوا کہ ای احمد خوشخبری اس شخص کو کہ جس نے دنیا کو ترک کیا

وَيَشْتَغِلُ بِأَمْرِ الْمَوْلَىٰ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ وَالْوَيْلُ عَلَىٰ

و مشغول شد بامر خدا اے احمد و خرابی بر

اور مولی کے حکم کیطرف مشغول ہوا اور الہام ہوا کہ ای احمد خرابی ہے اسکو کہ

مَنِ اشْتَغَلَ بِالدُّنْيَا وَغَفَلَ عَنْ شُغْلِ

آنکس کہ مشغول بدنیا و غافل شد از شغل

جو دنیا میں مشغول ہوا اور عقبے کے شغل سے غافل رہا

الْعُقْبٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَلنَّاسُ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ

آخرت اسے احمد ادمیان سہ جنس اند

اور الہام ہوا کہ ای احمد آدمی تین قسم کے ہین

طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيْرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى قَلِيْلٌ

طالب دنیا بیشتر و طالب آخرت اندک

ایک طالب دنیا اور یہ کثیر ہین دوسرے طالب عقبی اور یہ قلیل ہین

وَطَالِبُ الْمَوْلٰى اَقَلُّ الْقَلِيْلِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

و طالب خدا اندک تر اندک است ای احمد

تیسرے طالب مولی یہ بہت ہی کم ہین اور الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْمَوْلٰى حَيٌّ لَا يَمُوْتُ فَكَذٰلِكَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ

خدا تعالے زندہ است نمی میرد پس ہچنین اولیاء خدا

مولی زندہ ہے کبھی نہین مرنے کا ایسی ہی اولیاء اللہ زندہ ہین کبھی

لَا يَمُوْتُوْنَ لِاَنَّ الْوَلِيَّ قَدْ حَيَّ بِمَعْرِفَةٍ

نمی میرند براے آنکہ تحقیق ولی زندہ گشتہ است بمعرفت

نہین مرینگے کیونکہ ولی بسبب معرفت الہی کے زندہ ہوتے ہین

اَلْمَوْلٰى فَهُوَ بِالْبَقَاءِ اَحْرٰى وَاَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

خدا پس او ببقا الیق و بہتر است ای احمد

پس باقی رہنا اسکا ظاہر ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

الفراق صمات والوصال حیات ولہ یا احمد

جدائی از محبوب موت است و وصل شدن بدوست زندگانیست ای احمد

جدائے دوست سے موت ہی اور وصال دوست سے زندگانی ہی اور الہام ہوا کہ ای احمد

مطلوب الزاهد عقباه ومحبوب العارف

مطلوب زاہد آخرت او ست و محبوب عارف

احمد مطلوب زاہد کا عقبے ہے اور محبوب عارف کا

مولاه وله یا احمد علامة العارفین

خدا اے دوست اے احمد نشانی عارفین

مولی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد نشانیات عارفون کی

ثلثة اكله كاكل المرضى ونومه كنوم

سہ است خوردن او چون خوردن بیمار و خوابہا وی چو خواب

تین ہین کہانا ان کا مثل مریضون کے اور سونا انکا مثل

العرفی وبكائه كبكاء الثكلى وله یا احمد

عارفان و گریہ او ہمچو گریہ زن کہ پسرش مرد ای احمد

عارفون کے اور رونا انکا مثل اس عورت کے جسکا لڑکا مرگیا ہوا اور الہام ہوا کہ ای احمد

المسارعة الى باب المولى اجدر

سرعت کردن بسوی در خدایتعالے شایستہ

جلدی کرنی خدا کے دروازے کیطرف شایستہ

واحوی واولی وله یا احمد باب الله مفتوح وعطائه غیر

و بہتر و خوب تر است ای احمد در خدا تعالی کشادہ است و بخشش او

اور خوب اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد دروازہ خدا تعالےٰ کا مفتوح ہے

ممنوع وله یا احمد باب البلاء علی العاشق مفتوح

عام ای احمد در بلا بر عاشق کشادہ ہست

اور بخشش اسکی غیر ممنوع ہے اور الہام ہوا ای احمد دروازہ بلا کا عاشق پر کھلا ہوا ہے

ودمه بسیف العشق مسفوح وله یا احمد سکبت دماء

و خون او بشمشیر عشق ریختہ شدہ ای احمد ریختہ شد خون

اور خون عاشق کا تیغ عشق سے گرا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد خون

العشاق بسیف العشق والاشتیاق وله یا احمد

عشاق بشمشیر عشق و اشتیاق ای احمد

عاشقوں کا عشق اور اشتیاق کی تلوار سے بہایا گیا ہے اور الہام ہوا

العاشق مضبوط بقلق الفؤاد ومربوط بحبل الوداد وله یا احمد

عاشق ضبط کردہ شدہ است بقلق دل و بستہ شدہ است برسن دوستی ای احمد

کہ ای احمد عاشق مضبوط ہی واسطے قلق دل کے اور بندھا ہوا ہے رسی محبت کی اور الہام

قلق العشاق ذوق المشتاق یا احمد العشق نار توقد بحطب الاشتیاق

وله له عشاق برانگیزندہ ذوق مشتاق ہست ای احمد عشق نار ہست کہ افروختہ میشود بہیزم

ہوا کہ ای احمد قلق عاشقونکا مشتاق کے ذوق کا اٹھانیوالا اور برانگیختہ کرنیوالا ہے الہام ہوا

تحرق القلوب في صدور العشاق وله يا احمد

ومی سوزد دل ہارا در سینہ ہای عشاق ای احمد

کرامی احمد عشق ایک آگ ہے جو اشتیاق کی لکڑیوں سے سلگائی گئی ہے وہ عاشقوں کے سینے میں دلوں کو

انا من اهوى ومن اهوى انا نحن روحان

من آنم که دوست می دارم وکسی که او دوست دارم انا نحن دو جان اند که

جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد میں وہ ہوں جس کو دوست رکھتا ہوں اور جو دوست رکھتا ہے میں ہوں

حللنا بدننا فاذا ابصرتنا ابصرته واذا ابصرته

در بدن ما فرود آمده اند پس وقتیکه دیدی تو ما را دیدی مر او را وچون دیدی او را

ہم دو روحیں ہیں کہ حلول کیا ہے ہمنے اپنے بدنمیں پس جسوقت دیکھتا ہے ہمکو دیکھتا ہے اسکو اور

ابصرتنا والعشق والعقل لا يجتمعان في

دیدی تو ما را وعشق وعقل جمع نمی شوند در

دیکھتا ہی تو ہمکو اور عشق وعقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ

قلب واحد لانه اذا دخل سلطان العشق

یک دل زیرا کہ وقتی کہ بادشاہ عشق در حالیکہ ضابط

جب سلطان عشق غلبہ اور قدرت سے

ضابطا مقتدرا فقد فر العقل منهزما

ومقتدر باشد پس تحقیق بگریزد عقل افتان وخیزان

ساتھ آتا ہے تو عقل خائب وخاسر ہو کر اور چھپکر

مُتَواتِرًا وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ ابْتُلِيَ بِاَنْوَاعِ

اى احمد كسيكه عاشق شد پس تحقيق گرفتار شد در بلاها

بہاگتی ہے اور الہام ہوا اى احمد جو شخص عاشق ہوا پس وہ طرح طرح کی

الْبَلَاءِ وَرُبِطَ بِحَبْلِ الْمَشَقَّةِ وَالْعَنَاءِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

گوناگون و بسته شد در رسن مشقت و رنج اى احمد

بلاؤں میں مبتلا ہوا اور مشقت وعنا کی رسی میں جکڑا گیا اور الہام ہوا اى

مَنْ عَشِقَ فَقَدْ هُجِرَ عَنِ الرَّاحَاتِ وَاُلْقِيَ فِي جُبِّ

کسی که عاشق شد پس تحقیق جدا شد از راحت ها و انداخته شد در الفت

جو عاشق ہوا جدا ہوا راحتوں سے اور ڈالا گیا بلاؤں کے کنوئیں

الْبَلِيَّاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدْ قَرُبَتْ

بلاها و مشقتها اسے احمد کسیکه عاشق شد پس تحقیق نزدیک شد

میں اور الہام ہوا کہ اى احمد جو عاشق ہوا نزدیک ہوا

بِالْغَمِّ وَمُلِئَ صَدْرُهٗ بِالْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

بغم و پر شد سینه او بیقراری و اندوه اسے احمد

غم سے اور بھرا سینہ اسکا کرب اور ہم سے اور الہام ہوا کہ اى احمد

اَلْعِشْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْعَيْنُ وَالشِّيْنُ وَالْقَافُ

عشق سه حرف اند عین و شین و قاف

عشق کے تین حرف ہیں عین شین قاف

وَالْعَيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْعَنَاءِ وَالشِّيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الشِّدَّةِ

وعین کنایت است از رنج وشین کنایت است از سختی

عین عبارت ہے عناء یعنی رنج سے اور شین عبارت ہے شدت یعنی

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقَرْحِ فَجُمِعَتْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَ

وقاف کنایت است از خستگی پس جمع کرده شده این سه حرف و

سختی سے اور قاف عبارت ہے قرح یعنی خستگی سے یہ تینوں جمع کئے گئی اور

سُمِّيَتْ عِشْقًا فَمَنْ عَشِقَ صَارَ جَسَدُهُ كُلُّ عَنَاءٍ

نامیده شد بعشق پس هرکه عاشق شد گشت بدن او همه بر رنج

عشق نام رکھا گیا پس جو شخص عاشق ہوتا ہے اسکا جسم تمام رنج

وَشِدَّةٍ وَقَرْحٍ وَقَلْبُهُ بِغَلَبَاتِ الْمَحَبَّةِ فَرِحًا وَلَهُ

وسختی و خستگی ودل او بغلبهای محبت شاد

اور سختی اور خستگی سے معمور ہوتا ہے اور قلب اسکا بسبب غلبات محبت کی

يَا أَحْمَدُ مَنْ وَصَلَ إِلَى حَضْرَةِ الْمَوْلٰى فَهُوَ بِالتَّبْجِيْلِ

اے احمد کسیکه پیوست سوی درگاه خدا پس او ببزرگی

مسرور ہوتا ہی اور الہام ہوا کہ ای احمد جو واصل بطرف حضرت مولی ہے وہ بزرگی

وَالْإِكْرَامِ أَوْلٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنِ انْفَصَلَ فَقَدْ

واکرام لایق ست ای احمد کسیکه جدا شد پس بتحقیق

اور اکرام کیواسطے بہتر اور اولی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد جو جدا ہوا یعنی ماسوا

اتصل ولہ یا احمد کیف یبری المریض ذا منع

پیوستہ شد اے احمد چگونہ پاک شود بیمار وقتی کہ منع کند

و اتصل ہوا یعنی حق سے اور الہام ہوا کہ ای احمد کس طرح پاک ہووی مریض جبکہ

الطبیب وکیف یعیش المحب اذا ھجر من الحبیب

طبیب وچگونہ عیش کند عاشق وقتیکہ جدا شد از معشوق

ممانعت کرے طبیب اور کیسی عیش کرے محب جبکہ جدا ہو حبیب سے

ولہ یا احمد وکیف یعیش الحوت فی النیران وکیف

اے احمد وچگونہ عیش کند ماہی در آتش وچگونہ

اور الہام ہوا کہ ای احمد کسطرح عیش کرے مچھلے آگ میں اور کیسے

یصبر المھجور فی الھجران وکیف یسکن المشتاق

صبر کند مہجور در جدائی وچگونہ قرار گیرد مشتاق

صبر کرے مہجور جدائی میں اور کسطرح قرار پکڑے مشتاق اشتیاق میں

فی الاشتیاق وکیف یعیش العشاق الی الفراق

در اشتیاق. وچگونہ زندگانی کند عشاق در فراق

اور کیسے زندگانی کرے عاشق طرف فراق سے

فان العشاق لیس لھم قرار نھارا ولیلا کمثل المجنون

پس بدرستی کہ عاشق نیست مراورا قرار روز وشب ہمچو مجنون

کیونکہ عاشق رات دن بے قرار ہے مثل مجنون کے

مِنْ فِرَاقِ لَیْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ فِرَاقُ الْمَحْبُوْبِ سَمٌّ

از فراق لیلی اے احمد جدائی محبوب زہر است

فراق لیلی سے الہام ہوا کہ اے احمد جدائی محبوب کی سم ہے

وَوِصَالُہٗ تِرْیَاقٌ بَلْ حَیٰوۃُ الْعَاشِقِ وَصْلٌ وَمَوْتُہٗ

و ملاقات او تریاق ست بلکہ حیات عاشق وصال ہست و موت او

اور وصال اسکا تریاق ہے بلکہ زندگی عاشق وصل ہے اور موت

فِرَاقٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ مُقْلِقٌ لِلْعُقَلَاءِ وَ

فراق اے احمد عشق بے چین کنندہ عاقلان است

اسکی فراق ہے اے احمد عشق بیقرار کرنیوالا عاشقوں کا ہے

مُہَیِّجُ الشِّدَّۃِ وَالْبَلَاءِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ

و برپا کنندہ شدت و بلا ست اے احمد عشق

اور برانگیختہ کرنے والا شدت اور بلا کا ہے۔ الہام ہوا کہ اے احمد شوق

مُزْعِجُ الْاَوْطَانِ وَمُخَرِّبُ الْبُیُوْتِ وَالْاَوْطَانِ

دور کنندہ وطن ہا و خراب کنندہ خانہا ست و وطنہا

اور نکال دینے والا وطنوں کا ہے اور خراب کرنیوالا مکانوں کا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الشَّوْقُ شَوْقَانِ شَوْقُ الْعَوَامِ وَشَوْقُ الْخَوَاصِّ

اے احمد شوق دو شوق اند شوق عوام و شوق خاص

الہام ہوا کہ اے احمد شوق دو ہیں ایک عوام کا اور دوسرا خاص کا

فشوق العوام الی الحور والقصور وشوق الخواص

پس شوق عوام بہ حور وقصور است وشوق خواص

عوام کا شوق حور و قصور کے لئے ہے اور خاص کا شوق

الی الرب الغفور وله یا احمد العشق داء عضال

بہ پروردگار یکہ بخشندہ است اے احمد عشق درد بے دوا

رب غفور کے لئے ہے الہام ہوا کہ اے احمد درد لا دوا ہے

لا للمعالج فیه مجال لان البرء منها محال وله

نیست طبیب در ان قدرت برائے انکہ صحت ازان محال است

معالج کا اسمیں تنگ قافیہ ہے کیونکہ اس سے ناممکن شفا ہے

یا احمد السماع یحرك قلوب المستمعین ویوقد

اے احمد شنیدن سرود جنبش آرد دلہائے سامعین را وبریں افروزد

اے احمد سماع سامعین کے دلوں کو حرکت میں لاتا ہے

نار الشوق فی صدور المشتاقین المستمع ما کان

آتش شوق در سینہ ہا مشتاقان شنوندہ سرود آنکہ

اور مشتاقین کے سینوں میں آتش شوق بھڑکاتا ہے مستمع اسکا وہ ہے

قلبه حیا وبدنه میتا السماع مونس المشتاقین

باشند کہ شود دل وزندہ وبدن او مردہ شنیدن سرود انس دہندہ مشتاقانست

جسکا دل زندہ ہو اور تن مردہ ہو سماع مونس مشتاقوں کا ہے

وَدَاعِيهِمْ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّمَاعُ يَدْعُو

وخواننده انہا بسوے پروردگار عالمیان شنیدن سرود میطلبد

اور اونکو رب العالمین کیطرف بلاتا ہے

أَهْلًا إِلَى الْمَوْلَى وَالسَّمَاعُ أَجْدَرُ وَأَوْلَى

اہل سرود را سوے خدا وشنیدن سرود لایق تر ست بہتر

اور اہل کو بلانے والا بجانب مولی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّوْتُ صَوْتَانِ صَوْتٌ يَدْعُو

اے احمد آواز دو اوار ست آوازے کہ مے طلبد

اے احمد آواز دو ہیں ایک وہ جو باطل کی طرف بلاتا ہے

إِلَى الْبَاطِلِ وَصَوْتٌ يَدْعُو إِلَى الْحَقِّ فَالْأَوَّلُ

بسوے باطل وآوازے کہ مے طلبد بسوے حق پس اول

اور دوسرا وہ جو حق کی طرف طلب تا ہے

مُخْتَارُ الْمُبْطِلِينَ وَالثَّانِي مُخْتَارُ الْمُحَقِّقِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مختار دروغ یافتست ودوم مختار استکا یافتست اے احمد

اول مختار مبطلین ہے اور ثانی مختار محققین ہے اے احمد

اَلصَّبْرُ مُرٌّ لَا يَصْبِرُ عَلَى شَدَائِدِ الدُّنْيَا إِلَّا صَاحِبُ

صبر بسیار تلخ ست بر سختیہاے دنیا مگر خداوند

صبر نہایت تلخ ہے سواے صاحب

التَّسْلِيمُ وَالرِّضَاءُ وَالصَّبْرُ مِنَ الْمُصِيبَةِ أَقْوٰى

تواضع و رضا و صبر کردن از مصیبت بهتر است

تسلیم و رضا کے اور کوئی دنیا کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتا ہے۔ اور

فِي الطَّاعَاتِ وَأَوْلٰى وَأَحْرٰى لِلْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

در طاعت ہا و اولیٰ تر و لائق تر ہست در عبادت ہا اے احمد

صبر مصیبت سے اقوی ہے طاعات میں اور لایق و بہتر ہے عبادات میں ای احمد

أَصْحَابُ النُّفُوسِ أَمْوَاتٌ وَأَرْبَابُ الْقُلُوبِ أَحْيَاءٌ

یاران خواہش و حرص مردہ اند و صاحب دل ہا زندہ اند

اصحاب نفس مردہ ہین اور ارباب قلوب زندہ ہین

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَصْحَابُ النُّفُوسِ قَدِ انْفَصَلُوا وَ

اے احمد یاران حرص از تحقیق جدا شدہ اند و

اے احمد نفس پرور اوسکی درگاہ سے جدے اور منفصل ہین

أَرْبَابُ الْقُلُوبِ قَدِ اتَّصَلُوا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

صاحب دل ہا تحقیق پیوستہ اند اے احمد

اور ارباب قلوب لے ہوے اور متصل ہین اے احمد

أَصْحَابُ النُّفُوسِ حُرِمُوا أَرْبَابُ الْقُلُوبِ

یاران نفسہا دور ماندند از رحمت حق و صاحب دلہا

نفس دوست دور رہے ہوتے ہین اور اہل دل رحم کئے گئے

رَحْمٌ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ أَصَحُّ النُّفُوسِ مَرِيضُهَا وَأَرْبَابُ

آمرزیده شده اند اے احمد یاران نفسہا بیمارانند و صاحب

اے احمد نفس دوست بیمار ہین اور اہل

الْقُلُوبِ أَصِحَّاءُ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ صُحْبَةُ النَّاسِ

دلہا صحیح اند اے احمد صحبت آدمیان

دل تندرست اے احمد صحبت آدمیون بین

مراد عام آدمی

خَسَارَةٌ وَالْعَيْشُ مَعَهُمْ بَوَارٌ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ

خرابی ہست و عیش کردن بایشان بد است اے احمد

ٹوٹا ہے اور عیش اونکی ساتھ کرنا برا ہے اے احمد

صُحْبَةُ النَّفْسِ جِرَاحَةٌ وَالْفِرَارُ مِنْهُ رَاحَةٌ وَقَوْلُهُ

صحبت نفس زخم ہست و گریختن ازو آرام ہست اے

صحبت نفس کی جراحت ہے اور اوس سے بہاگنا راحت ہو اے

يَا أَحْمَدُ صُحْبَةُ الْخَلْقِ سُمٌّ قَاتِلٌ وَالْبُعْدُ عَنْهُ

احمد صحبت خلق زہر قتل کننده ہست و دوری ازو

احمد صحبت خلق کی سم قاتل ہے اور دوری اوس سے

تِرْيَاقٌ وَقَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ رِضَاءُ الرَّبِّ فِي سُخْطِ النَّفْسِ

تریاق ہست اے احمد خوشنی خدا در سختی کردن با نفس است

تریاق کامل ہے اے احمد خوشنودی خدا کی نفس کے تنگ کرنی مین ہے اور سختی

سَخَطُ الرَّبِّ فِي رِضَاءِ النَّفْسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

وسختی خدا در راضی بودن بنفس اے احمد

خدا کے نفس کے راضی رکھنے مین ہے اے احمد

قَهْرُ النَّفْسِ أَشَدُّ عَلَى الْمُرِيدِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمَرِيدِ

قہر نفس سخت تراست بر مرید از شیطان راندہ شدہ

غلبہ نفس کا مرید پر اشد ہے شیطان مرید سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَلْبُ النَّفْسِ عَقُورٌ وَالْخَلْقُ مِنْهُ

اے احمد سگ نفس گزندہ ہست و خلق ازو

اے احمد نفس کتا باولا ہے اور خلق کو اوس سے

نُفُورٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يُبْكِي النَّاسَ

گریز انست اے احمد بہترین آدمیان کسے ہست کہ گریان دارد

یہ کتا اچھا ہے اے احمد بہتر وہ شخص ہے جو آدمیون کو رولادے

وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ يُضْحِكُ النَّاسَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ النَّاسُ كُلُّهُمْ

آدمیانرا و بدترین آدمیان کسے ہست کہ خندہ دارد آدمیانرا اے احمد آدمیان آنہا

اور بدتر وہ ہے جو اونکو ہنسا دے اے احمد تمام آدمی

أَمْوَاتٌ إِلَّا الَّذِينَ اشْتَغَلُوا بِرَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

مردہ اند مگر آنانکہ مشغول اند بپروردگار زمین و آسمان

مردہ ہین مگر وہ لوگ جو اللہ تعالی کی یاد مین مشغول ہین زندہ ہین

ولہ یا احمد صحبۃ النفس مضرۃ وطاعتہا معرۃ

اے احمد صحبت نفس زیان است و پیروی عیب است

اے احمد صحبت نفس کی مضر ہے اور طاعت اوسکی قبیح ہے

ولہ یا احمد من عصی النفس فھو رجل ومن اطا

اے احمد ہرکہ نافرمانی نفس کند پس او مرد است وہرکہ

اے احمد جو نافرمانی نفس کی کرے وہ مرد ہے اور جو مطیع نفس ہو

فھو رجیل ولہ یا احمد للرجل ثلثۃ احرف

پیروی او کند پس او مردک است اے احمد مرد را نام رجل سہ حرف است

وہ ہیجڑا ہے اے احمد رجل کے تین حرف ہیں

الراء والجیم واللام فالراء عبارۃ عن الریاضۃ

را وجیم ولام پس را کنایت است از ریاضت

رے جیم لام رے سے مراد ریاضت ہے

والجیم عبارۃ عن الجود واللام عبارۃ عن اللزوم

وجیم کنایت است از ریاضت ولام کنایت است از لزوم اعمال

اور جیم سے جود اور لام سے لازم پکڑنا اعمال

ولہ یا احمد من رضی نفسہ بالمجاھدۃ وجا

اے احمد کسے کہ راضی شد نفس او بکوشش طاعت وجستن

اے احمد جس شخص نے راضی کیا مجاہدہ پر اور رجہ مجاہدہ ملا اوسکو

بِمَا وَجَدَ مِنَ الْمَالِ وَلَمْ يَدَّخِرْ شَيْئًا وَلَزِمَ عِبَادَةَ

بچیز یکہ یافت از مال وجمع نکرد چیزے ولازم کرد عبادت

راہ خدا مین تقسیم کیا اور جمع نہ کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو

الْمَوْلَى مَا دَامَ حَيًّا فَهُوَ مِنَ الرِّجَالِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خدا تعالیٰ تا وقتیکہ زندہ ہست پس او از مردان ہست اے احمد

زندگی بھر لازم پکڑا وہ اصل مرد ہے اے احمد

اَلْوَرَقُ الْأَبْيَضُ وَالذَّهَبُ الْأَحْمَرُ إِذَا لَمْ يَنْتَفِعْ بِهِمَا

ورق سپید وزر سرخ وقتیکہ نفع گرفتہ نشود ازان

چاندی سونا جسوقت اُسسے کوئی نفع نہ اُٹھایا جاوے

فَعِنْدَهُمَا كَالْحَجَرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ كَالْحَجَرَيْنِ فَعِنْدَ

پس بشمر آنہارا مانند سنگ اے احمد زر ونقرہ مانند دو سنگ ہستند پس نزد

تو اون دونون کو پتھر سمجھنا چاہیئے اور الہام ہوا کہ اے احمد سونا چاندی مثل دو پتھرون کا ہین

أَيْنَ قِيمَتُهُمَا لَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ كَانَ

این دو قیمت ندارند اے احمد ہر کہ باشد

کے نزدیک اونکی کچھہ قدر وقیمت نہین اے احمد جسکا پیٹ

شَبْعَانَ فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الدُّنْيَا

شکم سیر پس او بسر مے برد سفر دنیا

بھرا ہوا ہے وہ سفر دنیا کا قطع کرتا ہے

وَمَنْ كَانَ جَائِعًا فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الْعُقْبیٰ فَالشِّبَعُ

وہرکہ باشد گرسنہ پس او بسپرد سفر آخرت پس سیری

اور جو بھوکا ہوتا ہے وہ سفر عقبیٰ کا طے کرتا ہے شکم سیر کے

زَادُ الْاُوْلیٰ وَالْجُوْعُ زَادُ الثَّانِیْ فَمَنْ اَقَلَّ مِنَ

توشہ اول ہست یعنی دنیا و گرسنگی توشہ دوم ہست یعنی آخرت پس ہرکہ

دنیا کا توشہ ہے اور گرسنگی آخرت کا توشہ ہے جو کم کھاتا ہے اوسکو سیر ہو

الطَّعَامِ يَعِزُّ بَيْنَ الْاَنَامِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الطَّعَامُ

کم خورد از طعام با عزت گردد میان آدمیان اے احمد طعام

عزت ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَعَامَانِ طَعَامُ النَّفْسِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ فَطَعَامُ

دو طعام ہست یکے طعام نفس ہست و دوم طعام دل ہست پس طعام

ایک نفس کا کھانا ہے دوسرا قلب کا کھانا ہے نفس کا کھانا وہ

النَّفْسِ مَا هُوَ يَطْعَمُ مِنَ الْمَاْكُوْلَاتِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ

نفس آن چیز ہست کہ مے پزند از خوردنیہا و طعام دل

جو پکایا جاتا ہے کھانے کی چیزوں میں سے اور قلب کی خورش خالق کا

وَهُوَ ذِكْرُ خَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ طَعَامُ

آن یاد کردن پیدا کنندہ خالق ہست ای احمد طعام خوردن

ذکر اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کھلانا

اَلطَّعَامُ مِنْ شِيَمِ الْكِرَامِ وَالْبُخْلُ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ

از خوی بزرگان ست وبخیلی از دادن طعام

بزرگوں کی خصلت ہے اور کھانا نہ کھلانا کنجوسوں کی

عَادَاتِ اللِّئَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ التَّوَكُّلُ تَرْكُ

از خوی لئیم ست اے احمد توکل کردن ترک طلب

عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد توکل رزق کی طلب

طَلَبِ الرِّزْقِ التَّوَكُّلُ مَحْضُ الْإِيمَانِ التَّوَكُّلُ كَمَالُ الدِّينِ

رزق ست توکل عین ایمان ست توکل کمال دین ست

چھوڑنے کو کہتے ہیں اور توکل عین ایمان ہے اور توکل کمال دین ہے

اَلتَّوَكُّلُ أَمْرُ الْأَقْوِيَاءِ التَّوَكُّلُ خَصْلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَهُ

توکل کار قوی مردان ست توکل خوی پیغامبران ست

توکل بڑے لوگوں کا کام ہے اور توکل انبیا کی خصلت ہے

يَا أَحْمَدُ الْيَقِينُ يَتَوَلَّدُ مِنْ كَمَالِ الْإِسْلَامِ الْيَقِينُ

ای احمد یقین پیدا میشود از کمال اسلام یقین

اور الہام ہوا کہ ای احمد یقین کمال اسلام سے پیدا ہوتا ہے یقین

اِسْتِقْرَارٌ لَيْسَ فِيهِ اِضْطِرَارٌ اَلتَّوَكُّلُ قَطْعُ

استقرار ست که نباشد دران بے قراری توکل بریدن

استقرار کو کہتے ہیں اس میں اضطرار نہیں ہوتا ہے اور توکل قطع کرنا

الاسباب مع اطمینان القلب بغیر التردد وله

اسباب باقرار دل است بے تردد

اسباب کا ہے مع اطمینان دل کے بغیر تردد کے اور الہام

یا احمد من ترک القشر اعطی اللب وله یا احمد

اے احمد کسیکہ ترک کند پوست را دادہ شود او را مغز اے احمد

ہوا کہ اے احمد جو چھلکے کو چھوڑتا ہے اوسکو مغز اور لب عطا کیا جاتا ہے اور

ایاک والعجب فانہ یحبط الاعمال و یہلک الرجال

باز دار خود را از تکبر پس تحقیق آدمی اند از د عملہارا و ہلاک میکند مردم را

ہوا کہ اے احمد خبردار عجب نکرنا کیونکہ یہ اعمال کو فاسد اور باطل کر دیتا ہے اور آدمیونکو ہلاک

وله یا احمد الطاعة للرجال زین والعجب فی العباد

ای احمد عبادت کردن مردم را بہتر است و تکبر و پندار در

کر دیتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بندگی آدمی کے واسطے زیبائش ہے اور عجب

شین وله یا احمد السخاوة من شیم

بد است اے احمد سخاوت کردن از خصلتہا ے

برا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد سخاوت انبیا کی خصلت ہے پس خوشخبری ہے

الانبیاء فطوبی لزمرة الاسخیاء وله یا احمد

پیغامبرانست پس خوشخبری است مر گروہ سخاوت کنندگان را اے احمد سخی

سخاوت والون کو اور الہام ہوا کہ اے احمد سخی

یأتی بخصلة النبی ویعرف ویشهر بالفضل

بے آید بخصلت پیغمبر و معروف باشد و مشہور میگردد بفضل

نبی کے خصلت کے طرف آتا ہے اور اس فضل شائستہ کے ساتھ مشہور ہوتا ہے

المرضی وله یا احمد الجود ثلثة احرف الجیم

شایستہ اے احمد جود سہ حرف است جیم

اور الہام ہوا کہ اے احمد جود کے تین حرف ہیں جیم سے جلالت

عبارة عن الجلالة والواو عبارة عن الولایة و

عبارت است از بزرگی و واو کنایت است از ولایت و

مراد ہے اور واو سے ولایت سے اور

والدال عبارة عن الدرجة وله یا احمد لا ینال

دال کنایت است از درجہ بلند اے احمد نمی رسد

دال سے درجہ اور الہام ہوا کہ اے احمد

المقصود بکثرة الصلوة والصیام بل ینال بقضاء

بمقصود بزیادتی نماز گزاردن و روزہ داشتن بلکہ میرسد باداے

انسان نماز اور روزہ کی کثرت سے مقصود کو نہیں پہونچتا بلکہ لوگوں کے

حوائج الانام وله یا احمد البذل ثلثة احرف الباء

احتیاج آدمیان ای احمد بذل را سہ حرف است اول باء

کاربرآری سے مطلب کو پہونچتا ہے اور الہام کہ اے احمد بذل کے تین حرف ہیں

وَالثَّاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيدِ وَالْخَاءُ

ودوم ثا سوم لام پس با کنایت است از کند ذہن وخا

ثے اور لام بے سے مراد ہے خ سے

عِبَارَةٌ عَنِ الْخِذْلَانِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ اللَّوْمِ وَلَهُ

کنایت است از خذلان و سوم سارے لام کنایت است از ملامت

مراد خذلان ہے اور لام سے عبارت لوم و ملامت ہے اور

يَا أَحْمَدُ الْبُخْلُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

اے احمد بخل بدترین خصلت ہاست در زنان و مردان

الہام ہوا کہ اے احمد بخل بہت بری خصلت ہے عورت میں ہو خواہ مرد میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبَخِيلُ يُذَمُّ وَيُهْجَى وَالسَّخِيُّ يُمْدَحُ

اے احمد بخیل بدنام و ہجو کردہ مے شود و سخی مدح

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل کی ہجو اور مذمت ہوتی اور سخی کی مدح

وَيُعْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ وَأَعْطِ الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ فَذَلِكَ

و بزرگی دادہ مے شود اے احمد بدہ اندک و بسیار پس این

اور صفت اور الہام ہوا کہ اے احمد تھوڑا بہت جو کچھ ہو خیرات کر اور سخاوت

لَكَ وَإِنَّ الْقَلِيلَ مِنَ السَّخَاوَةِ فَوْقَ الْفَلَكِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مر تراست و تحقیق اندک از سخاوت بالائے آسمان ہست اے احمد

کر کیونکہ یہ تیرے کام آویگا اور تحقیق تھوڑی سخاوت بھی آسمان سے اونچی ہے اور الہام

وَاِنَّ السَّخَاوَةَ خَصْلَةٌ نَبَوِيَّةٌ فَتَمَثَّلُوا اِنَّ السَّخِيَّ بِمَا مَلَكَ وَلَهٗ

و بدرستی کہ سخاوت خصلت نبوی است پس تمثیل کنید۔ بدرستی کہ سخی بہمہ چیز مالک

سخاوت خصلت نبوی ہے اسکو اختیار کرو اور الہام ہوا

يَا اَحْمَدُ اَلْبُخْلُ نَارٌ تُوْقَدُ وَتُحْرِقُ وَالْجُوْدُ نُوْرٌ يَزِيْدُ

شد اے احمد بخل آتشی است افروختہ شود و بسوزاند و جود نوریست کہ بتابد

کہ اے احمد بخل ایک آگ ہے جو بھڑکائی جاتی ہے اور جلاتی ہے اور جود ایک نور ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلْبُخْلُ مُرٌّ كَالْحَنْظَلِ بِيَدِ الْاَشْرَارِ وَالْجُوْدُ

اے احمد بخل تلخ است چون حنظل بدست بدمردان و

جو تاباں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کڑوا ہے مثل حنظل کے شریروں کے ہاتھ میں

وَرْدٌ فِيْ كَفِّ الْاَبْرَارِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلْبَخِيْلُ صَغِيْرٌ

سخاوت گلی ست در کف دست پاکان اے احمد بخیل حقیر ست نزد آدمیان

اور جود ورد ہے ابراروں کی ہتھیلی میں اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل حقیر ہے آدمیوں

عِنْدَ النَّاسِ وَاِنْ كَانَ كَبِيْرًا وَالسَّخِيُّ كَبِيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ صَغِيْرًا

اگرچہ باشد بزرگ و سخی بزرگ است نزد خدا تعالی اگرچہ باشد حقیر

کے نزدیک اگرچہ بہتر ہو اور سخی کبیر ہے اللہ کے نزدیک اگرچہ صغیر ہو آدمیوں کے

عِنْدَ النَّاسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلْبُخْلُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْبَا

نزد مردمان اے احمد بخل سہ حرف ست با

نزدیک اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں ب

وَالْخَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ وَلْخَاءُ خَالٍ مِنَ

و خا ولام پس با بعید از خدایتعالی و خا خالی

اور خے اور لام سے بعید ہے اللہ سے اور خے سے خالی ہے

الْخَيْرَاتِ وَاللَّامُ لَئِيمٌ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

از خیرات ولام ملامت کرده شده میان آدمیان اے احمد

خیرات سے اور لام سے لئیم لوگوں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْحَرِيصُ لَا يَشْبَعُ بِمَا اُتِيَ وَيَطْلُبُ اَكْثَرَ مِمَّا يَقْتَضِي

حریص کننده سیر نشود بچیزیکه میرسد او را وطلب کند زیاده ازان که حاجت است

حریص قناعت سیر نہیں کرتا جو اسکو دیا گیا ہے اور طلب کرتا ہے تقدیر سے زیادہ

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ صَاحِبُ الْحِرْصِ جَيْعَانُ وَصَاحِبُ الْقَنَاعَةِ

اے احمد خداوند حرص گرسنہ مے باشد و خداوند قناعت

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص رکھنے والا بھوکا رہتا ہے اور قناعت کرنے والا

شَبْعَانُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحَرِيصُ يُبْغِضُهُ الْخَلَائِقُ

سیر میباشد اے احمد حریص کننده دشمن میدارند او را خلایق

سیر ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد حریص سے خلقت بغض رکھتی ہے

وَهُوَ صَعْبٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قِلَّةِ الْمَالِ غَنِيٌّ كَبِيرٌ وَلَهُ

و او حقیر است و قناعت کننده با اندک مال غنی بزرگ است

اور وہ حقیر ہے اور قانع اگرچہ کم مال رکھتا ہے مگر غنی و کبیر ہے اور الہام ہوا

يَا اَحْمَدُ اَلْحِرْصُ يُهْلِكُ وَالْقَنَاعَةُ تُمْلِكُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اُحْرُصْ

اے احمد حرص ہلاک میکند و قناعت بادشاہ میکند اے احمد حرص کن در ادائے

کہ اے احمد حرص ہلاک و تباہ کرتی ہے اور قناعت بادشاہ کرتی ہے اور الہام ہوا کہ

فِیْ اَدَاءِ الطَّاعَةِ کَالرِّجَالِ وَلَا تَحْرُصْ کَالنِّسَاءِ فِیْ جَمْعِ الْمَالِ یَا اَحْمَدُ

عبادت خدا ہمچو مردان و حرص مکن ہمچو زنان در جمع کردن مال اے احمد

اے احمد حرص کر عبادت میں مثل مردوں کے اور نہ حرص کر مثل عورتوں کے مال جمع کرنے میں

اَلْحِرْصُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْحَاءُ وَالرَّاءُ وَالصَّادُ فَالْحَاءُ عِبَارَةٌ

حرص سہ حرف است حا و را و صاد کنایت است از بے نصیبی

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص کے تین حرف ہیں ح رے صاد حی عبارت ہے حرماں سے

عَنِ الْحِرْمَانِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّزْقِ وَالصَّادُ عِبَارَةٌ

و را کنایت است از رزق و صاد کنایت است

رے عبارت ہے رزق سے اور صاد عبارت ہے

عَنِ الصَّبْرِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ حَرَصَ فَقَدْ حُرِمَ الْقَنَاعَةَ

از آبرو ریزی اے احمد ہر کہ حرص کرد پس تحقیق بے نصیب کردہ شد

آبرو ریزی سے اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نے حرص کی اس سے حرام کیا قناعت

وَالرِّزْقُ مَا قُدِّرَ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الزِّیَادَةِ

و رزق آنچہ تقدیر کردہ شدہ است اے احمد طالب زیادت

اور رزق کو جو مقدر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب زیادت کے

احرص في امر العقبى ولا تحرص امر الدنيا وله يا احمد

حرص سے کن در کار آخرت و حرص مکن در کار دنیا اے احمد

حرص کر امر عقبیٰ میں اور نہ حرص کر امر دنیا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

صاحب الحقد والعدوان لا يجد حلاوة الايمان

صاحب کینہ و دشمنی نہ پائد شیرینی ایمان

کینہ والا دشمن حلاوت ایمان کی نہیں پاتا اور کینہ فاسد کرتا ہے دل کو اور

وله يا احمد الحقد يفسد الفؤاد ويتلف الوداد وله

اے احمد کینہ خراب سے کند دل را و دور سے کند دوستی را

تلف کرتا ہے محبت کو اور الہام ہوا کہ

يا احمد احرق ما في صدرك من الحقد والحسد

اے احمد بسوز انچہ در سینہ تو ہست از کینہ و حسد

اے احمد جو تیرے سینہ میں کینہ اور حسد ہے اسکو ذکر کی آگ سے جلا اور فکر کے

بنار الذكر واصقل مرآة قلبك بمصقلة الفكر وله

بآتش ذکر و روشن کن آئینہ دل خود بصیقلہ فکر

مصقلہ سے اپنے آئینہ دل کو صاف کر اور الہام ہوا

يا احمد التكبر ردي والتواضع مرضي التكبر مظهر

اے احمد تکبر خراب است و تواضع تو پسندیدہ است تکبر جائے پیدا شدن

کہ اے احمد تکبر ردی ہے اور تواضع پسندیدہ تکبر بغض پیدا ہونے کی جگہ

الْبَغْضَاءِ وَالتَّوَاضُعُ مُزْعِجُ الْوَلَاءِ التَّكَبُّرُ شَيْنٌ

بغض است وتواضع برانگیزندہ دوستی است تکبر بد است

ہے اور تواضع دوستی کے سلسلہ کو جنبش دینے والی ہے تکبر برا ہے

وَالتَّوَاضُعُ زَيْنٌ التَّكَبُّرُ مُوجِبُ الْعَدَاوَةِ وَالتَّوَاضُعُ

وتواضع خوب است تکبر سبب دشمنی است وتواضع

اور تواضع عمدہ ہے تکبر موجب عداوت ہے اور تواضع

مُوجِبُ الْمَوَدَّةِ التَّكَبُّرُ عَادَةُ اللِّئَامِ وَالتَّوَاضُعُ

پیدا کنندہ دوستی تکبر عادت بخیلان است وتواضع

باعث محبت ہے تکبر عادت نالایقوں کی ہے اور تواضع

خُلُقُ الْكِرَامِ التَّكَبُّرُ مُفَرِّقُ الْأَحْبَابِ وَالتَّوَاضُعُ مُجَمِّعُ الْأَحْبَابِ

خصلت بزرگان است تکبر جدا کنندہ دوستان است وتواضع جامع

خصلت بزرگوں کی ہے تکبر جدا کرنے والا دوستوں کا ہے اور تواضع جمع

التَّكَبُّرُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَا أَحْمَدُ رُوِيَ عَنْ

شدن دوستان است تکبر بدترین خصلت ہا است در زنان و مردان ای احمد از ابن

کرنے والی صحبتوں کی ہے تکبر بہت بری عادت ہے مردوں میں ہو یا عورتوں میں ای احمد

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَجِبْتُ لِمَنْ خَرَجَ مِنْ

ابن عباس روایت کردہ شد راضی باشد خدا ازان ہر دو عجب دارم از آنکہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں میں اور

الْبَوْلُ مَرَّتَيْنِ كَيْفَ يَتَكَبَّرُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْغَضَبُ يُخَرِّبُ

پیشاب دوبار چگونہ تکبر مے کند اے احمد غضب خراب

شخص سے جو دو مرتبہ پیشاب کی جگہ سے نکلا ہوا وہ پھر تکبر کرے اے احمد غصہ خراب

الْاَوْطَانَ وَيُفَرِّقُ الْاَقْرَانَ اَلْغَضَبُ يُسْخِطُ

مے کند وطن ہا را و جدا مے کند خویشان را غضب ناخوش مے کند

کرتا ہے وطنوں کو اور جدا کرتا ہے اپنوں کو غصہ ناخوش کرتا ہے

الْخُلَّانَ وَيُرْضِي الشَّيْطَانَ اَلْغَضَبُ يُذْهِبُ الْعَقْلَ

دوستان را و راضی کند شیطان را غضب مے برد عقل را

دوستوں کو اور راضی کرتا ہے شیطان کو غضب کھوتا ہے عقل کو

وَيُوْرِثُ الْقَتْلَ اَلْغَضَبُ يُزْعِجُ الْفَسَادَ وَيُتْلِفُ الْوِدَادَ

و لازم کند قتل را غضب برانگیزد فساد را و دور کند دوستی را

اور موجب ہوتا ہے قتل کو غصہ اٹھاتا ہے فساد کو اور تلف کرتا ہے

اَلْغَضَبُ نَتَائِجُ الْعَدَاوَةِ وَالرِّضَاءُ وَسَائِلُ الصِّدْقِ

غضب نتیجہ ہائے عداوت ست و رضا وسیلہ ہائے دوستی

وداد کو غضب عداوت کا نتیجہ ہے اور رضا صداقت کا وسیلہ ہے

اَلْغَضَبُ مَطْلُوْبُ الشَّيْطَانِ

غضب خواہش شیطان ست

غصہ مطلوب شیطان ہے

وَالرِّضَاءُ مَحْبُوبُ الرَّحْمٰنِ اَلْغَضَبُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّفْسِ

ورضا دوست رحمٰن غضب پیدا میشود از نفس

اور رضا محبوب رحمٰن ہے غضب پیدا ہوتا ہے نفس کمینہ سے

اَلدَّنِيَّةِ وَالرِّضَاءُ مِنَ الرُّوْحِ الْمَرْضِيَّةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

کمینہ ورضا پیدا میشود از روح مرضیہ اے احمد

اور رضا پیدا ہوتی ہے روح سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اِيَّاكُمْ وَفُضُوْلَ الْكَلَامِ فَاِنَّهٗ يَقَعُ فِي الْاَدْنَامِ وَاِيَّاكُمْ

بازدارید خود را از بیہودہ گفتار پس تحقیق آں میرساند در آدمیان لازم

ہرگز کلام فضول نکرنا کیونکہ یہ عوام کی حالت کی طرف کھینچ لاتا ہے اور ہرگز

وَحَبْسَ لِسَانِكَ فِي الْحَيَاةِ لِاَنَّ فِيْهِ رَاحَةَ الْمُلْكَيْنِ وَلَهُ

بند کردن زبان خود را در طریق زیست برائے آنکہ تحقیق در ین رحمت دین و دنیا

زبان درازی نکرنا کہ اسمیں دو نو جہان کی راحت ہے

يَا اَحْمَدُ كُنْ مِسْكِيْنًا وَلَا تَكُنْ مِكْثَارًا لِاَنَّ

اے احمد باش مسکین و مشو بسیار سخنگو برائے آنکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد خاموش رہنا بسیار گو نہ ہونا کیونکہ

فِي السُّكُوْتِ سَلَامَةٌ وَرَاحَةٌ وَفِي الْكَلَامِ كَلَامًا وَ

در خاموشی سلامتی ہست و آرام ہست و در گفتگو خستگی ہ

سکوت میں سلامتی ہے اور راحت ہے اور حکایت کرنے میں خستگی اور

جراحة وله يا احمد امنع لسانك من المقال

و زخم است ای احمد منع کن زبان خود را از گفتار

اور جراحت ہے اور الہام ہوا اے احمد باز رکھ زبان کو مقال سے اور سخن گوئی

تعش بالسلامة ما بين الرجال وله يا احمد الكلام مؤذ

و عیش کن بسلامتی میان مردان ای احمد کلام آزار دہندہ

کر سلوک کے ساتھ درمیان رجال کے اور الہام ہوا کہ اے احمد گفتگو آزار دینے والی

الشفتين والسكوت راحة الملكين وله يا احمد

دو لب است و خاموشی آرام دہندہ ہر دو جہان ای احمد

شفتین کی ہے اور خاموشی راحت دینے والی کونین کی ہے اور الہام ہوا کہ

النطق يورث البليات والسكوت يورث السلامة

گفتار وارث می کند بلا ہا را و خاموشی وارث می کند سلامتی را

اے احمد نطق موجب بلیات ہے اور سکوت موجب نجات ہے

وله يا احمد القانع بالقليل يقنع والحريص بالكثير

ای احمد قناعت کنندہ باندک قناعت کند و حرص کنندہ بزیادت

اور الہام ہوا کہ اے احمد قانع تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور حریص کا بہت سے بھی

لا يشبع القانع غني مع القلة والحريص فقير مع

سیر نشود قناعت کنندہ توانگر است باندک و حرص کنندہ فقیر است با

پیٹ نہیں بھرتا ہے قانع غنی ہے باوجود قلت مال کے اور حریص فقیر باوجود

الکثرۃ القانع یرضی بقسمۃ القسام والحریص

بسیاری مال قناعت کنندہ راضی باشد بقسمت قسمت کنندہ و حریص

کثرت مال کے قانع خوش ہوتا ہے قسمت قسام سے اور حریص

یطلب رزق الانام ولہ یا احمد اعمل قبل ان تفات

طلب مے کند روزی آدمیان اے احمد عمل کن پیش ازانکہ فوت کردہ شوی

طلب کرتا ہے رزق سب لوگوں کا اے احمد قبل فوت ہونے کے عمل کر

ومت قبل ان تمات ولہ یا احمد المشتاق لا یخاف الموت

و بمیر پیش ازانکہ مردہ شوی اے احمد مشتاق دیدار کے ترسد بموت

اور قبل مرنے کے مر اے احمد مشتاق دیدار موت سے نہیں

ویتمنا لانہ ینظر لقاء مولاہ ولہ یا احمد من مات

و خواند او را برائے آنکہ مے بیند رویت خداوندش اے احمد کسے کہ مرد

ڈرتا اور اوسکی تمنا کرتا ہے کیونکہ بعد موت کے لقاء مولا دیکھتا ہے اے احمد جو

نفسہ فی الدنیا فہو لا یموت مرۃ اخری ولکن ینقل

نفس او در دنیا پس او نمے میرد بار دیگر ولیکن نقل

نفس کو مارتا ہے وہ نہیں مرتا مگر دار عقبی کی طرف نقل کرجاتا ہے

الی دار العقبی الموت موتان موت ضروری و

شدہ کند سوئے خانہ آخرت موت دو موت است یکے موت ضروری

موت دو ہیں ایک موت ضروری

موتٌ اختیاریٌ فالضروریُّ خروجُ الروحِ عن الجسدِ

و دوم موت اختیاری پس موت ضروری بہ بیرون آمدن جان از بدن

دوسری موت اختیاری ہے موت ضروری روح کے جسم سے نکلنے کو

عندَ انقطاعِ الاجلِ هذا موتُ جمیعِ الآدمیینَ

نزد تمام شدن اجل است این موت ہمہ آدمیان است

کہتے ہیں جب وعدہ آگیا اور اس موت کا مزہ سب لوگ چکھیں گے

والاختیاریُّ بفناءِ الاوصافِ البشریةِ مع بقاءِ الروحِ

و موت اختیاری بدور شدن اوصاف بشری ست با باقی ماندن

اور موت اختیاری اوصاف بشریہ کے فنا کرنے سے

فی البدنِ فهذا موتُ المریدینَ وله یا احمدُ الموتُ تکمیلُه

روح در بدن پس این موت مریدان است اے احمد موت را ست

حاصل ہوتی ہے اور ساتھ روح بدن میں باقی رہتی ہے یہ موت کاملین کی ہے اے احمد

احرفٌ المیمُ والواوُ والتاءُ فالمیمُ عبارةٌ عن المالِ

حروف است میم و واو و تا پس میم کنایت ہست از مال

حرف ہیں میم واو تے میم سے مراد مال

والواوُ عبارةٌ عن الوارثِ والتاءُ عبارةٌ

و واو عبارت ست از وارث و تا کنایت ہست

واو سے مراد وارث تے سے مراد تراب

عَنِ التُّرَابِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ اَخَذَ مَالَهُ

از خاک ۔ اے احمد وقتیکہ بمیرد آدمی بگیرد مال او

یعنے مٹی ۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد جب انسان مرتا ہے تو اوسکے مال کو وارث

اَلْوَارِثُ وَدَفَنَهُ فِی التُّرَابِ فَالْعَاقِلُ هُوَ الَّذِیْ يَبْذُلُ

وارث و او را دفن کنند در خاک پس عاقل آنست کہ خرچ کند

لے لیتے ہیں اور اسکو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں پس عاقل وہ ہے جو

مَالَهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیْ مُدَّةِ حَیٰوتِهٖ كَیْلَا یُتْلِفَهُ

مال خود در راہ خدائے تعالی در مدت حیوۃ خود تا کہ خرچ نکنند آن مال

اپنی زندگی میں مال کو اللہ کے رستے میں خرچ کرجاوے تاکہ وارث بعد مرنے کے

اَلْوَرَثَةُ بَعْدَ مَمَاتِهٖ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ اَلْفِرَاقُ اَمَرُّ مِنَ الْمَوْتِ

را وارثان او پس مردنش ۔ اے احمد جدائی تلخ تر است از مرگ

اسکو تلف نکریں ۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد فراق تلخ تر ہے مرنے سے

وَالْوِصَالُ اَحْلٰی وَاَقْوٰی مِنَ الْحَیٰوةِ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ

و وصال یافت شیرین تر است ۔ و قوی تر از حیات ہست ۔ اے احمد

اور وصال شیریں اور قوی تر ہے جینے سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ خَیْرُ الْخِصَالِ فِی النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

خوئے نیک بہترین خصلت ہاست در زنان و مردان

نیک عادت مردوں ہو یا عورت میں سب خصلتوں سے بہتر ہے

اَلصِّدْقُ خَيْرُ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَلَهُ يَا

راستی بہترین خصلتہا ست در زنان و مردان اے

اور صدق سب خصلتوں سے بہتر ہے عورتیں ہو یا مردیں اور الہام ہوا

اَحْمَدُ اَلصِّدْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلصَّادُ وَالدَّالُ وَالْقَافُ

احمد صدق را سہ حرف ہست صاد و دال و قاف

کہ اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال و قاف

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّيَانَةِ وَالدَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس صاد سے کنایت ہست از نگاہبانی از گناہ و دال کنایت ہست از

مراد صیانت یعنے نگہبانی اور دال سے مراد دین ہے

الدِّيْنِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

دین و قاف کنایت ہست از قرب اے احمد

اور قاف سے مراد قرب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْكِذْبُ ثَلٰثَةُ حُرُوْفٍ اَلْكَافُ وَالذَّالُ فَالْكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْكَرْبِ

کذب را سہ حرف ہست کاف و ذال و با پس کاف کنایت ہست از کرب

کذب کے تین حرف ہیں کاف ذال بے پس کاف عبارت ہے کرب سے

وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّنْبِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبُعْدِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

و ذال کنایت ہست از گناہ و با کنایت ہست از جدائی اے احمد

اور ذال عبارت ہے ذنب یعنے گناہ سے اور بے عبارت ہے بعد تو سمجھ

اَلتَّوبَةُ ثَلٰثَةُ اَحرُفٍ اَلتَّاءُ وَالوَاوُ وَالبَاءُ فَالتَّاءُ عِبَارَةٌ

توبہ را سہ حرف ہست تا و واو و با ر پس تا ء

توبہ کے تین حرف ہیں تے واو بے پس تے سے مراد ترک ہے

عَنِ التَّركِ وَالوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الوَحدَةِ وَالبَاءُ عِبَارَةٌ

کنایت ہست از ترک و واو عبارت است از وحدت و با ء

اور واو سے مراد وحدت ہے اور بے سے

عَنِ البَذلِ فَالتَّائِبُ وَجَبَ عَلٰى نَفسِهٖ تَركُ الدُّنيَا

کنایت ہست از بذل پس تائب لازم کند بر نفس خود ترک دنیا

بذل پس تائب کو واجب ہے کہ ترک دنیا کرے

وَاختِيَارُ الوَحدَةِ وَبَذلُ المَالِ وَلَهٗ يَا اَحمَدُ الدِّينُ

واختیار تنہائی و خرچ کردن مال اے احمد دین را

وحدت اختیار کرے اور مال کو راہ خدا میں اور نثار کرے اور الہام ہو

ثَلٰثَةُ اَحرُفٍ اَلدَّالُ وَاليَاءُ وَالنُّونُ فَالدَّالُ عِبَارَةٌ

سہ حرف ہست دال و یاء و نون پس دال کنایت ہست

اے احمد دین کے تین حرف ہیں دال یے نون پس دال سے مراد دانستہ

عَنِ الدَّنُوِّ وَالدَّرَجَةِ وَاليَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ اليُسرِ وَ

از قربت و مرتبہ و یا عبارت است از آسانی و

نزدیکی خدا اور درجہ اور یے سے یسر ہے اور

النون عبارة عن النيل فمن اخلص دينه لله فقد

نون کنایت ست از یافتن مرتبه پس کسیکه باخلاص کرد دین خود را برای خدا تحقیق

نون سے نیل ایسے پانا مرتبہ کا پس جس کسی نے اپنے دین کو خالص کیا اللہ

اعطی الدرجة من الثواب وقيل له يا احمد الشكر شكرا

داده شود مرتبه از ثواب اے احمد شکر دو شکرا

کیواسطے اسکو ثواب کے درجے دیے جاتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد شکر دو ہیں

شكر عند وجدان النعمة وشكر عند فقدان النعمة

یکے شکر نزد یافتن نعمت است ودوم شکر نزد گم شدن نعمت

ایک شکر نعمت پانے کے وقت دوسرا نعمت جانے وقت

فالاول شكر العوام والثاني شكر الخواص وقيل له يا احمد

پس شکر اول شکر عام مردم ست ودوم شکر مردان خاص ای احمد

اول شکر عوام کا ہے دوسرا خاص کا اور الہام ہوا کہ اے احمد

المرض مرضان مرض الظاهر ومرض الباطن اما مرض الظاهر فهو مرض الجوارح

بیماری دو بیماری ست بیماری ظاهر وبیماری باطن اما بیماری ظاهر پس آن درد ست

مرض دو ہیں ایک مرض ظاہر دوسرا مرض باطن مرض ظاہر وہ ہے جو جوارح

والاعضاء كالصداع والحمى وسائر الاسقام فمداواها طب

و همه اعضا هستند مثل درد وتپ وهمه اقسام مرض پس علاج او طبیب

اور اعضا میں پیدا ہووے مثل درد سر اور بخار اور تمام امراض کہ اسکا علاج طبیب

وَاَمَّا مَرَضُ الْبَاطِنِ فَهُوَ فِی الْقَلْبِ كَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ

واما مرض الباطن پس آن در دل ہست ہمچو حسد وکینہ

اور مرض باطن وہ ہے جو دل میں پیدا ہوے مثل حسد اور کینہ او

وَحُبِّ الدُّنْيَا وَالْوَسَاوِسِ فَلَا يُعَالِجُهَا اِلَّا الْمَشَائِخُ

و دوست داشتن دنیارا و وسوسہاے شیطانی پس نکند علاج آنہا مگر مشائخ

حب دنیا وسوسوں کے اس کا علاج مشائخ کرام ہے کرتے ہیں

الْكِرَامُ وَقُلْتُ يَا اَحْمَدُ الصَّوْمُ صَوْمَانِ صَوْمُ الْعَوَامِّ

بزرگ اے احمد روزہ دو روزہ ہست روزہ عام مردم

اور الہام کہ اے احمد روزے دو ہیں روزہ عوام اور

وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ فَصَوْمُ الْعَوَامِّ اَلْاِمْسَاكُ عَنِ الْاَكْلِ

و روزہ خاص مردم پس روزہ عام امساک کردن ہست از خوردن

روزہ خاص کا عوام کا روزہ کہانے پینے اور جماع اور اور منہیات سے

وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالنَّوَاهِی وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ هُوَ اِمْسَاكُ

نوشیدن و جماع کردن و باز ماندن از نواہی و روزہ خاص ان ضبط کردن

باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ مکروہات اور ملاہی سے

الْحَوَاسِّ الْخَمْسَةِ مِنَ الْمَكْرُوهَاتِ وَالْمَلَاهِی وَقُلْتُ يَا اَحْمَدُ

حواس پنج ہست از مکروہات و سازہاے سرود ای احمد

حواس خمسہ کو روکنا ہے بری چیزوں اور سرود کا اور الہام ہوا کہ اے احمد

العُلَمَاءُ اَشْرَفُ النَّاسِ وَالفُقَرَاءُ اَشْرَفُ الاَشْرَافِ

عالمان اشرف آدمیان اند وفقیران برتر اشرف اند

علماء اشرف الناس ہیں اور فقراء اشرف الاشرف ہیں

اَلاُمَرَاءُ عَسْكَرُ الزَّمَانِ وَالعُلَمَاءُ جُنْدُ اللَّيْلِ وَالفُقَرَاءُ

امراء لشکر زمانہ اند وعالمان لشکر شب اند وفقیران

امراء لشکر زمانہ کے ہیں اور علماء لشکر رات کے ہیں اور فقیر

مُقَدَّمَةُ الجَيْشِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِنْ كُنْتَ عَالِمًا فَصِيحَ

پیشواے لشکر اند اے احمد اگر ہستی تو عالم خوش کلام

مقدمۃ الجیش ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو عالم فصیح البیان ہے

الكَلَامِ لَا تَفْخَرْ بِهِ وَاِنْ كُنْتَ زَاهِدًا فِي الحَلَالِ

فخر مکن بان واگر ہستی تو زہد کنی در حلال

تو اس پر فخر نہ کر اور اگر تو زاہد ہے درمیان حلال

وَالحَرَامِ لَا تَفْخَرْ بِهِ وَاِنْ كُنْتَ شَاكِرًا بَيْنَ الاَنَامِ

وحرام فخر مکن بان واگر ہستی تو شکر گذارند بیان آدمیان فخر

حرام کے تو اس پر بھی فخر نہ کر اور اگر تو شاکر ہے آدمیوں میں تو اس پر فخر نہ کر

لَكِنْ بِهِ وَلَوْ كُنْتَ فَقِيرًا حَقِيرًا مِسْكِينًا اِفْخَرْ هٰذَا

بان ولیکن اگر باشی فقیر حقیر ومسکین فخر کن این را

ولیکن اگر تو فقیر حقیر مسکین ہے تو اس پر فخر کر

افخر هذا اوله یا احمد

فخر کن این را اے احمد

اور فخر کر الہام ہوا کہ اے احمد

الفقر فخر للفقیر وانما

فقر بزرگی فقیر است و تحقیق

فقیر کے لیے فقر فخر ہے مگر

عار للغنی مال لاجل غناه

عارے کند از فقر مگر آنکس کہ میل کند بہ مردی

عار اور ننگ وہی شخص کو ہے جس کی طرف کل آدمی

ان الغنی یحبه اهل الدنیا

بدرستی کہ تونگر دوست دارد او را اہل دنیا

اور غنی کو اہل دنیا دوست رکھتے ہیں

ان الفقیر یحبه مولاه

بدرستی کہ فقیر دوست دارد او را خداوند او

اور فقیر کو مولا دوست رکھتا ہے

وله یا احمد بقی العلماء فی القرطاس والانفاس وخرج الفقراء

اے احمد باقی مانند عالمان کاغذ و نفسہا و بیرون آمدہ اند فقیران

اے احمد باقی رہتے ہیں عالم قرطاس اور انفاس میں اور نکلتے ہیں فقیر

من الانفاس والقرطاس وله یا احمد الفقیر بین

از نفسہا و کاغذ اے احمد فقیر میان

انفاس اور قرطاس سے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر عالموں میں

العلماء کالبدر بین کواکب السماء وله یا احمد

عالمان ہمچو ماہ تمام میان ستارگان آسمان ای احمد

ایسا ہی جیسے چودہویں رات کا چاند ستاروں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ كَسْبِيٌّ وَعِلْمٌ عَطَائِيٌّ فَالْكَسْبِيُّ لَا يَحْصُلُ

علم دو علم است علم کسبی است و علم عطائی است پس کسبی الشت که حاصل نشود

احمد علم دو ہیں کسبی اور عطائی کسبی بغیر تعلیم اور تکرار اور استظہار کے

إِلَّا بِالتَّعْلِيمِ وَالتَّكْرَارِ وَالْاِسْتِظْهَارِ وَالْعَطَائِيُّ

مگر بخواندن و تکرار کردن و طلب ظاہر کردن و علم عطائی

حاصل نہیں ہوتا اور عطائی حاصل ہوتا ہے

مَوْهِبَةُ الْوَهَّابِ الْعَلَّامِ الْغَفَّارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ

بخشش خدائی کہ بسیار بخشندہ و بسیار دانا و بسیار مغفرت کنندہ اے احمد دانشمند

موہبت وہاب علام غفار سے اور الہام ہوا کہ اسے احمد عالم

صَاحِبُ الْبَحْثِ وَالْمَقَالِ وَالْفَقِيرُ صَاحِبُ الْوَقْتِ

صاحب بحث و گویا ست و فقیر صاحب وقت و حال است

صاحب بحث و مقال ہے اور فقیر صاحب وقت و حال ہے

وَالْحَالِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ ثَلَاثَةُ أَحْرُفٍ الْفَاءُ وَالْقَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد فقیر سہ حرف است فا و قاف و را

اور الہام ہوا کہ اسے احمد فقر کے تین حرف ہیں ف قاف ر سے

فَالْفَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَنَاءِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ

پس فا عبارت است از فنا و قاف کنایت است از نزدیکی

سے مراد فنا ہے اور قاف سے قرب اور

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرُّؤْيَةِ

وقاف کنایت ست از نزدیکی ورا کنایت است از رویت

اور را سے رویت

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مُعْطًى يَرْغَبُ فِيهِ الْأَقْوِيَاءُ وَيَرْغَبُ

ای احمد فقر چیزی عظیم است رغبت میکنند درآن مردان قوی همت

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر بہت بڑی چیز ہے اسکی طرف رغبت قوی لوگ

عَنْهُ الضُّعَفَاءُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مُكَرَّمٌ يُبَاهِي

ازو گریز مردان ضعیف اعتقاد ای احمد فقر گرامی دارد که فخر میکند

اور ضعیف لوگ اس سے منہ موڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ ای احمد فقیر گرامی

بِهِ الْفُقَرَاءُ وَيَسْتَنْكِفُ مِنْهُ الْأَغْنِيَاءُ الْفَقْرُ سِرٌّ

بآن فقیران ور دکرد اند ازو توانگران فقیر فقر سری دارد

بآیا اس سے فقیر رد کرتے ہیں اسکو تونگر اور امیر اور فقر میں بھید

يَتَوَلَّدُ مِنْهُ الصَّلَاحُ وَالْعِفَّةُ وَالزُّهْدُ وَالْوَرَعُ

پیدا شود ازو صلاح اعمال نیک و پاکی وزہد و پرہیزگاری

و مشہور اتفاق ہے کہ اس سے صلاح عفت زہد ورع

وَالتَّقْوَى وَالطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ وَالْجُوعُ وَالْفَاقَةُ

تقوی و عبادت و پرستش و گرسنگی و فاقه

تقوی طاعت عبادت جوع فاقه

وَالْمَسْكَنَةُ وَالْقَنَاعَةُ وَالْمُرُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ وَالدِّيَانَةُ

سکنت و صبر و مروت و جوانمردی و دیانت

سکنت قناعت مروت فتوت دیانت

وَالصِّيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ وَالسَّهَرُ وَالتَّهَجُّدُ وَالْخُضُوعُ

و نگاہبانی و امانت و شب خیزی و بیدار شدن آخر وقت و عاجزی

صیانت امانت سہر تہجد خضوع

وَالْخُشُوعُ وَالتَّوَاضُعُ وَالتَّحَمُّلُ وَالْكَظْمُ وَالْعَفْوُ وَ

و خوف انکساری و ادب و بجا داشتن و کظم و عفو و

خشوع تواضع تحمل کظم عفو

الْإِغْمَاضُ وَالْإِشْفَاقُ وَالْإِنْفَاقُ وَالْإِيثَارُ وَالْإِطْعَامُ

چشم فرو بردن و شفقت کردن و دادن چیز سے کسی دادن و طعام خورانیدن

اغماض اشفاق انفاق ایثار اطعام

وَالْإِخْلَاصُ وَالْإِنْقِطَاعُ وَالْإِنْفِصَالُ وَالصِّدْقُ

و اخلاص کردن و گسستن و سستی و جدائی کردن و راستی

اخلاص انقطاع انفصال صدق

وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالصَّفَاءُ وَالرِّضَاءُ وَ

و صبر و شکر و بردباری و صفا و رضامندی و

صبر شکر حلم صفا رضا

الحیاءُ والبذلُ والجودُ والسخاوةُ والخشیةُ والخوفُ

وشرم وبخشش جود وسخاوت وترسس وخوف

حیا بذل جود سخاوت خشیة خوف

والرجاءُ والمداومةُ والمعاملةُ والتوحیدُ والتهذیبُ

وامید ومداومت بنیکی ومعامله نیک کردن وخدا یکی گفتن وداشتن پاک

رجا مداومت معاملت توحید تهذیب

والتحریکُ والریاضةُ والمجاهدةُ والمحاسبةُ والمراقبةُ

وحرکت وپرهیزکاری وکوشش کردن وحساب حال خوب کردن

تحریک ریاضت مجاهده محاسبة مراقبت

والتفریدُ والوقارُ والمواساةُ والعنایةُ والرعایةُ

وتنها بودن وباحرمت بودن ویکسان داشتن وباعنایت ورعایت

تفرید وقار مواساة عنایت رعایت

والحقارةُ والشفاعةُ واللطفُ والکرمُ والفکرُ

وفروتنی وشفاعت ولطف وکرم وفکر

حقارت شفاعت لطف کرم فکر

والسکرُ والذکرُ والحرمةُ والادبُ والاعتصامُ

وبیخودی ویادحق وگرامی وادب وپاکی

سکر ذکر حرمت ادب عصمت

وَالْاِحْتِرَامُ وَالطَّلَبُ وَالرَّغْبَةُ وَالْعِبْرَةُ وَالْبَصِيْرَةُ

وبزرگی وطلب ومیل وترس و بینائی

احترام طلب رغبت عبرت بصیرۃ

وَالْيَقْظَةُ وَالْحِكْمَةُ وَالْهِمَّةُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْخِدْمَةُ

وبیداری و حکمت و ہمت و دانائی و خدمت

بیداری حکمت ہمت معرفت خدمت

وَالتَّسْلِيْمُ وَالتَّفْوِيْضُ وَالتَّوَكُّلُ وَالتَّبَتُّلُ

و فروتنی و تفویض و توکل کردن وقطع کردن

تسلیم تفویض توکل تبتل

الثِّقَةُ وَالْغِنَاءُ وَالْاِسْتِقَامَةُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

ثقاہت وتونگری وندامت کردن بعمل نیک و نیک خوئی

ثقاہت غنا استقامت حسن خلق یہ سب اوصاف ...

وَكُلُّ فَقِيْرٍ وُجِدَتْ فِيْهِ هٰذِهِ الصِّفَاتُ يُسَمّٰى

وہر فقیری کہ یافتہ شود درو این صفت ہا کہ مذکور شدن

ہیں اجس جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جائیں اسکا نام

فَقِيْرًا كَامِلًا وَاِذَا فُقِدَتْ لَمْ يُسَمَّ وَلِيًّا يَا اَحْمَدُ

او فقیر کامل ست و اگر نباشد چنان نگو او را ای احمد

فقیر کامل ہے اور جسمیں نہ پائی جائیں اسکا نام فقیر نہیں۔ او الہام

مَنْ اَحَبَّ الْمَشَائِخَ كَانَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ

کسی کہ دوست دارد مشائخ را باشد با ایشان مقام اعلی روز قیامت و ہر کہ

کہ ای احمد جو شخص مشائخ کو دوست رکہتا ہے وہ انکے ساتھہ قیامت مین ہوگا

اَبْغَضَهُمْ صَاحِبَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

عداوت کند با ایشان قریب باشد بحسرت و ندامت ای احمد

اور جو کوئی انسے عداوت رکہتا ہے وہ قیامت کے دن صاحب حسرت و ندامت ہوگا

مُحَبَّةُ الْفُقَرَاءِ مِنَ الْمُنْجِيَاتِ وَعَدَاوَتُهُمْ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ

دوستی فقیران از اعمال نجات دہندہ است و عداوت با ایشان از ہلاک کنندہ

الہام ہوا کہ ای احمد محبت فقیرون کی نجات دلانیوالی ہے اور دشمنی انکی ہلاک کرنیوالی

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ اُمَرَاءُ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ

ای احمد فقیران بادشاہان ملوکان و شاہانند

اور الہام ہوا کہ ای احمد فقیر بادشاہون اور سلاطین کے بادشاہ ہین

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ اَرْبَابُ الْقُلُوْبِ الْفُقَرَاءُ تَارِكُو

ای احمد فقیران صاحب دل اند فقیران گذاشتہ اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر صاحب دل ہین اور فقیر راحتون کو

الرَّاحَاتِ وَقَابِلُو الْبَلِيَّاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ

راحتہا را و قبول کردند بلاہا را ای احمد فقیران

چھوڑنیوالے ہین اور بلاؤن کو قبول کرنیوالے اور الہام ہوا کہ ای احمد فقیر

لَا يَخَافُونَ الْمَلَائِكَةَ وَيَنْظُرُونَ أَثْقَلَ الْغَرَامَةِ

نمے ترسند از فرشتگان و مے بینند گران غرمت را

فرشتوں سے خوف نہیں کرتے اور نظر کرتے ہیں بھاری سے بھاری غرامت

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ جَالِسِ الْمَسَاكِينَ وَالْفُقَرَاءَ وَدَعِ الْأَغْنِيَاءَ

اے احمد بنشین با مساکین و فقیران و ترک کن امیران

اور الہام ہوا کہ اے احمد غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ اور امیروں کو

وَالرُّؤَسَاءَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَعَمْرِي أَنَّ الْفُقَرَاءَ قَطَعُوا

و رئیسان را اے احمد سوگند عمر من بدرستی کہ فقیران پیشگی کردہ

اور رئیسوں کو چھوڑ اور الہام ہوا کہ اے احمد قسم ہے مجکو اپنی عمر کی کہ فقیروں نے قطع کیا

الْمَرَاحِلَ وَبَلَغُوا الْمَنَازِلَ وَوَجَدُوا مَا طَلَبُوا فَسَكَتُوا

از قافلہ و رسیدند بمنزلہا و یافتند آنرا کہ طلب کردند پس خاموش

مراحل کو اور پہنچے منازل کو اور پایا جسکو طلب کرتے تھے پس خاموش

فِي مَقْعَدِ الْأُنْسِ بِاللّٰهِ لَعَمْرِي أَنَّ الْفُقَرَاءَ أَحِبَّاءُ

شدند در مقامے کہ محبت دارند بخدا تعالی سوگند بعمر من تحقیق فقیران دوستان

ہوئے مقام انس و محبت خدا میں قسم ہے مجکو اپنے عمر کی کہ فقیر لوگ دوست

اللّٰهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْوَلِيُّ مَوْصُوفٌ بِأَوْصَافِ

خدا اند اے احمد ولی موصوف شدہ بصفتہا ند

ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد ولی موصوف ہیں اوصاف ہی سے

النَّبِيِّ لِأَنَّ لِلْوَلِيِّ كَرَامَةٌ وَلِلنَّبِيِّ مُعْجِزَةٌ فَالْوَلِيُّ

نبی برائے آنکہ ہر ولے را کرامت ہست و ہر نبی را معجزہ است پس ولی را پیدا باشد

کیونکہ ولی کے واسطے کرامت اور نبی کے واسطے معجزہ ہے پس ولی

يُخْفِي الْكَرَامَةَ وَالنَّبِيُّ يُظْهِرُ الْمُعْجِزَاتِ لِأَنَّ

پنہان دارد کرامت را و نبی ظاہر مے کند معجزہ را برائے آنکہ ولی

پوشیدہ کرتا ہے کرامت کو اور نبی ظاہر کرتا ہے معجزہ کو کیونکہ ولی کو دعوی کا

مَا أُمِرَ مِنَ الدَّعْوَى وَالنَّبِيُّ أُمِرَ بِهَا وَلَهُ

حکم کردہ شدہ است از دعوی و نبی را حکم کردہ شد بان اسے

امر نہیں کیا گیا اور نبی کو دعوی کا حکم کیا گیا ہے اور الہام ہوا کہ

يَا أَحْمَدُ مَنِ اخْتَارَ الشُّهْرَةَ يَأْلَمُ وَمَنِ اخْتَارَ

احمد کسے کہ اختیار کند شہرت را رنج بیند و کسے کہ اختیار کند

اے احمد جو شہرت کو اختیار کرتا ہے الم پاتا ہے اور جو گمنامی کو اختیار کرتا ہے

الْخُمُولَةَ يَسْلَمُ صَاحِبُ الشُّهْرَةِ مَهْمُومٌ

گم نامی سلامت باشد خداوند شہرت اندوہگین باشد

سلامت رہتا ہے صاحب شہرت مہموم ہے

وَصَاحِبُ الْخُمُولَةِ مَعْصُومٌ مَنْ كَانَ أَشْهَرَ

و صاحب گم نام پاک است کسے کہ باشد مشہور تر

اور صاحب گمنامی معصوم جو مشہور زیادہ ہوتا ہے

النَّاسِ كَانَ أَكْبَرَ نِقْمَةً وَمَنْ كَانَ أَخْمَلَ

آدمیان باشد بیشتر برنج وکسے کہ باشد گم نام تر

اور وہ اکثر رنج مین ہوتا ہے اور جو گمنام

النَّاسِ كَانَ أَكْثَرَ رَاحَةً وَقِيلَ لَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ

مردمان بیشتر براحت اے احمد فقیران

زیادہ ہوتا ہے واکثر راحت مین ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

عِنْدَ أَصْحَابِ النُّفُوسِ صَغِيرٌ وَعِنْدَ أَرْبَابِ

نزدیک یاران نفسہا حقیر اند و نزد خداوندان

اہل نفس کے نزدیک حقیر ہین اور اہل دل کے

الْقُلُوبِ كَبِيرٌ وَقِيلَ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ

دلہا بزرگ اند اے احمد فقر

نزدیک بزرگ ہین اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر

فَقْرَانِ فَقْرٌ ضَرُورِيٌّ وَفَقْرٌ اخْتِيَارِيٌّ

دو فقر اند فقر ضروری است و فقر اختیاری است

دو ہین فقر ضروری اور فقر اختیاری

فَالضَّرُورِيُّ إِذَا أَتَى بِهِ إِنْسَانٌ لَا يَصْبِرُ

پس ضروری آنکہ چون بیاید بدان آدمی فقر صبر نکند

پس فقر ضروری جب انسان پر آتا ہے تو اوسکی شدت پر صبر نہین کر سکتا

عَلٰی شِدَّتِہٖ وَیَکْشِفُ عَنْ عُسْرَتِہٖ وَلَہٗ

بر سختی او وا شکارا کند فقر را از شدت او او را است

اور اوسکی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے

یَا اَحْمَدُ اَلْفَقْرُ فَقْرَانِ فَقْرٌ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی

احمد فقر دو فقر اند فقر سیاہی روئے در ہر دو جہان

احمد فقر دو ہیں ایک فقر سواد الوجہ

الدَّارَیْنِ وَفَقْرٌ بَیَاضُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ

و فقر روشنائی روی در ہر دو جہان است

فی الدارین دوسرا بیاض الوجہ فی الدارین

اَمَّا الَّذِیْ ھُوَ سَوَادُ الْوَجْہِ فَھُوَ فَقْرٌ

اما آنکہ او سیاہے رو است پس آن فقر یست

پس وہ فقر جو دونو جہانوں کی روسیاہی ہے وہ فقر وہ ہے

یَاْتِیْ بِالْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ

کہ مے آرد کفر و عصیان اما آنکہ او

کہ کفر و طغیان کی طرف لاتا ہے اور وہ فقر جسمیں سرفرازی

بَیَاضُ الْوَجْہِ فَقَدْ یَجْعَلُ رِضَاءَ الرَّحْمٰنِ

روشنائی رو ست پس تحقیق مے کند رضا مندی خدا ئے

دونوں جہان کی ہے وہ رضائے رحمٰن کی طرف کھینچتا ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفَقِیْرَ فَهُوَ لَئِیْمٌ

اے احمد ہر کہ حقارت کند بفقیر پس او خوار ست

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ لئیم ہے

وَمَنْ عَظَّمَ الْفَقِیْرَ فَهُوَ کَرِیْمٌ تَعْظِیْمُ الْفُقَرَآءِ

و ہر کہ گرامی دارد فقیر را پس او بزرگ ہست تعظیم کردن فقیران را

اور جو فقیر کو عظیم سمجھے وہ کریم ہے تعظیم فقرا کی عادت

مِنْ شِیَمِ الْکِرَامِ وَتَحْقِیْرُهُمْ مِنْ عَادَاتِ

از اخلاق ہائے بزرگانست و حقارت ایشان از عادت ہا

بزرگوں کی ہے اور تحقیر انکی کمینوں کی خصلت ہے

اللِّئَامِ اِنَّ الْفَقِیْرَ مُؤَدَّبٌ وَمُهَذَّبٌ وَ

کمینہ بدرستی کہ فقیر آدب کردہ شدہ ست و آراستہ شدہ

فقیر صاحب ادب اور تہذیب

مُبَجَّلٌ وَمُعَظَّمٌ وَمُکَرَّمٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

بشرف دادہ شدہ و گرامی کردہ شدہ اے احمد ہر کہ

اور شرف اور تعظیم اور تکریم ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَآءَ حُقِّرَ فِی الْوَرٰی وَمَنْ

حقارت کنند فقیران را حقارت کردہ شود در خلق

جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ خلقت کی نظر میں خود حقیر ہو جاتا ہے اور

عَظَّمَ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ يُعَظَّمُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

فقیران را پس او گرامی کرده شود ای احمد

جو فقیر کو بزرگ سمجھے اوسکی تعظیم ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْفَقِيْرُ اِذَا اُوْذِيَ غَفَرَ وَاِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ

فقیر وقتیکه رنجانیده شود آمرزیده گردد و وقتیکه مبتلا کرده شود صبر داده شود

فقیر جب ایذا دیا جاتا ہے تو بخشا جاتا ہے اور جب مبتلا کیا جاتا ہے

اَخْلَاقُهُ سَنِيَّةٌ وَاَعْمَالُهُ مَرْضِيَّةٌ فَقَوْلُهُ

خلق او روشن باشد و عملها او مقبول باشد پس سخن او

تو صبر دیا جاتا ہے فقیر کے اخلاق روشن ہوتے ہین اور اعمال مقبول ہوتے ہین قول

صِدْقٌ وَفِعْلُهُ رِفْقٌ اَكْلُهُ قَلِيْلٌ وَجِسْمُهُ

درست و کار او خوش و خوردن او اندک و تن او

اسکا سچا ہوتا ہے اور فعل اچھا ہوتا ہے اور کہانا فقیر کا قلیل اور تہوڑا ہے اور جسم

هَزِيْلٌ لِبَاسُهُ التَّقْوٰى وَمَقْصُوْدُهُ الْمَوْلٰى

لاغر لباس او تقوی و مقصود او خداست

دبلا پتلا ہوتا ہے لباس اسکا تقوی ہے اور مقصود مولی ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ

ای احمد یاد کردن شیخ در حکایت همچو نمک

اور الہام ہوا کہ احمد شیخ کا ذکر کرنا کلام مین ایسا ہے جیسا نمک

فِی الطَّعَامِ اَوْ کَالنُّوْرِ فِی الظَّلَامِ اَوْ کَرُوْحٍ

در طعام یا ہمچون نور ست وتاریکی یا ہمچون جان است

طعام ہیں یا جیسے نور ظلام ہیں یا جیسے روح

فِی الْاَجْسَامِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلشَّیْخُ اَمِیْرٌ وَالْمُرِیْدُ

در تنہا اے احمد شیخ امر کنندہ است

اجسام ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد شیخ امیر ہے اور مرید

مَامُوْرٌ اَلْمُرِیْدُ مَنْ لَا یُرِیْدُ اِلَّا مَا یُرِیْدُ

و مرید امر کردہ شدہ مرید آن است کہ ارادہ نکند مگر آنچہ ارادہ دارد

مامور ہے مرید وہ ہے جسکا ارادہ شیخ کے ارادہ کے تابع ہو

شَیْخُہٗ اَیُّهَا الْمُرِیْدُ اِحْفَظْ مَا لَقَّنَکَ الشَّیْخُ

شیخ او اے مرید یاد دار چیزیرا کہ آموختہ است ترا شیخ

اے مرید جس چیز کو شیخ تلقین کرے اوسکو نگاہ رکھ اور

فَاعْمَلْ بِہٖ مَا دُمْتَ حَیًّا اَیُّهَا الْمُرِیْدُ لَوْ خَالَفَ

پس عمل بآن تا وقتیکہ تو زندہ است اے مرید اگر خلاف

اوسپر ہمیشہ جبتک زندگی ہے عمل کر اے مرید اگر تو شیخ کی مخالفت

الشَّیْخَ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا لَا تَکُوْنُ بِحُسْنِ الْاِرَادَۃِ

فرمودہ شیخ کنی از روی قول یا فعل نباشی تو بہ نیک ارادہ

کرے گا قولاً و فعلاً تو حسن ارادہ سے دور ہے

اَهْلاً وَ زَيِّنْ ظَاهِرَكَ بِالْمُحَاسَنَةِ وَعَالِجْ بِالْمُرَاقَبَةِ

سزاوار و آراسته کن ظاهر خود بخوبی و علاج کن بمراقبه

اسے مرید آراستہ کر ظاہر کو نیکیون سے اور علاج کر دیو نکا مراقبہ سے

شَعْرُ رَأْسِ الْمُرِيْدِ حِجَابٌ فَحَلْقُهُ فِي الْإِرَادَةِ

موئے سر مرید پردہ ہست پس تراشیدن آن در ارادت

سر کے بال مرید کے لیئے حجاب ہین انکا منڈانا ارادت کی روسے

صَوَابٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اُكْتُمِ السِّرَّ فِي قَلْبِكَ

نیک ہست اے احمد بپوش سر در دل خود

صواب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کو دلمین

كَالْأَبْرَارِ وَلَيْسَ قَلْبُكَ مَخْزَنُ الْأَسْرَارِ وَلَهُ

مثل پاکان و نیست دل تو جائے خزانہ اسرار اے

مثل ابرار کے چہپا ورنہ قلب تیرا مخزن اسرار نہین ہے اے

يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَذْكَارِ

احمد مے شاید مر مرید را آنکہ مشغول شود بذکرہا

احمد مرید کو لائق ہے کہ اذکار مین مشغول ہووے اور راتدن

وَأَنْ لَا يَتْرُكَ أَوْرَادَ اللَّيَالِيْ وَالنَّهَارِ يَنْبَغِيْ

و آن کہ ترک نکند وردہائے شبہا و روزہا را سزاوار

کے جو وظیفہ ہین انکو نچہوڑے اور مرید کو چاہیے کہ انکہو نکو بندے اور کانونکو

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَعْمٰى عَيْنَهٗ وَيَصُمَّ اُذُنَهٗ وَيَقْطَعَ لِسَانَهٗ

مر مرید را آنکه بپوشد چشم خود را وکر کند گوش خود را و ببرد زبان خود را

گنگ کرے اور زبان کو قطع کرے

وَيَعْرُجَ رِجْلَهٗ يَنْظُرَ بِلَا عَيْنٍ وَيَسْمَعَ بِلَا اُذُنٍ

ولنگ کند پائے خود را و ببیند بے چشم و بشنود بغیر گوش

اور پیروں کو لنگڑا کرے اور بغیر آنکھ کے دیکھے اور بغیر کان کے

وَيَنْطِقَ بِلَا لِسَانٍ وَيَاْخُذَ بِلَا يَدٍ وَيَمْشِيَ بِلَا رِجْلٍ

و سخن کند بغیر زبان و بگیرد بغیر دست و روان شود بغیر پائے

سنے اور بغیر زبان کے بولے اور بغیر ہاتھ کے پکڑے اور بغیر پیر کے چلے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَنْسَلِخَ مِنَ

اے احمد سزاوار نیست مر ہر یار را آنکہ برآرد خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو چاہیے

النَّفْسِ لِيَصِيْرَ خَيْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

از نفس تا بشود بہترین جن و انس اے احمد

کہ نفس سے جدا ہو تاکہ مرتبہ اسکا جن و انس سے بڑا ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنِ افْتَرٰى عَلَى الشَّيْخِ اَوْ عَلَى الْخَلِيْفَةِ كَذِبًا فَهُوَ

ہر کہ تہمت کند بر شیخ یا بر خلیفہ از روئے دروغ پس

جو شیخ یا خلیفہ پر افترا باندھے پس

خَاسِرٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ

هر که وای احمد خراب است در دنیا و آخرت

او خرابست در دنیا و آخرت ای احمد هر که

اور الہام ہوا ای احمد جسنے تہمت دہرے دنیا اور آخرت میں ٹوٹے میں ہے

اٰذَی الشَّیْخَ اَوِ الْخَلِیْفَةَ فَکَاَنَّمَا اٰذَی اللّٰهَ وَ

آزار دہد شیخ را یا خلیفہ را پس گویا که آزار داد خدا را و

شیخ یا خلیفہ کو ستایا گویا اللہ اور رسول کو ستایا۔

رَسُوْلَهٗ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ

رسول ورا اے احمد وقتی که در آئے تو خانہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جب تو کسی مشایخ کے مکان پر

اَحَدٍ مِنَ الْمَشَائِخِ فَلَا يَلْتَفِتْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا

یک از مشائخان پس التفات مکن جانب راست و جانب چپ

جاوے تو دائیں بائیں نہ دیکھنا چاہیئے

وَطَاطِئْ رَاْسَكَ مُغْمِضًا عَيْنَيْكَ وَاِذَا جَلَسْتَ

و سر نگون کن پوشیدہ چشم خود و چون نشینی پیش او

اوسکی خدمت میں سر جہکا کر آنکھیں بند کرکے بیٹھنا چاہیئے

بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَحْضِرْ ذِهْنَكَ وَضَعْ اُذُنَيْكَ

پس حاضر دار ذہن خود را و بنه هر دو گوش

اور اگر اوسکے سامنے بیٹھے تو ذہن کو حاضر کرنا چاہیئے اور

إِلَىٰ كَلَامِ النَّاصِحِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَشَيْتَ

خودرا بطرف نصیحت کو اے احمد وقتیکہ روان شوی

جو وہ فرمادیں انکے کلام ناصح سُنا چاہئی اور الہام ہوا کہ اے احمد جب چلو

مَعَ الشَّيْخِ فِي الطَّرِيقِ فَامْشِ خَلْفَهُ وَلَا

باشیخ در راہ پس روان شو پس او

شیخ کے ساتھ راستہ تو اُسکے پیچھے پیچھے چلنا

تَمْشِ أَمَامَهُ وَيَمِينَهُ وَشِمَالَهُ مُرَاعَاةً لِلْأَدَبِ

ومرو پیش او وجانب راست او وجانب چپ او برعایت ادب

آگے اور داہنے بائیں نچلنا کیونکہ خلاف ادب ہے

مَنِ الْتَفَتَ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ يَمِينًا وَشِمَالًا

ہرکہ بیند بحضور شیخ راستا وچپاو

اور جو شخص شیخ کے روبرو داہنے بائیں

وَلَمْ يُحْضِرْ ذِهْنَهُ فَقَدْ نُسِبَ إِلَىٰ سُوءِ الْأَدَبِ

حاضر نداشت ذہن خودرا پس تحقیق نسبت کرد بسوے بد ادب

دیکھے اور اپنے ذہن کو حاضر نکرے وہ بے ادب

وَفَاتَتْ مِنْهُ الْفَوَائِدُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الرِّدَّةُ

وبرود از و نتیجہاے نیک اے احمد مردودے

شمار کیا جاتا ہے اور وہ فوائد کو فوت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد مردود

رِدَّتَانِ رِدَّةٌ فِي الشَّرِيعَةِ وَرِدَّةٌ فِي الطَّرِيقَةِ

دو مردودے است مردودے در شریعت و مردودے در طریقت

دو طرح کے ہیں مردود شریعت اور مردود طریقت

أَمَّا الرِّدَّةُ الْأُولَى فَهُوَ إِذَا خَرَجَ مُسْلِمٌ مِنَ

اما مردودے اول پس آن وقتیکه بیرون آید مسلمان از

مردود شریعت اوسکو کہتے ہیں کہ مسلمان ہوکر دائرہ اسلام سے نکل

الْإِسْلَامِ صَارَ مُرْتَدًّا فِي الشَّرِيعَةِ فَالرِّدَّةُ

مسلمانی شود مردود در شریعت و مردودے

جائے اور مرتد ہوجائے

فِي الطَّرِيقَةِ إِذَا خَرَجَ الْمُرِيدُ مِمَّنْ أَمْرِ الشَّيْخِ

در طریقت انست وقتیکه برآید مرید از فرموده شیخ

اور مردود طریقت اوسکو کہتے ہیں کہ مرید ہوکر شیخ کا

فَهُوَ صَارَ مُرْتَدًّا فِي الطَّرِيقَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پس او شود مردود طریقت اے احمد

حکم نہ مانے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْغُسْلُ غُسْلَانِ غُسْلُ الشَّرِيعَةِ وَغُسْلُ

غسل دو غسل اند غسل شریعت ہست و غسل

غسل دو ہیں غسل شریعت اور غسل طریقت غسل شریعت یہ ہے کہ

الطَّرِيقَةِ فَغُسْلُ الشَّرِيعَةِ اَنْ يُصَبَّ المَاءُ

طریقت است پس غسل شریعت آنکہ بریزد آب

سر پر اور تمام جسم پر پانی ڈالا جائے

عَلَى الرَّاسِ وَسَائِرِ الْاَبْدَانِ وَغُسْلُ الطَّرِيقَةِ

بر سر و تمام بدنہا و غسل طریقت

اور غسل طریقت

بِاِرْضَاءِ الشَّيْخِ بَعْدَ الْعِصْيَانِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

برضامندی شیخ است بعد از گناہان اے احمد

یہ کہ بعد گناہ کرنے کے شیخ کو راضی اور خوشنود کیا جائے اور الہام ہوا کہ ای احمد

الْوُضُوْءُ وُضُوْآنِ وُضُوْءُ الشَّرِيعَةِ وَوُضُوْءُ

وضو دو وضو اند وضو شریعت است و وضو

وضو دو ہیں وضو شریعت اور وضو طریقت وضو شریعت کا

الطَّرِيقَةِ وَضُوْءُ الشَّرِيعَةِ فَغُسْلُ الْوَجْهِ

طریقت وضو شریعت پس غسل روئے

شریعت کا اسطرح ہوتا ہے کہ منہ ہاتھ پاؤں دہوئے جا دیں

الْيَدَيْنِ وَمَسْحُ الرَّاسِ وَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ

دو دست و مسح سر و شستن دو پائے

و مسح کیا جائے کنوئیں اور تالاب کے پانی سے

ماءِ الأدوِيَةِ وَالآبارِ وَوُضُوءُ الطَّرِيقَةِ

آبیہا آب وچاہہا و وضو طریقت

اور وضو طریقت کا یہ ہے

هُوَ الغُسلُ وَالمَسحُ بِماءِ الحُضُورِ وَ

آں شستن و مسح کردن بآب حضور و

کہ خدا کی بندگی ہیں حضور اور

الرَّغبَةِ فِي طَاعَةِ العَزِيزِ الغَفَّارِ وَلَهُ يَا أَحمَدُ

رغبت در عبادت خدا کہ قوی و بسیار بخشندہ است اے احمد

رغبت کے پانی سے دل کو غسل دیا جائے اور مسح کیا جائے الہام ہوا کہ اے احمد

المَعصِيَةُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهَا إِلَّا التَّوبَةُ وَلَهُ

گناہ کردن دردیست کہ درمان ندارد مگر توبہ علاج اوست اے

گناہ ایسا مرض ہے جسکی کوئی دوا نہیں سوائے توبہ کے

يَا أَحمَدُ التَّجرِيدُ تَجرِيدَانِ تَجرِيدٌ

احمد تنہائی دو تنہائی است تنہائی

اے احمد تجرید دو ہیں ایک تجرید صوری دوسری تجرید معنوی

صُورِيٌّ وَتَجرِيدٌ مَعنَوِيٌّ وَالصُّورِيُّ

ظاہری و تنہائی باطنی و ظاہری

ایک تجرید صوری دوسری معنوی تجرید ظاہری

هُوَ اَنْ تُجَرِّدَ الْجَسَدَ عَنِ الْكِسْوَةِ وَاللِّبَاسِ

آنست کہ مجرد کنند تن را از کسوت و پوشیدن فاخر

ظاہری تجرید یہ ہے کہ جسم کو کسوت اور لباس سے

هٰذَا تَجْرِيْدُ الْمُبْتَدِيْنَ وَالْمَعْنَوِىُّ اَنْ تُجَرِّدَ

این تجرید مبتدیان ست و تجرید باطنی آنکہ

مجرد کیا جاوے یہ تجرید مبتدیوں کی ہے اور تجرید باطنی یہ ہے کہ

النَّفْسَ عَنْ صِفَاتِهَا الذَّمِيْمَةِ وَعَادَاتِهَا

باز دارد وجود را از صفتہاء ناشایستہ و عادتہاے

نفس صفات ذمیمہ سے اور عادات

الْقَبِيْحَةِ فَهٰذَا تَجْرِيْدُ الْمُنْتَهِيْنَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

بد پس اینست مجرد شدن کاملان اے احمد

قبیحہ سے مجرد کیا جائے یہ تجرید منتہیوں کی ہے اے احمد

اَلتَّجْرِيْدُ عِنْدِىْ اَنْ تُجَرِّدَ السَّالِكُ نَفْسَهٗ

تنہائی نزد من این ست کہ مجرد کند وے نفس خود را

میرے نزدیک تجرید یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو

عَنْ لِبَاسِ الشَّهَوَاتِ وَالْمَأْلُوْفَاتِ

از پوشاک شہواتہا والفت گرفتہ شدہ

شہوات اور مالوفات سے

ويوجعها باشد الرياضات والمجاهدات

وتکلیف دهد ورا بسخت پرهیزها و مشقتها

مجرد کرے اور سخت سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کی گرسنگی

وله يا احمد التفريد ان يفرد القلب عن

اے احمد تفرید اینست کہ مجرد کند دل را از

ہو کا رہے اے احمد تفرید یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو

جميع المخلوقات والمكونات ويدعوه

جمیع آفریدہ شدگان و پیدا شدگان و بخواند دل را

تمام مخلوقات اور مکونات سے جدا کرے

الى خالق الارض والسموات وله يا احمد

بسوئے پیدا کنندہ زمین و آسمان اے احمد

اور خالق ارض وسموات کی طرف لگا کر اے احمد

فوائد العزلة سبعة الاولى نجاة

فائدہ ہا گوشہ نشینی ہفت است نخستین خلاصی

عزلت کے سات فائدہ ہیں اول مخلوق کا تجھ سے نجات

الخلق منك والثانية غض العين عن نظر

خلق از تو و دویم پوشش چشم از دیدن

دوسرے حرام پر نظر نہ پڑنا

الْحَرَامِ وَالثَّالِثَةُ صِيَانَةُ الْأُذُنِ عَنْ سَمَاعِ

حرام و سیوم نگاہداشتن گوش از شنیدن

تیسرے جھوٹی باتیں کانوں میں نہ پڑنا

الْبَاطِلِ وَالرَّابِعَةُ مَنْعُ اللِّسَانِ عَنِ الْغِيبَةِ

دروغ و چہارم منع کردن زبان را از غیبت

چوتھے غیبت سے زبان کا روکنا

وَاللَّغْوِ وَالْخَامِسَةُ الْاِسْتِغْنَاءُ عَنْ جَمِيعِ

و بیہودہ گوئی و پنجم توانگری از مشی

پانچویں چلنے پھرنے سے بے پرواہ ہونا

الْقَدَمِ وَالسَّادِسَةُ دَوَامُ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ

قدم و ششم ہمیشہ طاعت و عبادت کر

چھٹے عبادت و طاعت ہمیشہ کرنا

وَالسَّابِعَةُ الْأُنْسُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و ہفتم محبت بخدا ے تعالیٰ اے احمد

ساتویں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہونا۔ اے احمد

السِّيَاحَةُ سِيَاحَتَانِ سِيَاحَةُ الظَّاهِرِ

مسافرت دو نوع ست مسافری ظاہر

سیاحتیں دو ہیں۔ ایک سیاحت ظاہری

هِيَ أَنْ يَسِيحَ السَّالِكُ فِي الْمَفَاوِزِ

آنکہ مسافری کند سالک در دشتہا

دوسری باطن کی سیاحت ظاہر کی یہ ہے کہ سفر کرے سالک قصبوں

وَالْبِلَادِ وَيَقْطَعَ الْمَرَاحِلَ

و شہرہا و بگذارد قافلہا

اور شہروں کا اور قطع کرے مراحل

وَالْمَنَازِلَ وَسِيَاحَةُ ....

و منازلہا و مسافرت

اور منزلوں کو

الْبَاطِنِ أَنْ يَسِيحَ فِي الْقَلْبِ وَيَقْطَعَ مَا

پوشیدہ آنکہ مسافرت کند در دل و ببرد آنچہ

اور باطن کی سیاحت یہ ہے کہ سفر کرے سالک قلب میں اور قطع

نَبَتَ فِيهَا مِنْ أَشْجَارِ الْوَسَاوِسِ وَالْهَوَاجِسِ

رویدہ ہست در آن از درختان وسواس و ہوا و بدی

اشجار ہوا حس اور وسواس کو جو دل میں اوگے ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصُّوفُ ثَلٰثَةُ أَحْرُفٍ الصَّادُ

اے احمد صوف سہ حرف ہست صاد

اے احمد صوف کے تین حرف ہیں صاد

وَالْوَاوُ وَالْفَاءُ فَمِنَ الصَّادِ يَتَوَلَّدُ الصَّفَاءُ وَ

و واو و ف پس از صاد پیدا شود صفای دل

واو ف سے صاد سے صفا پیدا ہوتی ہے

مِنَ الْوَاوِ يَتَوَلَّدُ الْوَفَاءُ وَمِنَ الْفَاءِ يَتَوَلَّدُ

و از واو پیدا شود وفا و از ف پیدا شود

واو سے وفا ف سے فنا

الْفَنَاءُ كُلُّ فَقِيرٍ فِيهِ هٰذِهِ الصِّفَاتُ فَمُتَمَتِّعٌ

فنا هر فقیر یکه درو این صفات باشد پس او

اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں تو وہ

بِالْفَقْرِ وَمَنْ لَبِسَ الصُّوفَ لِلشَّهْوَةِ وَالزِّينَةِ

بہرہ یابد بفقر و کسی که پوشید صوف را برائے شہوت و زینت

فقیری کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اور جو فقیر صوف کو شہرت اور زینت

فَلْيَبْكِ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَرَادَ قَهْرَ النَّفْسِ فَعَلَيْهِ

پس باید که گریه بر نفس خود و کسی که خواهد قهر نفس پس باید برو

کے واسطے پہنتا ہے اوسے اپنے نفس پر رونا چاہئے اور جو چاہے کہ نفس پر

أَنْ يَلْبَسَ الشَّعْرَ لِأَنَّ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ

آنکه بپوشد پشمینه برائے آنکه تحقیق عیسی بر وے سلام باد بود که

غالب آسکے اوسکو پشمینه پہننا چاہئے۔ کیونکہ عیسی علیہ السلام نفس کے

یلبس الشعر لقهر النفس الوبر لباس الحکماء

که می پوشید پشمینه برائے قهر نفس پشم پوشاک حکیمانست

دبانے کے پشمینه پہنتے تھے وبر پوشاک حکیموں کی ہے

فمن لبس الوبر ینبغی له ان یکون حکیما

پس کسیکه پوشد پشم را سزاوار است مر او را آنکه باشد او حکیم

پس جو وبر کو پہنے اوسکو چاہیے که حکیم ہووے

او حمولا کالابل ینبغی للفقیر ان یلبس

یا بسیار حمل کننده مثل شتر سزاوار است مر فقیر را آنکه پوشد

یا اونٹ کی طرح بوجهه اوٹھاوے فقیر کو چاہیے

الخرقة بالمعنی لا بالهوی وله یا احمد

پیرہن بتحقیقت نه برائے ہوا اے احمد

که خرقه کو پہنے سات معنی کے خواہش نفس کے لیے نہیں اے احمد

لا یحل للفقیر ان یلبس الخرقة لیعرف بها

حلال نیست مر درویش را آنکه پوشد پیرہن را برائے آنکه

فقیر پر خرقه اس نیت سے پہنا

ویشهر بین الناس وله یا احمد لا یحل

مشهور شود دیان و مشهور گردد میان مردان اے احمد حلال

مشهور و معروف ہووے حرام ہے اے احمد

لایحل للمرید ان یلبس الخرقة بغیر اذن

حلال نیست مر مرید را آنکه بپوشد پیرہن را بے حکم

فقیر بغیر اذن شیخ کے خرقہ پہنا حرام ہے

الشیخ لیس الاعتبار بالخرقة وانما الاعتبار

شیخ نیست اعتبار بخرقہ ونیست اعتبار

اور خرقہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار

باذن الشیخ وله یا احمد من لبس الصوف

مگر بحکم شیخ اے احمد ہر کہ بپوشد لباس پشم

شیخ کے حکم کا ہے اور الہام ہوا اے احمد جسنے صوف کو پہنا

فهو صوفی لباسی ومن صفا قلبه فهو

پس او صوفی لباسے ہست وکسے کہ پاک دارد دل خود پس او

وہ صوفی لباسی ہوا اور جسنے اپنے قلب کو

صوفی معنوی من لبس الصوف ولم

صوفی ہست از روئے حقیقت کسے کہ بپوشد صوف و

صاف کیا وہ صوفی معنوی ہوا جو شخص صوف کو پہنے

یصف قلبه فهو صوفی عند الناس

صاف نباشد دل او پس او صوفی ہست نزدیک آدمیان

اور قلب اسکا صاف نہ ہووے وہ عوام کے نزدیک صوفی ہے

لا عِندَ اللهِ قالَ الشَّيخُ ابو سعيدٍ ابو الخير

نه نزدیک خدا تعالی گفت شیخ ابو سعید ابو الخیر

اللہ تعالی کے نزدیک نہیں ہے حضرت ابو سعید ابو الخیر

رحمۃ اللہ علیہ الخرقۃ کفن الاحیاء ومیراث

رحمت خدا بر او باد پیرہن کفن آدمیان زندہ ست ومیراث

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خرقہ کفن زندوں کا ہے اور میراث

الانبیاء والاولیاء الخرقۃ قسطاس

پیغامبران و ولیاانست پیرہن عدل وانصاف

اولیا کی اور خرقہ ترازو دین کی ہے

اہل الدین وعلامات اہل الیقین

اہل دین ست ونشانہا اہل یقین است

اور علامت اہل یقین کی ہے

الخرقۃ ستر العیب ومفتاح الغیب

خرقہ پردہ عیب است وکلید غیب

خرقہ پوشیدہ کرنے والا عیب کا ہے اور کنجی غیب کی

الخرقۃ حلیۃ الاخیار ومشقۃ الاشرار

خرقہ زیور خداوندانست ومشقت سخت کاران

خرقہ زیور اخیار کا ہے اور مشقت اشرار کی

اَلْخِرْقَةُ بَرَاءَةٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ وَهَيْبَةٌ لِّلْفَاسِقِيْنَ

خرقہ نیکی و پاکی است از عالمیان و ترس فاسقان را

خرقہ پاکی دونوں جہان کی ہے اور ہیبت فاسقوں کے لیئے ہے

اَلْخِرْقَةُ زَيْنٌ عِنْدَ الْحَقِّ وَشَيْنٌ عِنْدَ الْخَلْقِ

خرقہ نیکست نزد خدا تعالیٰ و بد است نزد خلق ایں

خرقہ ہر ایک کی زینت ہے اور برا ہے نزدیک خلق کے

اَلْخِرْقَةُ عِزَّةٌ لِّاَصْحَابِ الْاِشْرَافِ وَمَذَلَّةٌ

خرقہ عزت یاران نجیب است و مذلہ

خرقہ اصحاب اشراف کی عزت ہے اور غافلوں کے لئے ذلت ہے

اِخْتِيَارُ الْغُفَلَاءِ الْخِرْقَةُ مَرْجَعُ الْخَائِفِيْنَ

اختیار غافلان خرقہ جائے باز آمدن ترسندگان است

خرقہ مرجع خایفونکا ہے

قَالَ الْجُنَيْدُ التَّصَوُّفُ مَبْنِيٌّ عَلٰى ثَمَانٍ

گفت جنید علم توحید مبنی است بر ہشت

حضرت جنید رح نے فرمایا کہ تصوف کی بنا آٹھ چیزوں پر ہے

خِصَالُ السَّخَاوَةِ وَالرِّضَاءُ وَالصَّبْرُ وَالْاِيْثَارُ

خصلت ہا سخاوت و راضی بودن و صبر کردن و ایثار کردن

سخاوت صبر رضا ایثار

وَالْغُرْبَةُ وَلُبْسُ الصُّوفِ وَالسِّيَاحَةُ وَالْفَقْرُ

غربت و پوشیدن پشم و گشتن اطراف عالم و فقر

غربت لبس صوف سیاحت فقر

فَالسَّخَاءُ فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ

پس سخاوت در ابراہیم بود رحمتہائے خدا بروے باد

سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام میں تھی

الرِّضَاءُ فِي إِسْمَاعِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالصَّبْرُ

و رضا در اسماعیل بود رحمتہائے خدا بروے باد و صبر

اور رضا حضرت اسمعیل علیہ السلام میں اور صبر

فِي أَيُّوبَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالْإِيثَارُ

در ایوب بود رحمتہائے خدا بروے باد و ایثار کردن

حضرت ایوب علیہ السلام میں اور ایثار

فِي زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالْغُرْبَةُ

در زکریا بود رحمتہائے خدا بروے باد و مسافرت در

زکریا علیہ السلام میں۔ اور غربت حضرت

فِي يَحْيٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلُبْسُ الصُّوفِ

یحیی بود رحمتہائے خدا بروے باد و پوشاک پشم

یحیی علیہ السلام میں اور لبس صوف

فِي مُوْسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالسِّيَاحَةُ

در موسیٰ بود رحمتہا شے خدا بروے باد و گشتن باطراف

حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور سیاحت

فِيْ عِيْسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالْفَقْرُ فِيْ

در عیسیٰ بود رحمتہائی خدا بروے باد و فقر در

حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور فقر

مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ قَالَ

محمد رحمتہائی خدا بروے باد و سلامتی ـ گفت

حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ـ کہا

الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حسن بصری رحمت خدا بروے باد

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے

الْعَصَا سِتَّةُ خِصَالٍ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ

در عصا شش خصلتہا است سنت پیغمبران است و

عصا میں چھ خصلتیں ہیں طریقہ انبیا کا اور

زَيْنُ الصَّالِحِيْنَ وَسِلَاحٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ

زینت صالحانست و سلاح است بر دشمنان

زینت صالحین کی اور دشمنوں کے لئے ہتیار

لضعفا

يَعْنِي الْكَلْبَ وَالْحَيَّةَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَعَوْنٌ ١٠

يعنى سگ و مار وسوار ايشها و مدد ضعيفانست

يعنى كتے اور سانپ وغيره كے واسطے اور ضعيفون

وَرَغْمُ الْمُنَافِقِيْنَ وَزِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَةِ ق

و رنج منافقان ست و زيادتى در نيكى ست

كے لئے مدد منافقون كے لئے رنج اور نيكى مين زيادتى

يُقَالُ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ مَعَ الْعَصَا هَرَبَ

وگفته شده ست و گفته كه باشد مومن با عصا بگريزد

اور كہتے ہين جب كسى كے پاس عصا ہوتا ہے

عَنْهُ الشَّيْطَانُ وَيَحْتَشِمُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِرُ

ازو شيطان و ترسد منافق و فاسق

تو شيطان اس سے بھاگتا ہے اور منافق ڈرتا ہے

مِنْهُ وَقِيْلَ فِيْهَا أَلْفُ نَوْعٍ مِنَ الْمَنَافِعِ كَمَا

ازو وگفته شده درين هزار روش از سود هاست چنانچه

اور كہا گيا ہے كہ اسمين ہزار قسم كے منافع ہين جيسا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي قِصَّةِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

گفت خدائے تعالى در قصه موسى عليه السلام

كہا الله تعالى نے موسى عليه السلام

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ

وچیست این بدست راست تو اے موسی گفت موسی این عصاے من است

کے قصہ ہین کہ اے موسی کیا ہے تیرے داہنے ہاتہ مین حضرت موسی نے

أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا

تکیہ میکنم برین و میرانم باین برہاے خود ونیز ہست

جواب یا کہ یہ عصا ہے اسپر مین تکیہ کرتا ہون اور بکریون کو ہانکتا ہون

مَآرِبُ أُخْرٰى كُلُّ عَمَّارٍ بِالدُّورِ يَسْكُنُوا فِي الْقُبُورِ

مرادہین مقاصد دیگر ہرکہ عمارت کنند سبہا نہاے خود مے باشند در قبرہا

اور اور بہت سے اسمین میرے مقاصد ہین جوکوئی عمارت کرتا ہے اپنے گہرون کی

وَمَنْ رَاٰى عُيُوبَ نَفْسِهِ لَمْ يَرَ عُيُوبَ

وہرکہ بیند عیب ہاے ذات خود نہ بیند او عیب ہا

اور جوکوئی اپنی عیب دیکھے وہ غیر کے عیب نہین دیکھتا

غَيْرِهٖ مَنْ مَلَكَ أُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ لَا يَقْدِرُ

غیر خود ہرکہ نگاہدارد ہر دو گوش خود و دو چشم خود قادر نباشد

جوکوئی اپنے کانون اور آنکہون کو نگاہ رکہتا ہے

الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ وَمَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

شیطان برو وہرکہ نگاہدارد دو دست خود و دو پاے خود

اوسپر شیطان قابو نہین پاتا اور جو اپنے ہاتہ اور پاؤن کو

لا یتوطن الشیطان بین یدیہ ولہ یا احمد

نباشد مقیم شیطان حضور او اے احمد

نگاہ رکھتا ہے اوسکے اوپر شیطان مقیم نہیں ہوتا اے احمد

من تشھر بین الخلائق لم یامن من البوائق

ہرکہ شہرت کرد میان خلایق ایمن نباشد از ہلاکت

جو مخلوق مین مشہور ہووہ امن نہین پاتا ہلاکت سے

ولہ یا احمد من عاش خامضا فی الناس ابدا

اے احمد ہرکہ زندگانی کرد بفروتنی میان آو میان ہمیشہ

اے احمد جو شخص ہمیشہ لوگون مین گمنامی سے زندگی کرتا ہے

یسیر الیہ و بشارۃ سرمدا من عاش

آسان شود کار او و اشارت کردہ شود ہمیشہ ہرکہ زندگی کند

اسکا کام آسان ہوتا جاتا ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے ہمیشہ

عاش خامضا سلم من الآفات ومن شھر

بفروتنی سلامت باشد از آفات وہرکہ شہرت کرد

جو گمنامی سے زندگی بسر کرتا ہے آفات سے سلامت رہتا ہے

وقع فقد وقع فی البلیات ولہ یا احمد

و مشہور بیس تحقیق بیفتند در بلاہا اے احمد

اور جو مشہور ہوتا ہے وہ بلاؤن مین پہنستا ہے اے احمد

المرءُ ما لا يُمتحنُ عندَ الدَّراهمِ والدَّنانيرِ

انکه مردست ممتحن کند نزد درهمها و دینارها

که مرد وہی جو فخر نکرے درہم اور دینار پہ

ولكنْ عندَ قيامِ الليلِ والنهارِ المرءُ يُعرفُ

ولیکن نزدیک قیام شب و روز مرد شناخته شود

ولیکن نزدیک قیام لیل ونہار کے مرد پہچانا جاتا ہے

عندَ المعاملةِ لا عندَ الصومِ والصلوةِ المرءُ

نزد معامله نه نزدیک روزه و نماز مرد

وقت معاملہ کے نہ وقت نماز اور روزہ کے

يُمتحنُ عندَ صولةِ الغضبِ لا عندَ السكونِ

امتحان کرده شود در غلبهٔ غضب نه نزدیک خاموشی

مرد کا امتحان غضب کے وقت ہوتا ہے نہ بروقت سکوت کے

والنشاطِ والطربِ وله يا احمدُ صار الحرُّ

و خوشحالی و شادی اے احمد بازمیشود اصیل

اور نشاط وطرب کے الہام ہوا کہ اے احمد آزاد غلام

عبدًا اذا سأل وطمعَ وصارَ العبدُ حرًّا

بنده وقتی که سوال و طمع کند و باز شود بنده اصیل

بنجاتا ہے جب سوال کرتا ہے اور طمع کرتا ہے اور غلام آزاد

اِذا عفّٰی وقنع ولہ یا احمد لا تفخر بالابوین

وقتیکہ پرہیز و صبر کند اے احمد فخر مکن بہ پدر و مادر

ہو جاتا ہے جب پرہیز کرتا ہے اور قناعت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد ماں باپ

لانّ الفقیر لا یعرف بالوالدین ولہ یا

برائے آنکہ فقیر شناختہ نشود بپدر و مادر اے احمد

پر فخر نکر کیونکہ فقیر والدین سے نہیں پہچانا جاتا اور الہام ہوا کہ اے احمد

احمد لا تفخر بالولد والنسب ولا تباھی

فخر مکن بہ پسر و نسب و فخر مکن

فرزند اور حسب پر فخر نکر اور فخر نکر

بالاصل والحسب ولہ یا احمد لست شیخا

باصل خود و حسب ای احمد نہ شیخی

ساتھ اصل یعنی ذات اور حسب کے اور الہام ہوا کہ اے احمد نہ تو شیخ ہے

ولا مریدا فست ....

ونہ مریدی پس کیستی

اور نہ مرید ہی پھر کون ہے تو

ولہ یا احمد لست طائرا ولا سائرا فمن

اے احمد نیستی تو پرندہ ونہ سیر کنندہ پس کیستی

اور الہام ہوا کہ اے احمد نہ تو طائر ہے اور نہ سائر پھر کیا ہے

أَنْتَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَسْتَ عَارِفًا وَلَا زَاهِدًا

تو اے احمد نیستی عارف ونہ زہد کنندہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد نہ تو عارف ہے اور نہ زاہد ہے

فَمَنْ أَنْتَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَسْتَ فَقِيرًا وَلَا غَنِيًّا

پس کیستی تو اے احمد نیستی تو فقیر ونہ تونگر

پھر کیا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نہ تو فقیر ہے اور نہ غنی ہے

وَلَا خَبِيرًا فَمَنْ أَنْتَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَسْتَ

ونہ خبردار پس کیستی تو اے احمد نیستی

اور نہ خبیر ہے پھر کیا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نہ تو

عَالِمًا وَلَا جَاهِلًا فَمَنْ أَنْتَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَسْتَ

عالم ونہ جاہل پس کیستی تو اے احمد نیستی

عالم ہے نہ جاہل ہے پھر کیا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

قَائِمًا وَلَا صَائِمًا فَمَنْ أَنْتَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَسْتَ

تو قائم اللیل ونہ روزہ دارندہ پس کیستی تو اے احمد نیستی تو

نہ تو صائم ہے اور نہ تو قائم ہے پھر کیا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نہ تو

رَجُلًا وَلَا امْرَأَةً فَمَنْ أَنْتَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَرَدْتَ

مرد ونہ زن پس کیستی تو اے احمد وقتیکہ بخواہی

عورت ہے نہ مرد ہے پھر کیا ہے اگر تو قرب مولیٰ چاہے

قربت المولی فلا تمل الی اهل الدنیا ولہ

حق سبحانہ پس عزت و محبت مدار صاحب دنیا را

اگر تو قرب مولی چاہتا ہے تو اہل دنیا کی عزت نکر

یا احمد انت اضعف الضعفاء فلا یجی منک

اے احمد تو عاجز ترین عاجزان ہستی پس نہ آید از تو

اور الہام ہوا کہ احمد تو ضعیفوں سے بھی ضعیف ہے تجھسے

امر الاقویاء ولہ یا احمد یظن الناس بک

کار قوی تر مردان اے احمد گمان برند مردان بتو

اقویاء کا کام کب ہوسکتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد لوگ تجھپر گمان

خیرا وانت تکسب کل یوم شرا شر الناس

نیک و تو میکنی ہر روز بدی بد مردمان سے

نیکی کا کرتے ہیں اور تو شریر لوگوں کی شرارت کیوں کرتا ہے

ولہ یا احمد ضیعت اللیالی والایام فلہذا

اے احمد ضایع کردی شبہا و روزہا پس

اور الہام ہوا کہ اے احمد ضایع کیا تونے راتدن کو اسلیئے تیرا نام

سمیت شر الانام ولہ یا احمد یتولد منک

برای این نامیدہ شدی تو بدترین آدمیان اے احمد پیدا میشود از تو

شر الانام رکھا گیا۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد تجھسے

السيئة ولا يرى في عملك الحسنة وله يا

گناهان دیده بشود در تو کردارهای نیک اے احمد

گناه پیدا ہوتے ہیں اور اعمال حسنہ نہیں دکھائی دیتی اور الہام ہوا کہ اے احمد

كن عبد الملك الجبار ولا تكن عبد الدنانير والدراهم

بشو بنده مر پادشاه را که قوی تر است و مشو بنده مر درم و دینار

تو غلام مالک جبار کا ہو اور درہم و دینار کا بندہ مت ہو

وله يا احمد كن ترابا وعش هكذا بين الانام

اے احمد بشو خاک و زندگانی کن ہمین طور میان آدمیان

اور الہام ہوا کہ اے احمد مٹی ہو جا اور زندگی اسیطرح آدمیوں میں

واعبد ربك في الليالي والايام وله يا احمد

و پرستش کن پروردگار خود در شبہا و در روزہا اے احمد

گزار اور اللہ کی عبادت روز و شب کر اور الہام ہوا کہ اے احمد

كن من زمرة العباد ولا تكن صاحب النخوة

بشو از گروه عابدان و مشو خداوند کبر

عابدوں کے گروه میں سے ہو اور صاحب نخوت اور

والعناد وله يا احمد عش مسكينا فقيرا اولا

و عداوت اے احمد زندگانی کن چون مسکین فقیر و مکرت

عناد نہ ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر مسکین ہو کر زندگی بسر کر

وَلَا تَعِشْ مُحْتَشِمًا وَأَمِيْرًا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اخْدِمْ

زندگانی چون محتشمان و امیران اے احمد خدمت

محتشم امیر ہوکر زندگی نہ گزار اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَشَائِخَ وَالْفُقَرَاءَ وَاتْرُكْ مُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ

مشایخ و فقیران کن و بگذار مجلس ہائے تونگران

مشایخ اور فقرا کی خدمت اختیار کر اور رئیسون اور امیرون

وَالرُّؤَسَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ امْنَعْ نَفْسَكَ عَنْ

و رئیسان اے احمد منع کن نفس خود را از

کی مجلسون کو ترک کر اور الہام ہوا کہ اے احمد نفس کو اوسکی

أَهْوَائِهَا وَلَا تَتَّبِعْ رِضَاهَا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

ہوائے او و تابع مشو مرضی اورا اے احمد ہرکہ

خواہشون سے بارکھ اور اوسکی رضا کے تابع مت ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

وَصَلَ إِلَى الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ فَقَدْ بَعُدَ

پیوست بسوئے بادشاہان و ملوکان پس بتحقیق دور گرد

جو سلاطین اور بادشاہون کے پاس پہنچتا ہے

رَبَّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ حَاتِمُ الْأَصَمُّ الْمُؤْمِنُ

پروردگار عالمیان را گفت حاتم کہ مومن

وہ رب العالمین سے دور ہوتا ہے کہا حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ نے کہ مومن

مَشْغُوْلٌ بِالْفِكْرِ وَالْعِبْرَةِ وَالْمُنَافِقُ مَشْغُوْلٌ

مشغول است بفکر رضا حق و بترس . . و منافق مشغول است

فکر خدا اور عبرت میں مشغول ہوتا ہے اور منافق

بِالْحِرْصِ وَالْاَمَلِ الْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ الطَّاعَةَ وَيَخَافُ

بحرص و درازی امید مومن عمل عبادت کند و مے ترسد

حرص اور طول امل میں مشغول ہوتا ہے مومن عبادت کرتا ہے اور

الْقَبُوْلَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُنَافِقُ يَعْمَلُ الْمَعْصِيَةَ

قبول آن از خدائے تعالیٰ و منافق عمل بے فرمانی میکند

ڈرتا ہے کہ قبول ہو یا نہو اور منافق نافرمانی کرتا ہے

وَيَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ الْمُؤْمِنُ مَشْغُوْلٌ بِالسَّرِيْرَةِ وَ

و تمنا بر خدا مے کند مومن مشغول باشد پنہاں و

اور امید کرتا ہے مومن پوشیدہ مشغول ہوتا ہے

الْمُنَافِقُ مَشْغُوْلٌ بِالْعَلَانِيَةِ الْمُؤْمِنُ كَثِيْرُ

منافق مشغول مے باشد آشکارا مومن بیشتر

اور منافق کم عمل کرتا ہے اور بہت کہتا ہے مومن بہت

الْفِعَالِ وَقَلِيْلُ الْمَقَالِ وَالْمُنَافِقُ قَلِيْلُ الْفِعَالِ

عمل مے کند و اندک مے گوید و منافق اندک عمل مے کند

عمل کرتا ہے اور کم کہتا ہے اور منافق کم کرتا ہے

يكثر المال المؤمن يقصد عند البلاء الى

وبسیار گوید مومن قصد مے کند نزدیک آمدن بلا

چوری کی نیت کرتا ہے مومن کی صبح اوسکے دن سے

الدعاء والعطية المنافق يعمل عند البلاء

بسوئے دعاء و رحمت و منافق عمل مے کند نزدیک بلاء

اچھی ہوتی ہے اور منافق کی شام اوسکے دن

الى السرقة والاذية المؤمن غده خير

بسوئے دزدی و اذیہ مومن صباح او بہتر است

سے بُری ہوتی ہے مومن درہم میں

من يومه المنافق يومه شر من امسه

از روز او منافق روز او بد است از شام او

تو فریب سمجھا جاتا ہے مگر دین میں دھوکا

المؤمن يخدع عن درهمه ولا يخدع

مومن فریب دادہ شود از درہم و فریب دادہ نشود

نہیں کھاتا ہے

عن دينه قوله

از دین او اے

اور الہام ہوا کہ اے

يا احمد علامات المنافق ثلثة قلب شاكٍ

اے احمد نشانیہا منافق سہ است دل شکایت

اے احمد منافق کی نشانیاں تین ہیں قلب شکایت

لسانٌ ساهٍ بدنٌ طاغٍ قال

کنندہ زبان سہو کنندہ بدن باغی دعاصی گفت

کرنیوالا زبان سہو کرنے والی بدن باغی ہونے والا

ابو القاسم السمرقندی رحمة الله علیه

ابو القاسم سمرقندی رحمت خدا سے تعالیٰ

حضرت ابو القاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

علامات المؤمن ثلثة قلب شاكر لسان

بروے نشانہائے مومن سہ است دل شکر کنندہ زبان

مومن کی تین علامتیں ہیں قلب شاکر لسان

ذاكر بدن صابر وله يا احمد الذكر بعضهم

ذکر کنندہ بدن صبر کنندہ اے احمد ذکر پاک میکند

ذاکر بدن صابر اور الہام ہوا کہ اے احمد ذکر پاک کرتا ہے

من الحضور ويهدى الى المذكور وله

از حضور و راہ مے نماید بسوے مذکور

حضور سے اور راہ دکھلاتا ہے طرف مذکور کے

يَا أَحْمَدُ اَلذِّكْرُ مُزِيلُ الْهَمِّ وَمُحْرِقُ الْوَسَاوِسِ

اے احمد یاد خدا زائل کنندہ بدبست وسوزندہ وسواس ہا

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر ہوا جس کا زائل کرنے والا ہے اور وسواس

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ

اے احمد ذکر بزرگ در سخن نمک

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر شیخ کا کلام میں مثل نمک کے ہے

فِي الطَّعَامِ أَوْ كَالنُّورِ فِي الظَّلَامِ أَوْ كَالرُّوحِ

در خورش یا روشنائی در تاریکی یا جان در

طعام میں یا نور کے ظلام میں یا روح کے اجسام میں

فِي الْأَجْسَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْمَوْلَى حَيٌّ لَا

تنہا ست اے احمد مولے زندہ ست نمی میرد

الہام ہوا کہ اے احمد مولی زندہ ہے

يَمُوتُ وَلٰكِنْ أَوْلِيَاءُ الْمَوْلَى لَا يَمُوتُونَ لِأَنَّ

وہمچنین دوستان مولے نمی میرند زیرا چہ

کبھی نہیں مریگا اور ایسے ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں اونکو موت نہ آئیگی

الْوَلِيَّ قَدْ حَيَّ بِمَعْرِفَةِ الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْبَقَاءِ

ہستی کہ ولی تحقیق زندہ ست بشناختن مولے پس او پائندہ

کیونکہ ولی زندہ ہوتا ہے اللہ کی معرفت سے پس اوسکا باقی رہنا ظاہر ہے

أحرى وأولى وله يا أحمد من عصى نفسه

لائق و اولی ست اے احمد کسے کہ مخالفت کند نفس خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اپنے نفس کی نافرمانی کرتا ہے

فقد أطاع الله ومن أطاع نفسه فقد

پس تحقیق اطاعت کند آنکس خدا را و کسے کہ اطاعت کند نفس خود را پس

اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو نفس کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ

عصى الله وله يا أحمد دع نفسك و

تحقیق مخالفت مے کند آنکس خدا را اے احمد بگزار تو نفس خود را و

کی نافرمانی کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد نفس کو چھوڑ اور

تقرب إلى الله فإنها تبعدك وله يا أحمد

نزدیک شو بسوے خدا پس بدرستی کہ آن نفس دور میدارد ترا اے احمد

اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر کیونکہ نفس تجھکو خدا سے دور کرتا ہے اے احمد

إذا قويت النفس ضعف القلب وإذا

وقتی کہ قوت دہی تو نفس را ضعیف شود دل و وقتیکہ

جب نفس قوی ہوتا ہے قلب ضعیف ہوتا ہے اور جب نفس

ضعفت النفس فقد قوي

زبون شود نفس پس تحقیق قوی گردد

ضعیف ہوتا ہے تو قلب قوی ہوتا ہے۔

القلبُ وله یا احمدُ النفسُ المطمئنةُ

قلب اے احمد نفس قبول کننده

اے احمد نفس سلیمہ بندگی کی طرف

تعین صاحبها علی الطاعات

بر بندگے صاحب خود را مے آرد

معصیت سے لاتا ہے اور نفس امارہ معصیت کی طرف

والنفسُ الامارةُ تجرُّ صاحبها الی المعصیة

ونفسے کہ حکم کننده ست مے کشد صاحب خود را بسوئے گناه

بلاتا ہے

وله یا احمدُ نفسک عدوٌّ لک فلا تطعها

اے احمد نفس تو دشمن تست پس اطاعت مکن

الہام ہوا کہ اے احمد نفس تیرا تیرا دشمن ہے اُسکی اطاعت نہ کر

فانَّ اطاعتها معصیةُ اللّٰه تعالیٰ وله یا

آنرا پس بدرستی کہ اطاعت کردن آں گناه خدا تعالیٰ ست اے

کیونکہ اسکی اطاعت اللہ کا گناه ہے الہام ہوا کہ اے

احمدُ من انقطع من النفس فقد اتصل

احمد کسے کہ جدائی کند از نفس پس تحقیق نزدیک شد

احمد جسنے نفس کو چھوڑا پس ملا

إِلَى الرَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فَرْطُ الْمَحَبَّةِ يُورِثُ

آنکس بسوے خدا سے اے احمد بسیارے دوستی مے بخشد

رب سے الہام ہوا کہ اے احمد زیادتی محبت کی پیدا کرتی ہے

دَوَامُ الذِّكْرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشَّوْقَ يُورِثُ

ہمیشگی ذکر را اے احمد شوق مے بخشد

دوام ذکر کو اور الہام ہوا کہ اے احمد شوق موہب

الْحَرَكَةُ وَالْوَصْلُ يُورِثُ السُّكُونَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بی طلبی وملاقات مے بخشد آرام اے احمد

حرکت کا ہوتا ہے اور وصل سکون کا باعث ہوتا ہے اے احمد

مَنِ اتَّبَعَ الْهَوَى فَقَدْ هَوَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کسے کہ تبعیت کند خواہش را پس تحقیق ہلاک شد اے احمد

جو خواہش کا تابع ہوا وہ ہلاک ہوا الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَرَغِبَ فِي الْعُقْبَى

کسے کہ انکار کند از دنیا وخواہش کرد در جنت

جسنے دنیا سے منہ موڑا اور عقبیٰ کی خواہش کی

فَهُوَ زَاهِدٌ وَمَنْ لَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمَا وَطَلَبَ

پس آن شخص زاہد است وکسے کہ خواہش نے کند سوئے آن ہر دو وطلب

وہ زاہد ہے اور جسنے دونوں کی طرف

الْمَوْلٰى فَهُوَ عَارِفٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْجُوعُ

مولی را پس آنکس عارف ست اے احمد گرسنگی

میل نہ کیا اور مولی کو طلب کیا وہ عارف ہے الہام ہوا کہ اے احمد بھوک

يَهْدِي إِلَى الرَّحْمٰنِ وَالشِّبَعُ يَجُرُّ إِلَى الشَّيْطَانِ

راہ نمای میکند بسوے خدا وسیری میکشد بسوے شیطان

رحمن کی طرف راہ دکھاتی ہے اور سیری شیطان کی طرف لیجاتی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْاسْتِرْضَاءِ فَهُوَ

اے احمد کسے کہ راضی نشود بحکم خدای پس آنکس بدترین مردمان

الہام ہوا کہ اے احمد جو اللہ تعالی کے حکم سے راضی نہو وہ سب مردو

شَرُّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَتْعَبَ نَفْسَهُ

وزنان ست اے احمد کسے کہ رنجور کرد نفس

عورت سے برا ہے الہام ہوا کہ اے احمد کہ جسنے نفس کو مجاہدہ

بِالْمُجَاهَدَةِ فَأَرَاحَ قَلْبَهُ بِالْمُشَاهَدَةِ وَلَهُ

خود را بسعی پس راحت دادہ شود دل او بلقاے خدا تعالی

کر کر تھکایا اوسنے قلب کو مشاہدہ سے ارام پہنچایا

يَا أَحْمَدُ مَنْ اكْتَفٰى بِحُظُوظِ النَّفْسِ فَقَدْ حَرَّمَ

اے احمد کسے کفایت کرد بخوشی نفس پس تحقیق بازداشت اورا از

الہام ہوا کہ اے احمد جسنے حظوظ نفس پر اکتفا کیا اوسنے اپنے اوپر

بِنِعْمَةِ الْقُرْبِ وَالْاُنْسِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ وَقَعَ

نعمت نزدیکی و دوستی اے احمد کسے کہ درافتاد

نعمت قرب اور انس کو حرام کیا اے احمد جو گر

فِیْ غَیَابَةِ جُبِّ الدُّنْیَا کَیْفَ یَصِلُ اِلٰی حَضْرَةِ

آنکس در تاریکی چاہ دنیا چگونہ رسد آنکس بسوئے درگاہ

کنویں میں دنیا کی ... وہ حضرت

الْمَوْلٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ وَلَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْیَا فَتُحْرَمُ

خداتعالیٰ اے احمد مگذار نفس خود را بسوئے دنیا پس

مولیٰ کی طرف کیسے پہنچ سکتا ہے اے احمد نفس کو دنیا کی طرف مت جھوڑ

حَضْرَةَ الْمَوْلٰی اِنَّ الْحَرِیْصَ لَا یَشْبَعُ وَمَا اُوْتِیَ

محروم کردانند ترا در درگاہ خداتعالیٰ بدرستی کہ حریص سیر نمیشود بچیزیکہ دادہ شود

تاکہ حضرت مولیٰ کو تجھ پر حرام کیا اور سے حریص کا پیٹ نہیں بھرتا

لَا یَقْنَعُ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْحَرِیْصُ لَا یَقْنَعُ بِمَا یُؤْتٰی

قناعت نے کند اے احمد حریص قناعت نمے کند بچیزیکہ

اور جو مقدر میں ہے اوسپر قانع نہیں ہوتا اے احمد حریص قناعت

وَیَطْلُبُ الشَّرَّ بِمَا یَقْتَضِیْ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

دادہ شود اورا و طلب مے کند بدی را بچیزیکہ حکم کردہ شود اے احمد

نہیں کرتا جو مقدر میں ہے اور طلب کرتا ہے بدی کو اوس کی جو ملنا ہو ...

صِلْ اِلٰی اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ لِاَنَّهُمْ قَدْ وَصَلُوْا

صحبت کن با صاحب دلان زیرا کہ ایشان بتحقیق رسیدہ اند

ارباب قلوب سے مل کیونکہ وہ محبوب سے واصل ہوگئے ہیں

اِلَی الْمَحْبُوْبِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ صَاحِبِ الْمَرِیْضَ لَا

بسوئے دوست داشتہ شدہ اے احمد صحبت کن مریض را ا

اے احمد اوس مریض کی صحبت اختیار کر

شِفَاءَ لَهٗ وَمَا یَتَوَلَّدُ مِنْ نَفْسِهٖ هُوَ دَاءٌ لَهٗ وَ

کہ نیست ہیچ مر اورا وچیزیکہ میزاید از ذات او آن چیز داء ست مر

جسکو شفا نہیں اور جو اوسکے نفس سے پیدا ہووے وہ مرض ہووے

یَا اَحْمَدُ اَحْرُفُ الصَّادِ وَالدَّالِ وَالْقَافِ

اے احمد صدق سہ حرف صاد ست و دال ست و قاف ست

اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال قاف صدق

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّیَانَةِ وَالدَّالُ عِبَارَةٌ

پس صاد عبارتست از نگاہ داشتن و دال عبارتست از دین

سے مراد صیانت اور دال سے دین اور قاف سے

عَنِ الدِّیْنِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ مِنْ

و قاف عبارتست از نزدیکی پیر کسے کہ

قریب پیر حبیب

صَدَقَ صَانَ دِيْنَهٗ عَنِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ صَانَ

صادق ہست نگاہداشتہ است دین خود را از شیطان وکسے کہ نگاہداشتہ ہست

اوسکا دین شیطان سے محفوظ ہوتا ہے اور جسکا دین

دِيْنَهٗ فَجَعَلَ لَهٗ قُرْبُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

دین خود را پس گردانیدہ است برائے خود نزدیکی خدا تعالیٰ

شیطان سے محفوظ ہوتا ہے اسکو قرب رب حاصل ہوتا ہے اور

اَلذَّنْبُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلذَّالُ وَالنُّوْنُ وَالْبَاءُ

اسے احمد لفظ ذنب یعنے گناہ سہ حرف ہست ذال ہست و نون است و با است

الہام ہوا کہ اسے احمد ذنب کے تین حرف ہیں ذال نون بے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذُّلِّ وَالنُّوْنُ عِبَارَةٌ

پس ذال عبارتست از خواری و نون عبارتست

پس ذال عبارت ہے از خواری سے و نون عبارت ہے

عَنِ النَّكْبَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيَّةِ

از رنج وبا عبارتست از بلا پس

نکبت سے اور بے سے بلا

فَمَنْ اَلَمَّ بِالذَّنْبِ فَقَدْ ذَلَّ وَوَقَعَ

کسے کہ آوردہ ست گناہ را پس بتحقیق خوار شد و

جس کسی نے گناہ کیا وہ ذلیل ہوا

فِي جُبِّ النَّكْبَةِ وَالْبَلِيَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

وواقع شد در چاہ رنج و بلا اے احمد زاہد

اور چاہ تاریک نکبت اور بلا میں الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

جَاهِدٌ وَالْعَارِفُ شَاهِدٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّا

جاہد ہست وشناسندہ شاہد است اے احمد زہد

جاہد ہے اور عارف شاہد ہے الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

عَامِلٌ وَالْعَارِفُ عَالِمٌ وَاصِلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

عمل کنندہ است وشناسندہ خدا عالم رسندہ ہست اے احمد

عامل ہے اور عارف ، عالم واصل ہے الہام ہوا کہ ای احمد

حُضُورُ الْقَلْبِ نُورٌ فِي الصَّلٰوةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

حاضر بودن دل روشنی ہست در نماز اے احمد

حضور قلب روشنی ہے نماز میں الہام ہوا کہ اے احمد

كَلْبُ النَّفْسِ عَقُوْرٌ وَالْخَلْقُ مِنْهُ نَفُوْرٌ

سگ ذات گزندہ ہست و مردمان ازان سگ گریزندہ

کتا نفس کا کاٹنے والا ہے اور خلقت اوس سے نفرت کرنے والی

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ نَفْسُكَ كَلْبٌ عَقُوْرٌ فَقَيِّدْهَا

اے احمد ذات تو سگے ہست گزندہ پس قید کن او را

الہام ہوا کہ اے احمد نفس کتا کاٹنے والا ہے اوسکو قید کرنا

كيلا تعفر الناس وله يا احمد الحضور في

آنرا تا نمیگزد مر ما ترا اے احمد حاضر بودن در

کہ نہ کاٹے آدمیوں کو الہام ہوا کہ اے احمد وضو میں

التوضوء يورث الحضور في اداء الصلوة

وضو می کند حضور را در گزاردن نماز

حضور رہنا حضور ہونے کا باعث ہے نماز کے ادا کرنے میں

وله يا احمد لا تكن ذا الحقد كالحية فان

اے احمد مباش تو صاحب کینہ چنانچہ مار

الہام ہوا کہ اے احمد تو صاحب کینہ نہ ہو مثل سانپ کے

الحقود شر البرية وله يا احمد الحقد كدورة

پس بدرستی کہ کینہ دار بدترین مردمان است اے احمد کینہ در دست

کیونکہ کینہ کرنے والا بدتر آدمیوں سے ہے اے احمد کینہ والے کے

في قلب الحقود والحقود لا يسود كالحسود

در دل کینہ دارد کینہ دار بہتر نمی شود مثل حسود

دل میں کدورت ہے اور کینہ والی کی حاسد کی طرح عزت نہیں ہوتی

وله يا احمد الحسد نار موقدة في الفؤاد

اے احمد کینہ آتشے ہست کہ روشن کردہ شدہ ہست در دل

الہام ہوا کہ اے احمد حسد دل میں آگ بھڑکنے والی ہے

يُحْرِقُ خَيْرَ أَعْمَالِ الْحُسَّادِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَثِيرُ الْأَكْلِ

مے سوزاند بہتر عملہا کینہ داررا اے احمد بسیار خور

حاسد کے جسقدر عمل نیک ہیں سبکو جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زیادہ

وَضِيعٌ ذَلِيلٌ وَقَلِيلُ الْأَكْلِ عَزِيزٌ جَلِيلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

خوار ہست و اندک خورندہ عزیز بزرگ است اے احمد کسیکہ

کھانے والا ذلیل ہے اور کم کھانے والا عزیز و جلیل ہے اور الہام ہوا

كَثُرَ أَكْلُهُ قَلَّتْ عِبَادَتُهُ وَمَنْ قَلَّ أَكْلُهُ كَثُرَتْ طَاعَتُهُ وَلَهُ

زیادہ کرد خوراک خودرا اندک شد عبادت او وکسیکہ اندک کرد خوراک خودرا

اے احمد جو زیادہ کھاتا ہے اوس سے عبادت کم ہوتی ہے اور جو کم کھاتا ہے اوس سے عبادت

يَا أَحْمَدُ قَلِّلْ مِنَ الطَّعَامِ تُعَزَّزْ بَيْنَ الْأَنَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا

اے احمد اندک کن از خورش شود و دست و فته بیشوی میان مردمان اے احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کم کرتا کہ لوگوں میں عزت حاصل ہو الہام ہوا

تَنَبَّهْتَ بِالْأَجَلِ فَلَا يَنْفَعُكَ النَّسَبُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ

وقتے خبردار شوی بموت نیست نفع بخشد ترا نسب بغیر عمل

جب تو خبردار ہوسے گا موت پر تو نسب بغیر عمل سے کام نہ آئیگا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا حُشِرَ النَّاسُ فَلَا يَنْظُرُ

اے احمد وقتیکہ برانگیختہ شوند مردمان پس دیدہ نشود

اور الہام ہوا کہ اے احمد قیامت کے دن لوگوں کو حشر

في انسابهم واذا حكم بينهم فلا يحكم

در نسب ہاے ایشان و وقتیکہ حکم کردہ شود درمیان ایشان پس حکم کردہ نمیشود

کو نہیں دیکھا جاویگا اور جب اللہ تعالیٰ حکم کرے گا تو حسب پر حکم نہیں کیا جاویگا

باحسابهم وله يا احمد بن الخطيب ضع جبهتك

بحسبہاے ایشان اے احمد پسر خطیب بنہہ روئے خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد بیٹے خطیب کے رکھ

سارعا على باب الحبيب وله يا احمد سارع

بسرعت بر دروازہ دوست اے احمد شتابی بکن

اپنی پیشانی جلد تر حبیب کے دروازہ پر اور الہام ہوا کہ اے احمد شتابی کر

الى رب الارباب فعفر خدك على التراب وله

بسوئے پروردگار پروردگارہا پس بنہہ دو خد خود را ہرگز او بندہ

رب ارباب کی طرف اور اپنے رخساروں کو عجز کے ساتھ رکھ اوسکی چوکھٹ پر

يا احمد المسارعة الى باب المولى اجدر واحق

احمد شتافتن بسوئے دروازہ خدا مناسب تر است

الہام ہوا کہ اے احمد خدا کے دروازہ کی طرف جلدی جانا عمدہ

واولى وله يا احمد باب الله مفتوح

و راست تر ... و بہتر اے احمد دروازہ خدا تعالیٰ کشادہ است

اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

وعطاؤه غير ممنوع وله يا احمد باب الكبد

بخشش او عام است اے احمد دروازہ بلا

اور بخشش اوسکی عام ہے الہام ہوا کہ اے احمد دروازہ بلا کا

على العاشق مفتوح ودمه بسيف العشق

بر عاشق کشادہ ست و خون عاشق بشمشیر عشق

عاشقوں پر کشادہ ہے اور خون انکا تلوار عشق

مسفوح وله يا احمد من حقر الفقراء

ریختہ شدہ اے احمد کسے کہ ناتوان دانست فقیرانرا

سے گرایا گیا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیروں کو حقیر جانتا ہے وہ

حقر في الورى ومن عظم الفقراء فهو

ناتوان شد در خلق و کسے کہ تعظیم کرد فقیرانرا پس او

مخلوق کی نظروں میں حقیر جاتا ہے

العظيم وله يا احمد من احب الفقير

عظیم است اے احمد کسے کہ دوست دارد فقیر را

اور جو انکی تعظیم کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو دوست

احبه ومن ابغض الفقير ابغضه الفقير

دوست دارد فقیر او را و کسے کہ دشمن دارد کسی فقیر را دشمن دارد او را فقیر

رکھتا ہے اسکو اور جو فقیر سے بغض رکھتا ہے فقیر اوس سے بغض رکھتا ہے

إذا أوذي عفى وإذا ابتلى صبر أخلاقه

وقتیکه ایذا کرده شود مے بخشد و وقتیکه در بلا انداخته شود صبر کند خصلتہاے

جب ایذا دیا جاتا ہے بخش جاتا ہے اور جب کسی بلا مین مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے

سنية وأعماله مرضية قوله صدق و

روشن است و عملہاے او مقبول است گفتار او راست است

اخلاق فقیر کے چہ ہین اعمال اوسکے پسندیدہ ہین قول اوسکا

فعله رفق أكله قليل وجسمه هزيل

و فعل او آسان است خوراک او اندک است و تن او لاغر و

اور فعل اوسکا نرمی سے ہوتا ہے اور تھوڑا کہاتا ہے اور لاغر ہوتا ہے

لباسه التقوى ومقصوده المولى وله يا أحمد

پوشاک او پرہیزگاری و مقصود او خدا تعالی اے احمد

لباس فقیر کا تقوی ہے اور مقصود مولی ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد

الفقير يهوى الخمولة وله يا أحمد ضيعت

فقیر دوست مے دارد گم نامی را اے احمد ضایع کردی

فقیر گمنامی کو دوست رکھتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد تو نے اپنی عمر کو

عمرك في البطلان فوقعت في غيابة الخسران

تو عمر خود را در باطل لیس افتادی تو در تاریکی چاه زیانکاری

ضایع کیا بطلان مین لیس پڑا تو چاہ تاریک خسران مین

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ قَدْ عِشْتَ فِي الْغَفْلَةِ وَالْعَطْلَةِ
اے احمد تحقیق زیستی تو در غفلت و تعطیل
اور الہام ہوا کہ اے احمد عمر گزاری تو نے غفلت اور عطلت اور
وَالْفُتُوْرِ فَمَا قَدَّمْتَ خَيْرًا لِيَوْمِ الْحَشْرِ وَالنُّشُوْرِ
و بلا پس نیا وردی تو خوبی برائے روز قیامت و بعث
فتور میں اور نہ بھیجا توشہ یوم حشر و نشور کی طرف
وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ قَدْ رَكَنْتَ اِلَى الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَمَا
اے احمد تحقیق میل کردی تو بسوئے دنیا کمینہ و جمع
اور الہام ہوا کہ اے احمد میل کیا تو نے دنیائے دون کی طرف
تَزَوَّدْتَ شَيْئًا لِيَوْمِ الْمَنِيَّةِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ
نکردی توشہ را برائے روز موت اے احمد
اور موت کے دن کے لئے جمع نکیا اور الہام ہوا کہ اے احمد
قَدْ اَوْقَعْتَ نَفْسَكَ فِي الْاَهْوَاءِ فَبُلِيْتَ بِاَشَدِّ
تحقیق افگندی تو ذات خود را در ہوا و حرص پس مبتلا شدی
تو نے اپنے نفس کو ہوا و حرص میں ڈالا پس مبتلا ہوا تو
الدَّاهِيَةِ وَشَرِّ الْبَلَاءِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ قَدْ سَلَكْتَ
تو بسختی رنج و بلا اے احمد تحقیق رفتی
سختی اور اشد بلا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد تیرے

إِخْوَانُكَ مَسْلَكَ الْأَخْيَارِ وَأَنْتَ تَثْبِتُ فِي

برادران تو راه بهتران و تو ماندی تو در

بھائی اخیاروں کی راہ پہنچ گئی اور تو ارازل اور

عِدَادِ الْأَرَاذِلِ وَالْأَشْرَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

شمار سکیفہا و بدتران اے احمد

اشرار میں پڑا ہوا ہے اور الہام ہوکہ اے احمد

مَنْ خَالَطَ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَقَدْ حُرِّمَ حَضْرَةَ

کسے کہ صحبت کند با صاحب دنیا پس تحقیق حرام گردد بر درگاه

جسنے اہل دنیا کے ساتھ صحبت کی اوسنے اپنے اوپر

الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الدُّنْيَا مَغْضُوبَةٌ

خدائے تعالیٰ اے احمد دنیا غضب کرده شده

حضرت مولیٰ کو حرام کیا اور الہام ہوا کہ اے احمد دنیا پر خدا کا غضب ہے

اللهِ تَعَالَى لَا يُدَارِيهَا الْعَارِفُونَ إِلَّا بِالْبُغْضِ

اللہ تعالے کہ بر تر ہست مدارات نمیکند آن دنیا را اہل عرفان مگر بغضب

اسکی مدارات عارف بجز غضب کے نہیں کرتے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذَّهَبُ فِي كَفِّكَ تُرَابٌ

اے احمد زر در کف دست تو خاک

الہام ہوا کہ اے احمد سونا تیرے ہاتھ میں مٹی ہے

فانی فاذا وضعتہ فی غیرک صار ذھبا

فانی ہست پس وقتیکہ بداری تو آن خاک را در دست غیر خود میگردد آنخاک زر خالص

فانی ہے اور جب غیر کو تو نے دیا تو زر خالص ہوجاتی ہے اور

وقلہ یا احمد طوبی لمن اختار التھجد

اے احمد خوشی ہست مرکسے را کہ اختیار کردہ ہست تہجد را

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اوسکے لئے جسنے تہجد اور

والسھر واستغفر ربہ تعالی فی السحر

وشب خیزی را واستغفار کردہ است پروردگار خود را کہ برتر ہست وقت سحر

شب بیداری کو اختیار کیا اور صبح کے وقت اللہ سے استغفار کیا

وقلہ یا احمد طوبی لمن سھر اللیالی وتعبد

اے احمد خوشے ہست مرکسے را کہ برخاستہ ہست وشب عبادت

الہام ہوا کہ اے احمد خوش خبری ہو اس شخص کو جسنے شب بیداری کی

وان ھجع ھجع قلیلا فتھجد طوبی لمن بات

کردہ ہست واگر خوابیدہ خوابیدہ اندکے پس تہجد کردہ خوشے ہست مرکسے را

اور رات عبادت میں گذاری جو سویا تو تھوڑا سویا اور تہجد کی نماز پڑھی اور

اللیالی تالیا او ذاکرا او قائما او ساجدا

کہ گزاردہ ہست شب تلاوت کنندہ، یا ذکر کنندہ یا ایستادہ یا سجدہ کنندہ

خوشخبری ہو اس شخص کو جسنے تلاوت کرکر یا ذکر کرکر یا نماز پڑھکر یا سجدہ کرکر

طوبیٰ لمن سهر اللیالی واستغفر بالاسحار

خوشے بادا مر کسے را که بیدار مانده ہست و توبه کرده ہست در وقت پگاه

اور خوشخبری ہو اوس شخص کو جو رات کو جاگا اور صبح کو استغفار کیا اور خرابی ہو

والویل علی من بات هاجعا الی وجه النهار

و ہلاک ہست بر کسے که گزارنده شب را خوابیده تا روز

اوسکے لئے جو شام سے صبح تک پڑا سوتا رہا

وله یا احمد طوبیٰ لمن وفق لکسب الحسنات

اے احمد خوشے ہست مر کسے را که توفیق داده شده ہست مر کسب اعمال نیکو را

اور الہام ہوا که اے احمد خوشخبری ہو اسکے لئے جسکو کسب نیک کی توفیق دیگئی

والویل علی من وکل لاکتساب السیئات

و بلا کسے بر کسے که وکیل کرده شده ہست از برائے کسب فعل بد

اور خرابی اوسکے لئے جو کسب بد کا وکیل کیا گیا۔

وله یا احمد ان اردت ان تبلغ المنزل

اے احمد اگر خواہی تو اینکه برسی تو منزل را

اور الہام ہوا که اے احمد اگر تو چاہتا ہے که منزل پر پہونچ جاے تو اپنے

فدع نفسك والطریق وفارق الرفیق

پس بگذار ذات خود را در راه و بگریز از یار اے

نفس کو راه میں چھوڑ اور رفیق سے مونہہ موڑ

یا احمد لا تعلّق بالمال والدولۃ والجاہ

احمد مشغول مشو بمال دو دولت و مرتبہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد مال اور دولت و جاہ میں مشغول

واعرض عمّا شغلک عن اللہ وله یا احمد

و بپرہیز از چیزیکہ باز دارد آن ترا از یاد خدائے تعالیٰ اے احمد

ہو اور جو خدا کے ذکر سے روکے اوس سے پرہیز کر اور الہام ہوا کہ اے احمد

انّ ابلیس قد تکبّر وقال انا خیر منه

بدرستی کہ شیطان تحقیق تکبر کردہ است و گفتہ است من بہتر ازان آدم

شیطان نے تکبر کیا تہا اور کہا تہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

فمن تکبّر من الانسان فھو تابع الشیطان

پس ہر کہ تکبر کرد از آدمیان پس آنکس پیرو شیطان است

پس جو شخص تکبر کرتا ہے وہ شیطان کا تابع ہے

وله یا احمد تقرّب الی من قرّبک الی اللہ

اے احمد قریب شو تو بسوئے کسے کہ قریب کناند بسوئے حق

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھکو ہمسے نزدیک کرے اوسکے نزدیک ہو اور

وله یا احمد تبعّد ممّن بعّدک منی

اے احمد دور شو از کسیکہ دور دارد ترا از من قریب

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھکو ہمارے سے جدا کرے اوس سے جدا رہ اور اوسکو

تمسّک
وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ بِذَیْلِ الرِّجَالِ فِی اٰوَانٍ وَحَالٍ وَلَهٗ

اے احمد چنگل بگیر تو بدامن مردان در ہر وقت و در ہنگام

اور الہام ہوا کہ اے احمد تمسک کر دامن رجال کو ہر وقت اور ہر حال میں

یَا اَحْمَدُ السِّتْرُ مِنْ شِیَمِ الْاَخْیَارِ وَاِفْشَاؤُهٗ مِنْ عَادَۃِ

اے احمد پوشیدن راز از خصلت بہتر انست و ظاہر کردن آن راز از عادت

الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کا چھپانا اخیار کی خصلت سے ہے اور انکا ظاہر کرنا

الْاَشْرَارِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مَخْزَنُ

بدانست اے احمد دل مسلمانان مخزن

اشرار کی عادت ہے الہام ہوا کہ اے احمد دل مومن مخزن

السِّرِّ وَرَاحَتُهٗ مَعْدَنُ الْبِرِّ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ لَا

راز و کف کان نیکوکارے ہست اے احمد

اسرار ہے اور کف مومن معدن پرہیزگاری ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

تُفْشِ سِرَّ اَخِیْكَ الْمُؤْمِنِ وَاکْتُمْهُ فِی الْفُؤَادِ

پراگندہ مکن راز برادر خود کہ مومن است و بپوش آن راز در دل

کسی بھائی مومن کا بھید افشا مت کر اور اسکو دل میں پوشیدہ رکھ

لِاَنْ تُجِیْ بِذٰلِكَ یَوْمَ التَّنَادِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

تا کہ امیدوار شوی تو بآن پوشیدن روز قیامت اے احمد

تاکہ قیامت میں اوسکی وجہ سے امیدوار رہی ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

يَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَذْكَارِ وَلَا يَتْرُكَ

سزاوارست مر مرید را اینکہ شغل دارد بذکر حق وہرگز ترک نکند

مرید کو لایق ہے کہ اذکار مین مشغول ہووے اور راتدن کے جو وظیفہ ہین

أَوْرَادَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ

وردہاے شب وروز اے احمد سزاوارست مر مرید را

اونکو نہ چھوڑے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

أَنْ يَقُومَ اللَّيْلَ وَيَصُومَ النَّهَارَ وَمِنْ عَيْنِهِ

اینکہ قایم باشد شب را وروزہ دارد روز را واز چشم ہاے

کہ رات کو نفلین پڑہے اور دنکو روزہ رکھے اور اپنی آنکھون گریہ

الْبَاكِيَةِ يُجْرِي الْأَنْهَارَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي

گریان خود جاری کند چشمہ ہا را اے احمد سزاوارست

کرنیوالے سے چشمہ بناوے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيدِ أَنْ يُحِبَّ الْأَخِلَّاءَ وَالْجُلَسَاءَ وَلَا

مر مرید را اینکہ دوست دارد دوستان را وہمنشینان را

کہ دوستون اور ہمنشینون کو دوست رکھے

يُبْغِضَ الْأَحِبَّاءَ وَالْقُرَبَاءَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي

وبغض ندارد از دوستان واز ہم قریبان اے احمد سزاوارست

اور محبون اور قریبون سے بغض نرکھے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق

للمریدِ ان یصفی صدرہ من الکدورات ویصفی

مر مرید را آنکہ صاف کند سینہ خود را از کدورات و صیقل کند

کہ اپنے سینہ کو کدورت سے صاف کرے اور اپنے دل کو زنگ سے

قلبہ من الصداءِ کالمرآتِ ولہ یا احمد ینبغی

دل خود را از زنگ چنانچہ آئینہ اے احمد سزاوار است

پاک کرے مثل آئینہ کے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لائق

للمریدِ ان یحفظ آداب الارادۃِ لیفتح علیہ

مر مرید را اینکہ نگاہ دارد آداب ارادت را تا اینکہ کشادہ شود

ہے کہ آداب ارادت کو حفظ کرے تاکہ ابواب سعادت

ابواب السعاداتِ ولہ یا احمد ینبغی للمریدِ ان

برآن مرید درہائے نیک بختی اے احمد سزاوار است مر مرید را

کشادہ ہوویں اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لائق ہے

یکون فی التواضعِ کالتراب تحت قدم

اینکہ باشد در تواضع مانند خاک تا زیر پائے

کہ تواضع اختیار کرے اور اپنے تئیں ہر پیر و جوان کی خاکپا سمجھے

جمیع الشیوخ والشبابِ ولہ یا احمد من

ہر پیر و جوان اے احمد کسے کہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد کہ

أذى الشيخ والخليفة لم يفلح أبدا وله يا احمد

آزار رسانید بزرگ را یا پادشاہ را بہتری نیابد ہمیشہ اے احمد

جو شیخ اور خلیفہ کو رنج دیتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ اے احمد

من عاب الشيخ او الخليفة فهو سمي شر الخليقة

کسے کہ عیب کرد بزرگ را یا پادشاہ را پس آنکس نام کردہ شدہ

جو شیخ اور خلیفہ کے عیب نکالتا ہے وہ بدترین مردمان کا نام پاتا ہے

وله يا احمد من ابغض الشيخ او الخليفة لاجل

اے احمد کسے کہ بغض دارد بزرگ یا پادشاہ را از برائے

الہام ہوا کہ اے احمد جو شیخ اور خلیفہ سے درم و دینار کی وجہ سے بغض

الدرهم والدينار فهو قد فتح على نفسه ابواب

درم و دینار پس آنکس تحقیق کشادہ بر ذات خود درہای

رکھتا ہے وہ اپنے نفس پر دوزخ کے دروازے کھولتا ہے

النار وله يا احمد من احب الفقراء فهو ملك

دوزخ اے احمد کسے کہ دوست دارد فقیران را پس آنکس فرشتہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیروں کو دوست رکھتا ہے وہ فرشتہ

ومن ابغض وقع في البير فهلك وله يا احمد

است و کسے کہ بغض دارد افتاد در چاہ پس بمرد اے احمد

صفت ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ کنوئیں میں گرتا اور ہلاک

مَنْ اَحَبَّ الشُّيُوخَ فَهُوَ سُمِّيَ خَيْرَ النَّاسِ وَمَنْ

کسے کہ دوست دارد بزرگہارا پس آنکس نام کردہ شود بہتر مردمان

جو شیخ کو دوست رکھتا ہے اوسکا نام خیر الناس ہے

اَبْغَضَهُمْ عُدَّ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ الْمَرِيْدِ الْخَنَّاسِ

و کسے کہ دشمن دارد بزرگانرا شمردہ شود از جملہ شیطان بدبخت

اور جو شیخ سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان خناس مین شمار کیا گیا ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ حُبُّ الْفُقَرَاءِ يَقُوْدُ اِلَى الْجِنَانِ وَ

اے احمد دوستی فقرا مے کشد بطرف بہشت

الہام ہوا کہ اے احمد فقیرون کی محبت جنت کی طرف کھینچتی ہے اور

بُغْضُهُمْ يَسُوْقُ اِلَى النِّيْرَانِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا

و دشمنی فقرا مے برد بسوی دوزخ اے احمد وقتیکہ

اور انسے عداوت رکھنی دوزخ کی طرف کھینچتی ہے الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو

تَكَلَّمْتَ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ فَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ

تکلم کنی تو پیش بزرگ پس بلند مکن آواز خود را

شیخ کے روبرو کلام کرے تو بلند اواز سے نکرنا اور شیخ کی آواز سے بلند اور

فَوْقَ صَوْتِهٖ وَاغْضُضْ مِنْهُ مُرَاعِيًا لِلْاَدَبِ

بالای آواز آن شیخ و فروتنی بکن تو ورآن برعایت ادب

نکرنا اور فروتنی و عجز برعایت ادب کرنا

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلْبَخِیْلُ یُعَادِیْہِ الصِّغَارُ وَالْکِبَارُ

اے احمد بخیل دشمن دارد بخیل را خورد و کلان

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل سے چھوٹے بڑے سب دشمنی

وَالسَّخِیُّ یُوَالِیْہِ الْاَبْرَارُ وَالْاَخْیَارُ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

و سخی بزرگ پندارند اورا نیکان و بہتران اے احمد

رکھتے ہیں اور سخی کو سب ابرار و اخیار بزرگ جانتے ہیں الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْعَاصِیْ یَخَافُ الْمَوْتَ ھٰذَا وَالْمُطِیْعُ لَایَخَافُ

گنہگار می ترسد موت را این موت صوری است فرمان بردار نمی

گنہگار موت ظاہری سے خوف کرتا ہے اور مطیع نہیں خوف کرتا

لِاَنَّہٗ اَطَاعَ نَفْسَہٗ وَھٰذَا اَطَاعَ لِلْمَوْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

زیرا کہ عاصی بدرستی کہ فرمان برداری کرد ذات خود را و فرمان بردار فرمان برداری کردہ است

کیونکہ عاصی مطیع نفس ہے اور مطیع مطیع مولی ہے الہام ہوا کہ ای احمد

اِنَّ اَفْضَلَ الْاَذْکَارِ التَّھْلِیْلُ لِیُوْحَدَ بِھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ

اے احمد بدرستی بہتر ذکرہا کلمہ طیب گفتن است تا باین کلمہ صاحب

افضل ذکروں کا ذکر کلمہ طیب ہے تاکہ ایک معلوم ہوئی

اَلْمَلِکُ الْجَلِیْلُ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْاَوْلِیَاءُ نُوَّابُ الْاَنْبِیَاءِ

بزرگ اے احمد اولیا نائب انبیا اند

ملک جلیل الہام ہوا کہ اے احمد اولیاء انبیا کے نائب ہیں

لِاَنَّ الْاَوْلِیَاءَ یَقْتَدُوْنَ بِالْاَنْبِیَاءِ وَیَسِیْرُوْنَ

زیرا چه اولیا پیش روی مے کنند بہ پیغمبران وخصلت مے گیرند

کیونکہ اونکی اقتدار کرتے ہیں اور انکی خصلتیں اختیار کرتے ہیں

بِسِیَرِہِمْ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا جَلَسَ التِّلْمِیْذُ بَیْنَ

بخصلتہائے ایشان اے احمد وقتیکہ نشیند شاگرد پیش

الہام ہوا کہ اے احمد جب کوئی شاگرد اوستاد

یَدَیِ الْاُسْتَاذِ وَسَمِعَ حَرْفًا مِنْ فِیْہِ فَقَدْ ثَبَتَ

استاد و بگیرد حرف از دہن وے پس ثابت

کے روبرو بیٹھتا ہے اور اوسکے منہ سے ایک حرف سنتا ہے

حَقُّہٗ عَلَیْہِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ لِلْاُسْتَاذِ حُقُوْقٌ

مے شود حق استاد بر وے شاگرد اے احمد مر استاد را حق ہا است

تو اوسپر استاد کا حق ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد شاگرد پر استاد کے

عَلَی التِّلْمِیْذِ وَجَبَ عَلَیْہِ اَنْ یُؤَدِّیَہَا بِمَا اسْتَطَاعَ

بر شاگرد واجب است بر آن تلمیذ آنکہ اداکند آن حقوق بچیزیکہ طاقت

بہت حق ہیں شاگرد پر واجب ہے کہ بقدر استطاعت اونکو ادا کرے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِنَّ الْاُسْتَاذَ خَیْرُ الْاٰبَاءِ فَلِمَ ضَیَّعْتَ

اے احمد بدرستی استاذ بہترین پدرہا ست پس چرا ضایع مے کنی

اور الہام ہوا کہ اے احمد استاد خیر الاباء ہے پس نافرمانی کرکر

حقوقه بالعقوق اذا خالف التلميذ استاده

حق آن استاد را بنافرمانی وقتیکه مخالفت کند شاگرد استاد

اوسکے حقوق کو کیون ضایع کرتا ہے اگر کوئی شاگرد اپنے

فیخاطب بذلک یوم القیامة ویواخذ و

خود را پس خطاب کرده میشود بان مخالفت در روز قیامت و مواخذه کبیر شود

استاد کی مخالفت کرے گا تو قیامت کے دن اسکا سوال ہوگا اور پکڑ

له یا احمد انا شر الناس لان الناس یظنون

اے احمد من بدترین آدم هستم زیرا چه آدمی ظن همی کنند

الہام ہوا کہ اے احمد مین بدترین آدمیون کا ہون کیونکہ

خیر بی وانا لست کما اظن وله یا احمد اذا

بمن نیکو و من نیستم چنانچه گمان کرده شدم اے احمد وقتیکه

لوگ میری طرف گمان نیک کرتے ہین اور مین ویسا نہین ہون اور الہام ہوا کہ اے احمد جب

تخاصم المریدان ثم تصالحا فلا کلام لهما بعد

جنگ بکنند دو مرید پس صلح کردند پس نیست هیچ سخن هر دو را بعد

دو مرید جنگ کرتے ہین پھر صلح کرتے ہین تو بعد استغفار کے

الاستغفار وله یا احمد النشاط والاستقامة

بخشیدن اے احمد شادمانی و استواری

پھر کچھ کلام انپر نہین ہے الہام ہوا کہ اے احمد نشاط و استقامت کی

مِنْ أَعْمَالِ الرِّجَالِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ رُبَّ عَامِرِ الْبَيَانِ

از اعمال مردانست اے احمد بسا آراستہ کنندہ خانہا

اچھے لوگوں کے اعمال سے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بہت لوگ مکانوں کے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِلصَّمْتِ ثَلٰثَةُ أَحْرُفِ الصَّادُ

اے احمد لفظ صمت سہ حرف است صاد است

اور الہام ہوا کہ اے احمد صمت کے تین حرف ہیں صاد میم تا صاد سے مراد صوف

وَالْمِيمُ وَالتَّاءُ فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصُّوفِ وَالْمِيمُ

و میم است و تا است پس صاد عبارت است از صوف و میم

اور میم مراد ہیں یعنے کذب ہے اور تے سے ترس پس جو شخص خاموش

عَنِ الْمَيْنِ وَهُوَ الْكِذْبُ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ التُّرْسِ

عبارت از کذب است و تا عبارت است از سپر

رہا وہ بچا یا گیا بلاؤں سے اور بے نیاز ہوا کذب سے پس گویا کہ

فَمَنْ صَمَتَ فَقَدْ صِينَ عَنِ الْبَلَاءِ وَاسْتَغْنَى عَنِ

پس کسے کہ خاموش ماند تحقیق نگاہداشتہ است از بلا و بے نیاز است از کس

اوسکی خاموشی نے سب آفتوں کو جو بولنے اور کلام

الْكِذْبِ فَكَأَنَّمَا صَارَتْ صَمْتُهُ تُرْسًا يَمْنَعُ مِنْهُ

از دروغ پس گویا کہ گشتہ است خاموشی وے سپر منع کنندہ از وے

کرنے سے پیدا ہوتے ہیں منع کر دیا

جَمِيعَ الآفَاتِ الَّتِي يَتَوَلَّدُ مِنَ الْمَنْطِقِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

ہمہ بلاہا را آنکہ پیدا مے شود از گفتار اے احمد

تمام آفتیں پیدا ہوتی ہیں بولنے سے الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ أَطَاعَهَا فَهُوَ

کسیکہ مخالفت کند نفس را پس او مرد است وکسیکہ اطاعت

جسنے نفس کی مخالفت کی وہ مرد ہے اور جسنے نفس کی اطاعت کی

رُجَيْلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَا يَنَالُ الْمُرِيدُ الْمُرَادَ قَبْلَ الْخُرُوجِ

کند آنرا پس آن مرد مرد زبون ہست مرید نے رسد مراد را پیش بیرون آمدن

وہ مردک ہے الہام ہوا کہ اے احمد مرید مراد کو نہیں پاتا

عَنِ النَّفْسِ لِأَنَّ النَّفْسَ تَطْلُبُ مِنْهُ مَا تَشْتَهِي

از نفس زیراچہ نفس طلب مے کند از ان شخص چیزیکہ

جب تک نفس سے نہیں نکلتا کیونکہ نفس

وَلَا يَحْصُلُ مَطْلُوبُهَا بِدُونِ الْاشْتِغَالِ

و حاصل نمے شود مطلب آن نفس بغیر مشغول بودن

اپنے مطلوب کو چاہتا ہے اور مطلوب نفس کا بغیر

بِالدُّنْيَا يَفُوتُ رِضَاءُ الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دنیا بدور بودن رضامندی مولے اے احمد

دنیا میں مشغول ہونے کے اور رضاء مولی فوت کرنے کے نہیں حاصل ہو سکتا

أَيُّهَا الزَّائِرُ لَا تَزُرْنِي لِأَنِّي شَرُّ مَزُورٍ وَخَيْرٌ

اے ملاقات کنندہ ملاقات مکن مرا زیرا چہ من شر هستم

کہ کہ اے ملاقات کرنے والو مجھسے ملاقات نکرو کیونکہ مین سب سے برا ہون

مِنْ كُلِّ مَزُورٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ نَفْسَهُ فِي

و بہتر از من کل ملاقات کردہ شدہ اند اے احمد کسے کہ ترک کند ذات خود را

اور میرے سوا جس سے ملاقات کروگے وہ بہتر ہوگا الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص

الْهَوَاءِ سُدًى كَيْفَ لَهُ سَبِيلٌ إِلَى الْهُدَى وَلَهُ

در خواہش نفس چگونہ مر اورا راہ باشد بسوئے ہدایت اے

اپنے نفس کو اوسکی خواہش پر چھوڑ دیتا ہے اوسپر دروازہ معرفت کا بند ہوجاتا

يَا أَحْمَدُ الْإِرَادَةُ تَصِحُّ بِالتَّوْبَةِ عَنِ الْمَعَاصِي وَ

احمد مرید بودن صحیح شود بتوبہ از گناہان

اور الہام ہوا کہ اے احمد ارادت گناہوں توبہ کرلی اور اوسکی زخارف کے چھوڑنے

وَيَتِمُّ بِتَرْكِ الدُّنْيَا وَزَخَارِفِهَا فَمَنْ لَمْ يَأْتِ

و تمام مے شود بترک دنیا و زخارف آن پس کسے کہ نیارد باین ہر دو .

سے تمام ہوتے ہی پس جسمین یہ دونون

بِهٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ لَا يُسَمَّى مُرِيدًا عِنْدَ الْقَوْمِ

شرط نامیدہ نمے شود مرید نزدیک مردان

شرطین نپائی جائین وہ قوم کے نزدیک مرید نہین ہے -

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَصْبَحَ أَسِيرُ النَّفْسِ وَأَمْسَى

اے احمد کسے کہ در وقت صبح اسیر نفس باشد و در وقت

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو صبح کو بھی نفس کا تابع و اسیر ہو اور شام کو بھی اوسکا

أَسِيرُهَا فَهُوَ لَا يُعَدُّ مِنَ الرِّجَالِ بَلْ يُعَدُّ مِنَ

شام تابع آن نفس پس آنکس شمار کردہ نشدہ از مردان بلکہ شمار کردہ شود

فرمان بردار رہے وہ مردوں میں شمار نہیں کیا

الْمُخَنَّثِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَصْبَحَ الْعِشْقُ غَالِبًا

از نامردان اے احمد وقتیکہ بگردد عشق غالب

جاتا مخنثوں میں شمار کیا جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر صبح کو عشق غالب ہے

وَظَلَّ قَاهِرًا وَقَادِرًا أَمْسَى الْعَقْلُ مَغْلُوبًا عَاجِزًا

و بگردد زور آور و صاحب قدرت میگردد عقل مغلوب و زبون

و قاہر و قادر ہوتا ہے تو شام کو عقل مغلوب اور عاجز ہوتی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي

اے احمد عشق و عقل جمع نشوند ہر دو

الہام ہوا کہ اے احمد عشق و عقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتی کیونکہ سلطان عشق جب

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

در دل واحد زیرا چہ وقتیکہ درآید بادشاہ عشق

ضابطہ او وقتدار کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو عقل شکست کھا کر بھاگ کر فرار ہوتی ہے

ضَابِطًا مُقْتَدِرًا قَدْ فَرَّ مِنْهُمَا مَسْتُورًا قَ لَهُ

غالب قادر تحقیق میگریزد و عقل مغلوب پوشیده است

یَا اَحْمَدُ كُلُّ طَبِيبٍ يُعَالِجُ وَيُدَاوِي الْمَرْضَىٰ وَ

احمد هر طبیب علاج می کند و دارو می کند بیماران را و

الہام ہوا کہ اے احمد ہر طبیب مریض کی دوا اور علاج کرتا ہے اور

طَبِيبِي يُمْرِضُ وَيُسْقِمُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِنَّ الطَّبِيبَ

طبیب من مرض می دہد و زبون می کند اے احمد تحقیق طبیب

میرا طبیب مریض اور سقیم اور بیمار بناتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد طبیب

يُعَالِجُ لٰكِنْ طَبِيبِي اَمْرَضَ يُمْرِضُ اَمْرَاضَهُ وَرَضِيتُ

علاج می کند لیکن طبیب من آزار میدهد بازآری از آزار او راضی

علاج کرتے ہیں لیکن میرا طبیب مریض کرتا ہے اپنے امراض سے

عَنْهُ بِمَا قَضَىٰ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ صَاحِبُ لِسَانٍ

می شوم آزان طبیب بچیزیکه حکم کرد اے احمد عالم صاحب بیانست

اور میں راضی ہوں جو اوسکا حکم ہے اوسپر الہام ہوا کہ اے احمد عالم صاحب

وَالْعِبَادَاتِ وَالْفَقِيرُ صَاحِبُ الرُّمُوزِ وَالْاِشَارَاتِ

و صاحب عبادات است و فقیر صاحب رمز است و اشارات

بیان و عبادات ہے اور عارف صاحب رمز و اشارات

وله یا احمد العالم طالب الشهرة والعرفان
اے احمد عالم طالب شہرت ست و طالب معرفت
الہام ہوا کہ اے احمد عالم طالب شہرت اور عرفان کا ہے اور عارف
والفقیر طالب الخمول والکتمان العالم یعرف
و فقیر طالب خمول است و پوشیدگی عالم تعریف میکند
طالب گمنامی اور کتمان کا ہے عالم
نفسه بالنطق والفصاحة والفقیر یجهل نفسه
ذات خود را بگویائی و فصاحت و فقیر جاہل مے کند
اپنے نفس کو جانتا ہے گویائی فصاحت سے اور فقیر اپنے نفس کو بھولتا ہے
مع العلم والبلاغة وله یا احمد العالم یجهد
ذات خود را با دانش و بلاغت اے احمد عالم کوشش میکند
علم و بلاغت سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم کوشش کرتا ہے
فی اقتباس الزیادات والفقیر یجاهد فی
در حاصل کردن زیادتی و فقیر کوشش مے کند
حاصل کرنے زیادات میں اور فقیر سعی کرتا ہے
الطاعات والعبادات وله یا احمد العالم
در عبادات و طاعات اے احمد عالم
طاعت و عبادات میں اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

يُحِبُّ اَنْ يَجْتَمِعَ الْخَلْقُ لَدَيْهِ وَالْفَقِيْرُ يَرْضٰى

دوست میدارد آنکه جمع شوند خلق نزدیک من و فقیر راضی نشود

اسباب کو جو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے پاس مخلوقات جمع ہوا اور فقیر اسباب سے راضی

بِاَنْ لَّا يُشَارَ اِلَيْهِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْاِنْقِطَاعُ

بآنکه اشارت کرده نشود ای احمد جدائی دو

کہ اوسکی طرف کوئی اشارہ بھی نکرے الہام ہوا کہ اے احمد انقطاع

اِنْقِطَاعَانِ اِنْقِطَاعٌ عَنِ الْخَلْقِ لِيَحْصُلَ بِالْعُزْلَةِ

جدا شدگی اند جدا شدگی از خلق ہست تا آنکه حاصل شود گوشه

دو ہیں ایک انقطاع خلق سے اور یہ عزلت سے حاصل ہو جاتا ہے

وَهٰذَا اَيْسَرُ وَاَسْهَلُ وَالْاِنْقِطَاعُ عَنِ النَّفْسِ

نشینی و این آسان تر است و سهل تر است و جدا شدگی از نفس

اور یہ آسان ہے دوسرا انقطاع نفس سے اور یہ بغیر ریاضت

لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِالرِّيَاضَةِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَهٰذَا

حاصل نشود مگر بریاضت و کوشش و این دشوار

اور مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتا اور یہ

اَشَقُّ وَاَشَدُّ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ اَفْطَرَ وَمَنَعَ حَوَاسَّهُ

تر است ای احمد کسیکه افطار کند و منع کند حواس

دشوار ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص افطار کرتا ہے اور حواس

الخمس مما لا يعنيه فخير ممن امسك عن الاكل

خمس را از چیزے کہ بے فائدہ است پس بہتر است از کسے کہ امساک کردہ از

خمس کو لایعنی سے روکتا ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو روزے

والشرب ويبيح حواسه ويتركها الى المحظورات

خوردن و نوشیدن و علاقہ میکند حواس خود را و ترک کند حواس را بسوے بدیہا

رکھتا ہے اور حواس کو محظورات اور ممنوعات میں ڈالتا ہے

والممنوعات وقال يا احمد رب صائم مفطر

و منہیات اے احمد بسا صائم افطار کنندہ ام

اور الہام ہوا کہ اے احمد بہت سے روزہ رکھنے والے صائم

صائم لان من امسك عن الاكل والشرب

و بسا افطار کنندہ روزہ دارند زیرا چہ کسے باز ماند از خوردن و نوشیدن

نہیں ہوتے ہیں کیونکہ جو کھانے پینے سے باز رہے اور اعضا کو ممنوعات میں ڈالے

وترك جوارحه الى الممنوعات فهو صائم عند اهل

و بگذارد اعضا خود را بسوے بدیہا پس آن روزہ دار است نزدیک

وہ اہل شریعت کے

الشريعة وهو مفطر عند اهل الحقيقة ومن افطر

صاحب شریعت و افطار کنندہ نزدیک صاحب حقیقت و کسے افطار کند

نزدیک ہے صائم روزہ سے اور [illegible]

وَمَنْعُ جَوَارِحِهِ مِنَ الْمَحْظُورَاتِ فَهُوَ مُفْطِرٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِيقَةِ

وباز دارد اعضاے خود را از بدیہا پس آن افطار کنندہ ہست نزد صاحب

نزدیک صایم نہین ہوتا اور جو افطار کرتا ہے

وَمَنْ صَامَ وَرَاعَى هٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ فَصَوْمُهٗ تَامٌّ فِي الشَّرِيعَةِ

حقیقت و کسے کہ روزہ دارد و رعایت کند این دو شرط را پس روزہ وے تمام است

اور جوارح کو برائیون سے روکتا ہے وہ شریعت

وَالْحَقِيقَةِ نَظَرْتُ فِي الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْخُلُقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ

و شریعت و حقیقت دیدم من در بخل و بد خلق پس یافتم ہریکے از ان

کی رو سے صایم نہین اور طریقت کی رو سے صایم ہے

مِنْهُمَا سُوْءَ الْخِصَالِ لِاَنَّهُمَا شُعْبَتَانِ مِنَ الْكُفْرِ وَنَظَرْتُ فِي

ہر دو را بد خصلت زیرا چہ آن دو دو شاخ اند از کفر و نظر کردم

اور جو روزہ رکھے اور اوسمین یہ دونو شرطین ملحوظ

الْجُوْدِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَحْسَنَ

در جود و خوش خلق پس یافتم ہریکے از ان ہر دو نیکو

رکھے اوسکا روزہ کامل ہوتا ہے

الْخِصَالِ لِاَنَّهُمَا شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ فَالْوَيْلُ عَلٰى مَنْ فِيْهِ وَاحِدٌ

خصلت زیرا چہ آن ہر دو دو شاخ اند از ایمان پس ہلاکی

از روے شریعت و طریقت کے مین نے بخل اور بد خلقی کی طرف نظر کی دونو

لِغَيْبَةِ أَخِيهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَى لِمَنْ رَأَى عُيُوبَ نَفْسِهِ وَ

دهن خود براے گله برادر خود اے احمد خوشی است مر کسے را که به بیند عیب خود را

برا پایا کیونکه یهه دونون شاخین کفر کی هین اور مین نے جود اور حسن خلق کو دیکها

لَمْ يَرَ عُيُوبَ غَيْرِهِ وَالْوَيْلُ عَلَى مَنْ يَرَى عُيُوبَ غَيْرِهِ وَلَمْ

و نه بیند عیب دیگر را و بلا کسے است بر کسے که بیند عیب دیگرے را و نه بیند

ان دونون کو عمده پایا کیونکه یهه دونو شعبه ایمان کے هین پس هلاکت

يَرَ عُيُوبَ نَفْسِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ أُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ

عیب خود را اے احمد کسے که مالک شود دو گوش خود را

اوسکے لیے جسنے زبان کو منه مین حبس کر رکها هے اور خرابی اوسکے لئے جسنے زبان کو بهالی

لَا يَقْعُدُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

و دو چشم خود را تا در نه نشیند شیطان بر وے اے احمد کسے که مالک شود دست

مسلمان کی غیبت مین کهول رکها اور الهام هوا که اے احمد خوشخبری هے اوسکے لئے هے جس نے

يَتَوَطَّنُ الشَّيْطَانُ لَدَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ وَفَخِذَيْهِ

و پاے خود را نه آید شیطان نزدیک وے اے احمد کسے که مالک شود دو بازو خود را

اپنے نفس کے عیبون کو دیکها اور غیر کے عیبون کو نه دیکها اور خرابی اوسکے

أَكْرَمَهُ اللهُ فِي دَارَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَاشَرَ أَهْلَ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا هُوَ

و دو ران خود را بزرگ گرداند او را خداے در هر دو سرا است اے احمد کسے که همنشین شد اهل نفس در دنیا

اوسکے لئے جسنے غیر کے عیبون پر نظر کی اور اپنے عیبون کو نه دیکها الهام هوا که اے احمد

مَلِكُ العَشائرِ في العُقبىٰ ولكَ يا احمدُ بلادُ القرآنِ ثلٰثةُ العالمِ

بادشاه قبیله در آخرت ای احمد خوانندهٔ قرآن سه هست عالم

جو اپنی کانون اور آنکھوں کا مالک ہو اس پر شیطان اوسپر قدرت نہیں پاتا الہام ہوا کہ اے احمد جو اپنی

والزاهدُ والعارفُ اما العالمُ فهو بتأنٍّ وبالتدبرِ والتفكرِ واما الزاهدُ فهو

و زاهد و عارف اما عالم پس آن عالم میخواند بتأمل و فکر و اما زاهد پس

ہاتھ پاؤں پر مالک ہوتا ہے شیطان اُسکے پاس نہیں رہتا الہام ہوا کہ اے احمد جو زبان اور ستر پر

مُجتهدٌ في كثرةِ التلاوةِ واما العارفُ فلهُ شأنٌ عظيمٌ في التلاوةِ

آن زاهد جهد میکند در زیادتی خواندن و اما عارف پس مراد از طریق بلند

ہوتا ہے اسکو اللہ تو جہان میں بزرگی دیتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو نفس پر دنیا میں مالک ہے حقیقت میں

لِأنّهُ يتلو متكلماً مع اللهِ ولكَ يا احمدُ كلُّ لفظٍ يتولدُ من لسانٍ فهو يبقى

در خواندن زیرا چه آن میخواند در انحال که کلام کننده است با خدای . ای احمد هر لفظ

بادشاہ ایک قبیلہ کا ہو کر اُٹھیگا الہام ہوا کہ اے احمد تلاوت قرآن کی تین ہیں ایک عالم دوسری زاہد

في الآذانِ وكلُّ معنى يخرجُ من الصدرِ فهو يقعُ في هيولىٰ يا احمدُ

پیدا میشود از زبان پس آن لفظ باقی میماند در گوشها و هر معنی که بیرون می آید

تیسری عارف عالم تلاوت کرتا ہے تفکر و تدبر سے اور زاہد زیادہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور عارف کی

الجَنانُ أبلغُ من ذكرِ اللسانِ ولكَ يا احمدُ دعاءُ العاصينَ لا يسمعُ فيهِ شيءٌ

از سینه پس آن واقع میشود در دریاها ای احمد ذکر دل بهتر است از ذکر زبان ای احمد ظرف عالم

تلاوت میں بڑی شان ہے کیونکہ وہ خدا سے باتیں کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو لفظ زبان سے پیدا ہوتا

قَلِيلٌ لِأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ عَنِ الْمُفْرَدَاتِ وَالْمَحْفُوظَاتِ وَوِعَاءُ الْفَقِيرِ فَسِيحٌ يَسَعُ

اندک زیرا چہ مے گوید از خواندن و از یاد داشت و ظرف فقیر کشادہ ست گنجائش

الہام ہوا کہ ای احمد ظرف عالم کا تنگ ہے اسمیں تھوڑے قلیل سکتی ہے کیونکہ عالم مفردات و محفوظات سے کلام

مِنَ الْأَشْيَاءِ لِأَنَّهُ يَنْطِقُ عَنِ الْمُلْهَمَاتِ وَالْوَارِدَاتِ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ أُوتِيَ لِمَنْ

مے کند و آن بسیارے از اشیا زیرا چہ فقیر مے گوید از روشنی دل و از چیزہا کہ گنجد

کرتا ہے اور ظرف فقیر کا وسیع ہے اسمیں وسعت بہت اشیا کی اسلئے ہے کیونکہ یہہ کلام کرتا ہے ملہمات

وَقْتُهُ مَقْتٌ وَقُلْ لَهُ يُقَالُ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهُ أَيْ لَا يَخُوضُ حَدِيثَهُ

از خدا بلا کے مر کسے را وقت وے بیفائدہ ہست گفتہ مے شود کہ شناسد خدا را گنگ

اور واردات سے الہام ہوا کہ ای احمد خرابی اسکے لئے جسکا وقت بیفائدہ جاتا ہے الہام ہوا کہ ای احمد کہا گیا

لَا يَعْنِيهِ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَكَرَ وَكَدَّ فَقَدْ هَلَكَ وَبَادَ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ

زبان او یعنی در نمی آید در حدیثے کہ بیفائدہ ہست ای احمد کسے کہ مکر کند و کوشش کند پس

جسکو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اوسکی زبان گنگ ہو جاتی ہے یعنی لایعنی باتوں میں خوض

اَلسَّخِيُّ مِنْهُمْ سَخِيٌّ وَالْجَوَادُ جَوَادٌ بِغَيْرِ اللّٰهِ وَ اِثْبَاتٌ

ہلاک شدہ و ہلاک شد ای احمد ... سخی ... کسے ...

الہام ہوا کہ ای احمد جسنے مکر کیا اور اسکو مکر کیا پس ہلاک ہوا اور تباہ ہوا الہام ہوا کہ اے احمد سخی وہ کہ

الشُّعَرَاءُ السَّخِيُّ عَمِيَ بِسَنَايَاهُ ثَبَتَ

سخی ہست و الشاو کرم ... سخاوت ...

تمیز کرکے بخشش کرے اور جواد وہ ہے جو بغیر تمیز کے سخاوت کرے اور اس مصرعہ کو ہم پڑھتے ہیں

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق آدم علی صورته والصلوٰة والسلام علی محمد الذی هو شمس النبوة وعلی آله واصحابه واتباعه الذین هم سراج الهدایة اجمعین

اما بعد خاکسار سراپا انکسار درویش احمد حسن جمالی النسب حنفی المشرب چشتی النظامی مسلک معروض میدارد که بر ارباب خرد و دانش مخفی نماند و محتجب نگردد که ذات بابرکات اولیاء کرام که بمدارج اینهان حدیث قدسی اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری جلوه می فرماید و علماء ذوی الاحترام که باقتدار اینهان العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل خلاصه کائنات فرموده همواره و علی الدوام باصلاح حالات ظاهر و باطن خلق الله مامور و مشغول و هر زمان و آوان بامداد غیبی نکات لا نجل و کلمات شطحیات که از فحوائش مشام جان عشاق معطر و معنبر میگردد. از لسان فیض ترجمان آن مقربان بارگاه ایزد سبحان سرزده میشوند. لله الحمد که درین ایام میمنت التیام نسخه ملهمات که از غایت حسن و خوبی چو حسینان ماه وش و خوش منظران ملیح نقش بر عارض زیبای خود برقع حیا کشیده از چشم مشتاقان سوخته جان بپرده کتمان محجله نشین بود منجمله تصانیف علامه عصر و شیخ زمان یکتائے میدان بلاغت و شهسوار عرصه فصاحت مخدومنا و مولٰینا سلطان احمد عرف بقطب جمال الدین احمد خطیب الهانسوی بن خواجه حمید الدین عرف خواجه حمید بن خواجه سلطان مظفر کوفی بن خواجه ابراهیم بن خواجه ابوبکر بن خواجه عبد الله بن خواجه عبد الرشید بن خواجه عبد الاحد بن خواجه عبد الاسلام امام زاده بن حضرت امام اعظم ابو حنیفه قدس الله سرهم. بسعی تمام و ابرام مالاکلام فخر خاندان نسبی جمالی دستگیر درماندگان دادرس ملهوفان عدل پرور دادگستر جناب پیرجی محمد رفیع الدین صاحب هانسوی خان تحصیلدار دهلی نبیره حضرت قطب صاحب ممدوح مدظله العالی بنظر رفاه و فیض رسانی هر خاص و عام خلق الله زیر انطباع کنانیده تا آب رفته بجوی باز آید. و تشنگان بادیه کلفت را سیرابی بخشد. اگرچه بعض جا با اینهمه سعی که شیرازه جمعیتش از هم پراگنده بود و چون اوراق پریشان به نظر می آمد بیرون تو اغلاط بر صفحه قرطاس

بیفتند سلبش بجز این چه گفته آید که نسخهٔ منقول عنها مغشوش بود و دست تطاول نساخ باو رسیده احتیاج داشت که تحصیلدار صاحب موصوف در تنقیحش کارمسیحائی فرموده پس چونکه نسخهٔ موصوفه بزبان عربی بود لهذا تحت آن ترجمه بزبان پارسی قلمش نگاشته باز ترجمه بزبان اردو بدین لحاظ که درین عصر در مجالس و مجامع هندوستان چه مذاکره و محاوره و چه درس تدریس منحصر بزبان اردو ست تحت ترجمهٔ فارسی صورت کتابت یافت پس هریک ازین لآلی ثلثه یکے بعد دیگرے برشتهٔ انطباع منسلک گردید حالا نبذی از حالات جدے و امجدی حضرت قطب صاحب زیب تسطیر میگردد واضح باد که حضرت قطب جمال الدین احمد هانسوی از خلفای اعظم حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والشرع والدین گنجشکر قدس سره بود چنانکه صاحب سیر الاولیاء می فرمایند منهم آن شیخ باکرامت و خاطر حاظر او از غیر حق سلامت آن از رسوم و تکلف بری اعنی آن شیخ جمال الملة والدین هانسوی الخطیب که جمال اہل حقیقت و قدوهٔ اہل طریقت بود بعلم و تقوی و لطافت طبع و در وی تی مخصوص و نظم او که دستور عاشقان خداست دلیل بر کمال عشق او می کند و این بزرگ خلیفهٔ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والشرع والدین قدس الله سره العزیز بود و بمرتبهٔ مشائخ کبار رسیده و شیخ شیوخ العالم تا دوازده سال بصحبت او در هانسی ساکن بود و در باب او شیخ شیوخ العالم کرات فرموده که جمال جمال ماست و گاہے فرموده است که جمال میخواهم که گرد سر تو بگردم و این سخن دلیل واضح ست بر عظمت آن بزرگ و قرب منزلت آن بزرگ پس کاتب الحروف این چند کلمات دعائیه که حضرت شیخ شیوخ العالم بحق حضرت قطب جمال الدین احمد هانسوی فرموده و ایشان را شیخ حمید نظم آورده و از حضرت قطب نور الدین هانسوی نبیرهٔ قطب جمال الدین سرخیست مینگارد - این اند -

نظم

چنین فرمود شیخ اسلام مسعود فرید الدین	بشیخ دین جمال هانسوی کو بود باتمکین
جمال ما جمال ماست میخواهم که گرد سر	جمال خود بگردم لیک گرمیائے نوازش بین
جمالا گر ارادت با مریدان بپندی جمال بنظر	ارادت بر جمال آوردی ای شیخ و بے کین
[illegible]	مراشد او بقصد رداد است آن شیخ نکو آئین

ندر خانه جمال ما ز شیر آں رسد دستی	۶	مخل ناید بهانسی تا بود خاک جمال الدین
در آید هر که با خانه جمال از در بر آید او		در افتد هر که بر افتد شود بے بهره و غمگین
بگفت این هفت کلمه پیش راوی شیخ راستگو		حمید الحق رسید از وی منور را که نظم است [illegible]

نقل ست از جواهر فریدی شیخ شیوخ العالم هر گرا خلافت نامه دادی نزد قطب جمال الدین فرستادی
اگر او قبول کردی تعیین شدی۔ و فرموده که پاره کردهٔ جمال را فرید نتواند دوخت نقل در سیر الاولیا
از حضرت سلطان المشائخ که شیخ شیوخ العالم شخصے را خلافت نامه داده بود و او را فرمود که چوں
در هانسی برسی جمال ما را بنمائی چوں آں شخص در هانسی آمد و خلافت نامه که از شیخ شیوخ
العالم یافته بود به خدمت شیخ جمال الملة والدین نمود شیخ جمال الدین آں خلافت نامه را پاره
کرده و فرمود تو شایان خلافت نه ما تا که آں شخص بالتماس و مزاحمت از شیخ شیوخ العالم
خلافت نامه یافته بود الغرض آں شخص از هانسی در اجودهن باز آمده خلافت نامه که شیخ جمال الدین
پاره کرده بود به خدمت شیخ شیوخ العالم نمود پس شیخ شیوخ العالم فرمود که پاره کردهٔ
جمال را ما نتوانیم دوخت ایضاً حضرت سلطان المشائخ میفرماید که عظمت قطب جمال الدین
بحدے بود که آں زمان که شیخ شیوخ العالم قدس سره العزیز مرا به دولت خلافت خود بنواخته
فرمود که این خلافت نامه در هانسی به مولانا جمال الدین بنمائے۔ چوں باز گشتم از حضرت
شیخ شیوخ العالم در هانسی رسیدم شیخ جمال الدین را خلافت نامه نمودم بشاشت
و ملاطفت بسیار کرد و این بیت بر زبان مبارک راند۔ خدائے جهاں را هزاراں سپاس
که گوهر سپرده بگوهر شناس ؛ کاتب الحروف می گوید که جناب مولانا جمال الدین احمد
هانسوی مطابق این قول الشهرة آفة والخمول عافیة تمامت عمر خود به عجز و انکسار
گذران کرد و هیچ مریدے نگرفت و در سن پانصد و هشتاد ۵۸۰ تولد شد و در سن ششصد و پنجاه و نه ۶۵۹
بالمواجه حضرت شیخ شیوخ العالم ازیں عالم فنا به عالم بقا خرامید و عمر شریف آنحضرت به
هفتاد و نه رسیده بود۔ پس ازاں پسرش حضرت قطب برهان الدین صوفی هانسوی

شیخ شیوخ العالم بیعت شد چنانچه تفصیل این قصه صاحب سیر الاولیا بدین نمط می‌نویسد که چون شیخ جمال الدین نقل کرد او مونا کھاد
شیخ جمال الدین هم رحمها الله علیهما مصلی و عصا شیخ جمال الدین که از شیخ شیوخ العالم یافته بود همه مولانا برهان الدین
صوفی پسر خود و شیخ جمال الدین که پدر شیخ قطب الدین منور بود در عالم صغر بود به خدمت شیخ شیوخ العالم
برد شیخ شیوخ العالم بر حمت مولانا برهان الدین مذکور را التعظیم و تکریم نمود و بشرف ارادت و بیعت خود مشرف
گردانید و چند روز بر خود داشت و به وقت مراجعت خلافت نامه و آن مصلی و عصا با نعمتی که مولانا شیخ جمال الدین
روان کرده بود به مولانا برهان الدین صوفی بخشید و فرمود چنانچه جمال الدین از جهت ما مجازی بود تو هم
مجازی باید که چندگهی در صحبت مولانا نظام الدین باشی یعنی سلطان المشائخ درین محل ما در مومنان به خدمت
شیخ شیوخ العالم عرضداشت کرد به زبان هندی که - کھوجا برهان الدین بالا ہے - یعنی خورد است
این بارگران را طاقت نتواند آورد شیخ شیوخ العالم قدس سره العزیز فرمود بزبان هندی که ما در مومنان
(پونوں کا چاند بھی بالا ہوتا ہے) یعنی ماه شب چهار دهم در اول شب خورد می‌باشد که به تدریج بکمال می‌رسد
خواجه سنائی میگوید مصرع برگ توت است که گشته است بتدریج اطلس - پس شیخ شیوخ العالم مولانا
برهان الدین را وداع کرد و مولانا برهان الدین بر حکم فرمان شیخ شیوخ العالم به خدمت حضرت سلطان
سلطان المشائخ در رجوع شد یکسر مریدی هم نگرفت و اگر کسی از جهت ارادت آمدی توجه نکردی و مزاحم شدی فرمود
که با وجود بندگی سلطان المشائخ شیخ زمانه حضرت سید نظام الدین محمد همچو منی را کلاه ارادت دادن و
بیعت گرفتن روا نیست و این معنی بسمع مبارک سلطان المشائخ رسیده بود چون مولانا برهان الدین
به خدمت سلطان المشائخ آمد سلطان المشائخ فرمود که مولانا چنانچه این ضعیف را از
شیخ شیوخ العالم مجاز است شما هم مجازید چرا کلاه ارادت نمیدهید - مولانا همان سخن گفت که
با وجود همچو شمائی همچو منی را روا نیست که کلاه ارادت بدهد کاتب الحروف گوید چون حضرت
قطب برهان الدین نور الله مرقده ازین دار فانی به دار باقی رحلت فرمود پسرش
قطب الملة والدین منور طاب الله مضجعه طفل صغیر سن بود و بعد بلوغ به خدمت سلطان المشائخ
[illegible] الاولیا چنانچه منقول است

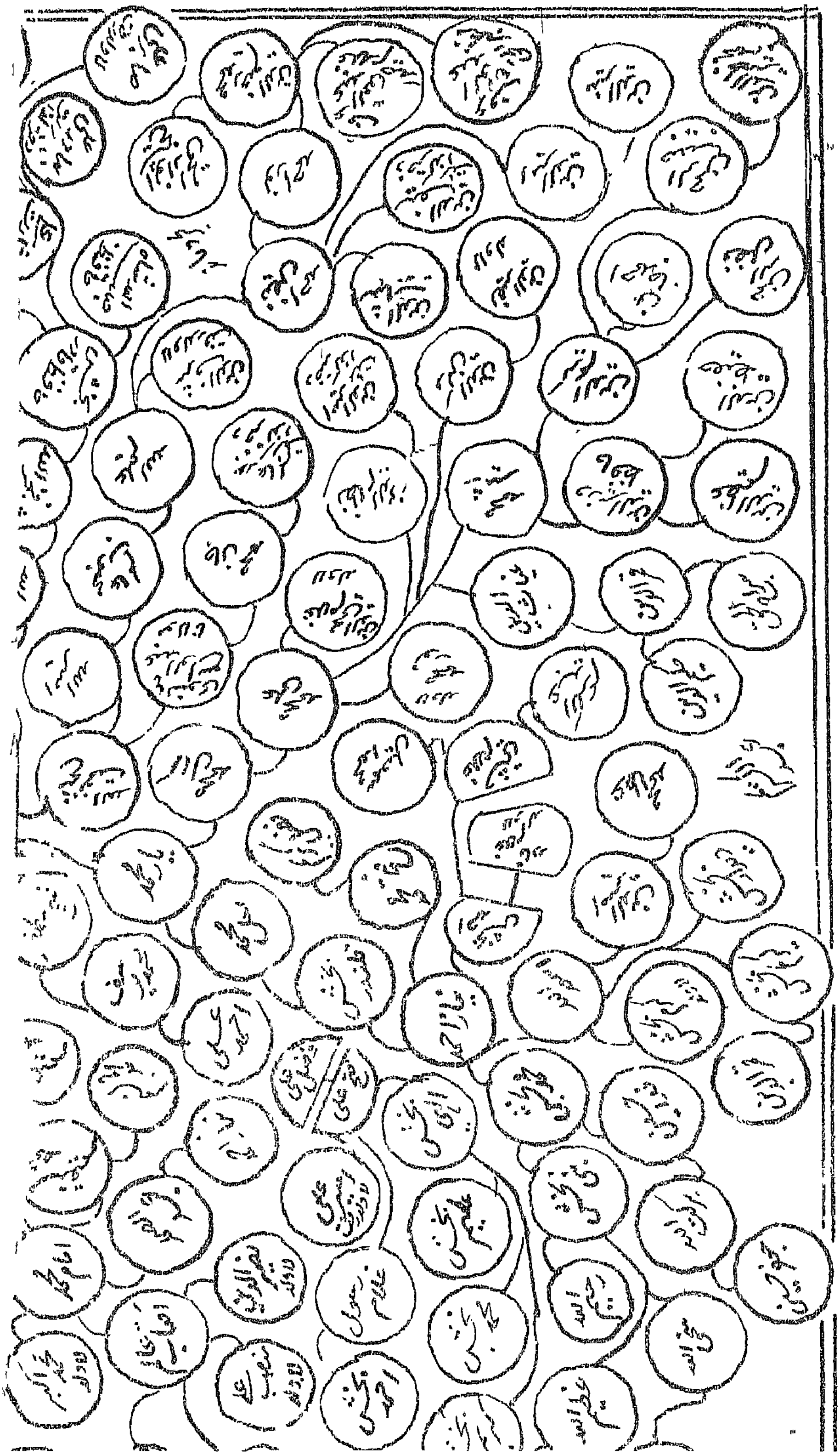
که شیخ قطب الدین منور نور اللہ مرقدہ کہ در علم و عقل و وفا و عشق و ورع و یکا موصوف
و مشہور بود مخصوص باسقاط تکلف و سر غوغائے خلق نہ داشت بگوشۂ آبا و اجداد خویش
کہ عمر ہائے عزیز ایشان بمحبت و عبادت حق در آں گوشہ مصروف شدہ تا آخر عمر خویش گذرانید
و بہ ہیچ وجہ بہ دنیا و ارباب دنیا میل نہ کرد و آنچہ از غیب قلیل و کثیر می رسید بداں قانع گشتہ
بزرگے خوش گوید ؎ شیر نبوسد بہ حرمت مرد قانع را قدم ٭ ببیر سگ خاید بہ دندان
پائے مردے ہر دری ٭ و ہیچ وقت بہ ہیچ وجہ در و درگاہ کسے ندیدہ و پائے مبارک او کہ تاج
سر اولیائے بود جز بجہت ادائے نماز جمعہ و یا زیارت آبا و اجداد از جائے بجنبیدہ و خلایق را
از اطراف عالم بہ دریافت سعادت قدمبوس روئے بخطۂ ہانسی کہ بوجود مبارک او بہشتے گشتہ
بود نہادہ و ایں بزرگ خلیفۂ سلطان المشائخ بود و از دودمان تصدر و امامت از فرزندان
امام اعظم ابو حنیفہ کوفی بود و عجب شوقے و عجب دردے داشت کہ دمبدم از تقریر دلکشائے
او آتش محبت شعلہ میزد۔ عزیزے خوش گفت ؎ نازنینا مہر تو سوزے میان جاں نہاد
شعلہ ہائے آتشیں در سینہ بریاں نہاد ٭ عجب زندگانی داشت کہ تمامی عمر عزیز خویش بہ محبت
و شوق پیر خود مصروف گردانید بہ مجرد آنکہ نام پیر بہ خدمت او یاد میکردند گریہ چناں غالب
شدے کہ از گریہ او صادقان ایں راہ در گریہ میشدند ؎ در عشق تو حالم ہمیں گریہ خون ست
آخر نظرے کن کہ حال ایں سوختہ چون ست ٭ و از غایت حضوری کہ بہ خدمت پیر خود داشت
بہ زیارت سلطان المشائخ نتوانست رسید چنانکہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ بہ وقت وداع
سلطان المشائخ فرمودہ بود کہ بظاہر اینجا غائب و بہ باطن با ما بکجا خواہی بود و ہمیں معنی را ادا
کرد بزرگے خوش گفت ؎ از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم ٭ در ہر چہ نگہ کنم تو ئی پندارم ٭
و مفصل کیفیت یافتن خلافت قطب الدین منور نبیرہ قطب جمال الدین احمد ہانسوی در سیر الاولیا
ثبت ست کہ ہم خرقہ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی اند۔ چوں قطب الدین منور را
وداع شد سلطان المشائخ فرمود کہ نسخہ عوارف کہ شیخ جمال الدین ہانسوی جد بزرگوار

اتو رحمۃ اللہ علیہ از خدمت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ یافتہ بود بہ وقت خلافت دراں ایام کہ
ایں ضعیف از حضرت شیخ شیوخ العالم با سعادت خلافت بازگشت چوں در ہانسی بہ خدمت
شیخ جمال الدین رسیدم بعد تربیت فرمودہ بسیاراں نسخہ عوارف شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ
پیش من آوردہ و فرمود کہ من ایں نسخہ با نعمت ہائے بسیار از شیخ شیوخ العالم یافتہ ام امروز
بہ شما ایثار می کنم باشید آنکہ فرزندے از فرزنداں من بشما خواہد پیوست در حق او ایں نعمت ہائے
دینی و دنیوی کہ ہمراہ شما شدہ است از وے دریغ مدارید بعدہ سلطان المشائخ فرمود اکنوں ایں
نسخہ باں نعمتہا ایثار تو کردم۔ پس حضرت قطب الدین منور بجانب ہانسی قدم رنجہ فرمودند و
دیگر حالات حضرت قطب الدین منور در سیر الاولیا مفصل ہست دریں اوراق گنجائش نیست
پس پسرش قطب نور الدین نور جہاں بعد رحلت فرمودن قطب الدین منور والد خویش بر سجادہ
آبا و اجداد خود نشست و بیعت از والد خود قطب الدین منور داشت و خلق اللہ را از بادیہ
ضلالت بدست مکرمت برآوردہ براہ مستقیم رہنمونے نمود چنانچہ تا الی الآن در اولاد ہر چہار
قطب ہانسی سلسلہ تعلیم و ہدایت و تعشق و آزادی موجود ہست و اکثر اولاد ہر چہار قطب در
قصبات و قریات ماورای ہانسی موجود ہست و اہل علم و قاری و حافظ و اہل منصب اند کیفیت
اولاد ہر چہار قطب از شجرۂ نسب کہ شمول اوراق ہذا ست مفصل بہ دریافت خواہد رسید و انچہ در
عوام گوش زد ہست کہ میان قطب جمال الدین ہانسوی و حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابری
کلیری مناقشہ شدہ بود و تا الی الآن ہماں طور ہست یعنے اگر کسے از اولاد قطب جمال الدین احمد ہانسوی بہ
مزار حضرت مخدوم صاحب حاضر شود براو سنگ و کلوخ می افگند و اگر کسے از خاندان حضرت مخدوم
صاحب بہ مزار حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی حاضر شود کیفیت و مذاق سلب میگردد۔ نزد
راقم الحروف ہیچ خام خیالی و کوتہ اندیشی چہ تصور بدہ آید۔ اول اینکہ حضرت قطب الاقطاب بندگی
عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ مکتوبی اسمی مخدوم فرید الدین گنجعلم نبیرہ حضرت قطب جمال الدین
احمد ہانسوی بہ کمال اتحاد و ارتباط کہ میان درویشاں اہل ایقان باید تحریر فرمودہ آں در مکتوبات

بندگی شیخ عبدالقدوس گنگوہی موجود ست وعقد نکاح حضرت شیخ رکن الدین فرزند بندگی شیخ
عبدالقدوس با دختر حضرت شیخ بہاؤالدین سنداہالوی برادر خورد حضرت مخدوم فرید الدین گنج علم نبیرۂ
حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی گردید جائی غور ست آں اولیای کرام کہ بنام پیران
عظام خویش جان و مال را نثار و فدا بساختند و ایں امورات زا مرتکب شدند ــ نفی ــ والله
ثم بالله ابنای ایں روزگار سراسر اتہام و صفات بہیمیہ را کار میفرمایند ــ و کاتب الحروف را بدیں
وجہ بدریافت رسید کہ دریں ولا نسخہ جواہر فریدی قلمی کہ بآستانہ حضرت سلطان المشائخ
نزد صاحبزادگان موجود ست بہ نظر گذشت کہ خلیفہ بستم شیخ علی صابر خواہر زادہ
آں حضرت یعنے شیخ شیوخ العالم قدس سرہ بود ــ و ہمیں طور در سیر الاولیا دیدہ آمد
و آں اینست عرض میدارد کاتب حروف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خورد کہ آں جملہ
ایں بندہ از خدمت والد خود رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ درویشے بود بزرگ صاحب نعمت
او را شیخ علی صابر گفتندے درویشے قدمے ثابت و نفسے گیرا داشت و ساکن قصبہ
دیگرے بود و پیوند بہ خدمت شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز داشت
او را از حضرت شیخ شیوخ العالم اجازت بیعت بود ــ الغرض در آنچہ بعضے یاران بزرگ
ایں بند و خلفا شیخ شیوخ العالم مشرف شدہ بودند ہر یکے را وداع میشد بوقتیکہ مخصوص
میگردانید و نفسے ہمراہ او میکرد دریں میان شیخ علی صابر عرض داشت کرد کہ در باب بندہ
چہ فرمان میشود شیخ شیوخ العالم در باب او فرمود کہ اے صابر برو ہر کجا خواہی کرد
یقینا ترا عیش خوش خواہد گذشت الغرض تا آخر عمر شیخ علی صابر را عیشے خوش گذشت
و او مردے خوش باش و کشادہ ابرو بود علیہ الرحمۃ و آنچہ صاحب اخبار الاخیار
در باب شیخ صابر و شیخ علی صابر تفاوتے نمود مطابق دریافت خود تحریر فرمود
آخر بایں عبارت اختتام نمود کہ تواند کہ مراد از شیخ صابر ہمیں شیخ علی صابر باشد

شیخ شیوخ العالم بہ حضرت سلطان نظام الدین فرمودند کہ وقتے در دل من ارادہ گذشت
کہ در ولایت ہندوستان کسے را تعین باید کرد در سر من آواز رسید ای فرید باش
نظام الدین بدو او نمی رسد این ولایت شایان اوست بدو بدہی۔ پس این
عبارت نسخہ مطبوعہ است و در نسخہ قلمی این عبارت زیادہ است۔ این ست۔
اکنون بہ موجب فرمان این ولایت ہندوستان بتو تفویض میکنم۔ و ازین امر
در راحت القلوب ہم نوشتہ است۔ پس ازین ہر دو تحریر و ہر دو واقعہ مورخہ سابقہ
معلوم شد کہ این قصہ کہ گوش زد عوام ست خالی از تعصب و نفسانیت نیست
چرا کہ شدن ولایت ہندوستان بہ سلطان المشائخ بہ موجب امر الٰہی و الہام
بہ ممانعت بدادن ولایت بہ شیخ شیوخ العالم بہ شخصے دیگر دال برین ست کہ حضرت
مخدوم صاحب قدس سرہ را دادن خلافت و مثال برائے دہلی و آمدن در ہانسی
بہ خدمت حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی و مناقشہ فیما بین شیخین افترای و کم فہمی
است۔ روزے راقم الحروف بدریافت امر مذکور بدرگاہ حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی
استخارہ نمود ارشاد شد کہ این امر اصلے ندارد و راقم ہر سال در عرس شریف حضرت
مخدوم صاحب در پیران کلیر شریف حاضر مے شد کسے نوعہ کلفت و غربت معلوم نمی شود
بلکہ برعکس این بہ ظہور مے آید و چنداں کرم و عنایت حضرت مخدوم صاحب بر حال خاکسار
است کہ بحیطہ بیان نمی آید۔ اگر در خانہ کس ست یک حرف بس ست ؎ اللّٰھم
اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ وَآخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تمام شد



DUE DATE